شاہ عبدالقادرؒ کے اُردو ترجمۂ قرآن

کا

لِسانی و ادبی مُطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اُردو

مَقالہ نِگار:
مُحمّد سلیم خالِد

نِگران:
پرُوفیسر ڈاکٹر مُحمّد صدّیق خان شبلی

علاّمہ اقبال اوپن یُونیورسٹی۔ اسلام آباد

سنہ ۲۰۰۰ء

بسم الله الرحمن الرحيم

اِنتساب

قرآنِ مجسّم نبیٔ مکرّم ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ مُبارک سے منسوب کرنے کی سعادت حاصِل کی جاتی ہے :

لَوح بھی تُو قلم بھی تُو تیرا وجود الکتاب
گُنبدِ آبگینہ رَنگ تیرے مُحیط میں حَباب!

(اقبالؒ)

مُحمّد سلیم خالِد

پیش لفظ

راقم الحروف کو تراجم قرآن سے دلچسپی کا آغاز' پندرہ سولہ سال کی عمر ہی سے ہو گیا تھا۔ دراصل اس وقت تک میرے والد مکرم مولوی محمد دین مجھے ابتدائی عربی گرائمر کے علاوہ قرآن پاک کا ترجمہ سبقاً پڑھا چکے تھے۔ بعد ازاں ایف اے اور بی اے میں اسلامیات اختیاری پڑھنے کے دوران اور پھر ایم اے اسلامیات کامیاب کرنے کے سلسلے میں متعدد تراجم و تفاسیر قرآن سے مستفید ہونے کا موقع ملا اس طرح تراجم قرآن سے دلچسپی مزید گہری ہو گئی۔

شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کے لسانی پہلو کی طرف راغب و متوجہ کرنے میں' ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کی تاریخ ادب اردو نے مہمیز کا کام کیا اور حقیقتاً ڈاکٹر صاحب کے درج ذیل جملوں نے چونکا کر رکھ دیا۔

"قرآن مجید کا یہ ترجمہ اردو ہندی لغت کا ایک بڑا خزانہ ہے اس ترجمہ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عبدالقادر عام لفظوں کو نئے معنی دے کر انہیں نئی زندگی دے رہے ہیں۔ اس میں کثرت سے ایسے عام الفاظ استعمال ہوئے ہیں جنہیں ہم آج بھی عربی و فارسی الفاظ کی بجائے استعمال کر کے اپنے اظہار کو ایک نیا رنگ دے سکتے ہیں۔ اس میں وہی زبان استعمال ہوئی ہے جو عوام میں رائج تھی اور شاہ صاحب نے اس عوامی زبان و محاورہ کو قرآن جیسی کتاب کے ترجمے کے لئے استعمال کر کے ایک نئی رفعت عطا کی ہے۔"

بہر کیف بعد ازیں میں نے مذکورہ ترجمہ قرآن کا کئی بار مطالعہ کیا اور دل میں اس ترجمہ قرآن کے لسانی پہلو پر تحقیقی کام کرنے کا شوق انگڑائی لینے لگا۔ اسی خواہش کی تکمیل کے لئے ایم۔ فل اردو میں داخلہ لیا۔ ایم فل اردو کے چار تدریسی کورسوں کی تکمیل کے بعد' ایم فل کے مقالے کے عنوان کے لئے صدر شعبہ اردو کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس وقت ڈاکٹر محمد صدیق شبلی صاحب یونیورسٹی میں دوبارہ آ چکے تھے اور اقبالیات کے علاوہ اردو کا شعبہ بھی انہی کے پاس تھا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب موصوف سے شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کے لسانی پہلو پر کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے نہایت مسرت کا اظہار کیا اور ہر طرح سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہر حال خوش قسمتی سے مجھے میرا مطلوبہ موضوع مل گیا اور میں نے خدا کا نام لے کر کام کا آغاز کر دیا۔

اس مقالے کو پانچ ابواب میں منقسم کیا گیا ہے۔ پہلا باب ترجمہ قرآن کے بنیادی مباحث سے متعلق ہے اس میں ترجمہ قرآن کی ضرورت و اہمیت' اس کے مسائل' ترجمہ کی اقسام اور برصغیر میں ترجمہ قرآن کی روایت کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ دوسرا باب شاہ عبدالقادر کے حالات زندگی اور ان کی علمی خدمات سے متعلق ہے۔ تیسرے باب میں شاہ صاحب کے ترجمہ قرآن کی مختلف خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ باب چار فصلوں میں منقسم ہے۔

فصل اول : اردو زبان کا پہلا بامحاورہ ترجمہ

فصل دوم : ترجمہ کے مآخذ

فصل سوم : اسلوب بیان کا خصوصیات

فصل چہارم : زیر نظر ترجمہ قرآن کا چند دیگر تراجم قرآن سے تقابلی مطالعہ۔

چوتھا باب لسانی مطالعہ سے متعلق ہے۔ اس باب کے آغاز میں اردو نثر میں دینی نثر کے آغاز وارتقاء کو نہایت اختصار سے بیان کیا گیا ہے تاکہ شاہ صاحب کے ترجمہ کی نثری خصوصیات کو اس تناظر میں دیکھا جا سکے۔

شاہ صاحب کا ترجمہ قرآن' اردو زبان کا پہلا مکمل ترجمہ قرآن ہے جو لسانی اور ادبی خوبیوں سے مالا مال ہے۔ اس ترجمہ کے لسانی وادبی پہلو بطور خاص تحقیقی کام کرنے کی ضرورت تھی لیکن کسی نہ کسی وجہ سے اسے نظر انداز کیا جاتا رہا۔ اس موضوع پر کام' راقم الحروف کی خوش قسمتی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

راقم الحروف نے اس کام کی تکمیل کے ضمن میں اپنی طرف سے پوری محنت' تندہی اور جانفشانی سے کام کیا اور کوشش کی گئی ہے کہ کوئی زیر بحث پہلو تشنہ نہ رہے لیکن بہر حال یہ مقالہ اس خصوص میں اولین تحقیقی کاوش ہے۔ ظاہر ہے کہ پہلی کوشش کو ہر لحاظ سے مکمل اور اغلاط واسقام سے مبرا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ میرا رسول کریم ﷺ کے ارشاد گرامی پر ایمان ہے کہ :۔

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

یعنی خطا اور غلطی انسان کی فطرت میں شامل ہے۔

تحقیقی کام نہایت محنت طلب اور صبر آزما ہوتا ہے اس راستے میں' قدم قدم پر نئی نئی مشکلات سر اٹھائے کھڑی نظر آتی ہیں لیکن بعض ہمدرد' مہربان اور مخلص لوگوں کی معاونت سے راستہ آسان اور منزل کا حصول ممکن ہو جاتا ہے گویا۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے

ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

میں اپنے محسنوں اور کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتا ہوں۔ اس ضمن میں مجھے سب سے پہلے اپنے انتہائی مہربان' ہمدرد اور قابل استاد رہنما جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی کا شکریہ ادا کرنا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شکریہ کا لفظ ان کے احسانات کریمانہ کے مقابلے میں بہت کمتر ہے۔ تحقیق کے میدان میں ڈاکٹر صاحب کی ذہانت و فطانت لائق ہزار ستائش ہے۔ ان کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ مشکل سے مشکل تحقیقی گرہوں کو چشم زدن میں سلجھا دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں جناب پروفیسر ڈاکٹر ظہور الدین احمد' جناب ڈاکٹر سید معین الرحمٰن' جناب پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اکرم اور جناب پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی سے بھی اظہار سپاس کرنا ہے۔

ہر مو مرے بدن پہ زبان سپاس ہے۔

شاہ عبدالقادر کے قدیم ترجمہ قرآن کی فراہمی کے سلسلہ میں جناب طیب محمود' لیکچر اسسٹنٹ گورنمنٹ بوچھال کلاں کا ممنون احسان ہوں۔ انہوں نے اپنے گاؤں نور پور سے اس ترجمہ کا ایک نہایت قدیم نسخہ 'مطبوعہ ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۸ء تلاش کر لیا۔ بالواسطہ اس ترجمہ قرآن کے مالک جناب محمد امین بھٹی صاحب (نور پور) کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

جناب ذوالفقار احمد صاحب "کلرک" اور میرے ایک سابقہ طالب علم' ملک الفت علی ایم۔اے' بی ایڈ نے مقالہ کی ٹائپنگ کے سلسلہ میں لاہور کے کئی چکر لگائے لہذا وہ میرے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔

فہرست کتابیات کی تیاری میں میرے بیٹے اسامہ حسان نے جس خلوص سے میری معاونت کی وہ قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ برخوردار کو علم و فضل کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

عمرش دراز و دست حوادث زدامنش

کوتاہ باد تا کہ بود ماہ و آفتاب

پروفیسر حافظ حامد کلیم قریشی (گورنمنٹ حشمت علی کالج راولپنڈی) نے چند نہایت نایاب کتابیں فراہم کیں ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں صرف دعا ہی کر سکتا ہوں۔

حماك الله عن شر النوائب

جزاك الله فى الدارين خيرا

برادرم منظور احمد نے بھی اس سلسلے میں کافی تعاون کیا۔ خداوند تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

میں اپنے والد ماجد مولوی محمد دین مرحوم (م ۱۹۹۸ء) کی علمی صحبتوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ زیر نظر کام میں' میں ان کی فیضان کے اثرات کو نہایت واضح طور پر محسوس کرتا ہوں۔ وہ مجھے مخاطب کر کے بالعموم علامہ اقبال کے ایک شعر کا یہ مصرع پڑھا کرتے تھے۔

ہم بہ قبر اندر دعا گویم ترا

میں ان کے بارے میں حسب حال سعدی کا ایک شعر لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

زعہد پدر یادم آید ہے

کہ بارانِ رحمت برو ہر دمے

اخیر میں خداوند تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں اور کرم گستریوں کا شکرانہ بھی ضروری ہے کہ اس نے یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت عطا فرمائی۔

محمد سلیم خالد

دو اکتوبر ۲۰۰۰ء / ۴ رجب ۱۴۲۱ھ

اعتذار

قارئین کرام کی خدمت میں یہ چند معروضات پیش کرنا ضروری ہیں کہ اس تحقیقی مقالے کے بنیادی مآخذ کی زبان دو سو سال قدیم ہے۔ لہذا ٹائپسٹ سے مقالہ کی تحریر میں کچھ غلطیاں ہوئیں جنہیں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن پھر بھی کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں۔

مزید بر آں ٹائپ کرنے کی مشین میں نون غنہ لکھنے کی گنجائش نہیں تھی اس طرح "ح" اور "ع" کو بھی بعض جگہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ مشکل الفاظ عموماً غلط ٹائپ ہوئے ہیں۔

میں اس بات کی بھی معذرت چاہتا ہوں کہ دو تین طویل اقتباسات شامل مقالہ کرنا پڑے۔ اسی طرح دو تین اقتباسات ایسے تھے جو مکرر لانا پڑے۔ امید ہے کہ اسے نظر انداز کیا جائے گا۔

قرآن پاک کی سورتوں کے ترجمے کی مثالوں کے سلسلے میں بالعموم سورہ فاتحہ اور قرآن پاک کی آخری دس بارہ سورتوں پر انحصار کیا گیا ہے۔ (یہ سورتیں بالعموم ہر مسلمان کو زبانی یاد ہوتی ہیں) لہذا اس ضمن میں چند ایک مقامات پر تکرار ناگزیر تھی۔

غلام ہمت آن عارفان باکرمم
کہ یک صواب ببینند و صد خطا بخشند

محمد سلیم خالد

فہرست مطالب

باب اوّل

ترجمہ قرآن کی ضرورت و اهمیت، مسائل ،اقسام اور برصغیر مین ترجمہ قرآن کی روایت

فصل اول : ترجمہ قرآن کی ضرورت و اهمیت ، مسائل اور اقسام

ترجمہ عربی زبان کا لفظ هے جو چہار حرفی مادہ فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آتا هے - اهل لغت نے اسکے درج ذیل معانی لکھے هیــن -۱

ا- عادات و اخلاق بیان کرنا

ب- کسی کے معاملہ کو واضح کرنا

ج - ترجمہ کرنا

د - سوانح عمری

ھ- کتاب کا دیباچہ

لیکن اردو زبان مین یہ لفظ ترجمہ کرنا هی کے معنون مین مستعمل هے- اور یہ انگریزی لفظ (TRANSLATION) کا مترادف هے-

ترجمہ کے مفہوم کی وضاحت کے لیے ترجمہ کی چند تعریفات نیچے درج کی جاتی هین :-

سیسرو (۴۶ قبل مسیح) کے الفاظ مین مترجم کا کام لفظ کی جگہ لفظ رکھنا نہین بلکہ مصنف کے اسلوب اور زبان کی طاقت کو اپنی زبان میح محفوظ کرنا هے- ۲ ،،

۱- عبد الحفیظ بلیاوی ،مصباح اللغات مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء ص ۸۳ اور لویس معلوف الیسوعی ،المنجد ،بیروت ، تاریخ ،ندارد ص ۵۸

۲- ڈاکٹر مرزا حامد بیگ ترجمے کا فن ،مطبوعہ ،مقتدرہ اردو زبان، اسلام آباد ۱۹۸۷ء ص ۹

احمد فخری ترجمه کے بارے مین لکھتے ھین :

" کسی مصنف کے خیالات کو لیا جائے ، ان کو اپنی زبان کا لباس پہنایا جائے ۔ ان کو اپنے الفاظ و محاورات کے سانچے مین ڈھالا جائے اور اپنی قوم کے سامنے اس انداز سے پیش کیا جائے که ترجمه اور تالیف مین کچھ فرق معلوم نه هو ۔ ۱ "

سید عابد حسین لکھتے ھین :

" صرف اسی کا نام نہین ، که اصل عبارت کا مفہوم دوسری زبان مین ادا کر دیا جائے ۔ مفہوم تو صرف خیال کا بے کیف اور بے رنگ ست ہوتا ھے ۔ جو فلسفے کی میزان مین چاھے جو کچھ وزن رکھتا ھو ، ادب مین کوئی وزن نہین رکھتا ۔ ادبی قدر و قیمت ترجمے کو اس وقت حاصل ہوتی ھے جب ایک زبان سے دوسری زبان مین مفہوم کے ساتھ ساتھ وہ آب و رنگ وہ چاشنی ، وہ خوشبو ، وہ مزہ بھی آ جائے جو اصل عبارت مین موجود تھا۔ " ۲ "

حقیقت یہ ہے کہ اصل تصنیف کے اسلوب ، آب و رنگ ، زبان کی طاقت اور لطف و خوشبو کو ترجمے مین منتقل کرنا ، ایک نہایت مشکل اور بہت پیچیدہ امر ھے اس کی سب سے بڑی وجه یه ھےکه ھر زبان کے مزاج ذخیرۂ الفاظ اور محاورات و ترکیبات کے نظام وغیرہ مین بڑا اختلاف ہوتا ھے اور

۱۔ ڈاکٹر مرزا حامد بیگ ، ترجمے کا فن ، مطبوعه مقتدرہ اردو زبان ، اسلام آباد ۱۹۸۷ء ص ۸۵

۲۔ سید مبارک شاہ ، بیاض مبارک (مرتبه سید زوار حسین زیدی) مطبوعه میری لائبریری لاھور ۱۹۷۲ء ص ۵۶

پھر قرآن مجید کا جو زبان و بیان کے لحاظ سے اعجاز خداوندی ھے - کما حقہٗ ترجمہ صریحاً ناممکن ھے بلکہ قرآن عزیز کے مترجم پر تو درج ذیل فارسی شعر صادق آتا ھے -

ے گر مصور صورت آن جانِ جان خواھد کشید

حیرتی دارم کہ نازش راچسان خواھد کشید

ترجمہ قرآن کی ضرورت :
==============

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جزیرہ نمائے عرب مین مبعوث ہوئے لہذا قرآن پاک بھی عربی زبان مین نازل ھوا - عربون کو قرآن فہمی کے سلسلے مین بڑی آسانی میسر تھی - لیکن اسلام جب حدود عرب سے نکل کر مختلف علاقون اور مختلف زبانین بولنے والون کے پاس پہنچا تو انہین زبان کی وجہ سے بڑی دقت ھوئی اسی دقت کے پیش نظر مختلف زبانون مین قرآن عزیز کے تراجم کا سلسلہ شروع ھوا- قرآنِ پاک کے تراجم کے چند اہم اسباب حسب ذیل ہیں: -

١- قرآنی تراجم کا اولین اور بنیادی سبب غیر عربی علاقون کے مسلمانون کی دینی ضروریات ھین - جس نے وھان کے عربی دان علماء کو قرآن کے ترجمے پر مجبور کیا تاکہ ھر خاص و عام قرآنی پیغام سے مستفید ھو سکے- " ١ "

٢- اگر درج بالا سبب کو پیشِ نظر رکھا جائے تو اسکے لئے ھر زبان مین ایک ھی ترجمہ کافی تھا - لیکن ایسا نہین ھے بلکہ ایک ھی زبان مین متعدد تراجم موجود ھین - صرف اردو مین سو سے زیادہ مکمل اور نامکمل قرآنی تراجم موجود ھین -

---

١- ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین ، قرآن حکیم کے اردو تراجم ، مطبوعہ کراچی ١٩٨١ء ص ٦٧

اسکے کئی اسباب ھین ایک معینه وقت مین کئے ھوئے ترجمے لسانی اعتبار سے چالیس پچاس سال بعد زبان کی چاشنی سے کسی حد تک محروم ھو جاتے ھین ۔ کچھ الفاظ اور اصطلاحین متروک ھو جاتی ھین لہذا کئی ترجمے اسلئے بھی لکھے گئے که وه لسانی ارتقاء کا ساتھ دے سکین ۔[1] ،،

۳۔ تاریخ گواه ھےکه ھر عصر مین انسانی معاشره چند خصوصیات کا حامل ھوتا ھے ۔ اس کی کچھ اپنی قدرین ،خیالات ،فلسفه ، فکر اور رحجان ھوتا ھے ۔ لہذا ھر عصر مین علماء نے اس چیز کو ضروری جانا که اپنے عصری تقاضون کو مدِ نظر رکھتے ھوئے ترجمه کرین ۔[2] "

۴۔ مختلف گروه اور فرقے اپنے اپنے خیالات کی ترویج اور مخالفین کے خیالات کی تردید کےلئے بھی ترجمے کرتے ھین ۔ اسطرح نئے نئے تراجم منصهٔ شہود پر آتے ھین ۔[3] "

۵۔ قرآن ایک مسلمان کی زندگی کا مرکز اور مقصد ھے اس کا سننا ، پڑھنا ،پڑھانا اور پھیلانا اسکےلیے موجب سعادت دارین ھے ۔ اور نھایت ھی ثواب کا کام ھے ۔ مثلاً شاه عبدالقادر ترجمۂ قرآن مکمل کر چکے تو اکثر یه شعر پڑھتے تھے ۔[4] "

روزِ قیامت ھر کسی باخویش دارد نامه ای

من نیز حاضر می شوم تفسیرِ قرآن در بغل

ھر دور مین علماء نے ترجمه قرآن کو توشهٔ آخرت گردانتے ھوئے اپنی خاص توجه کا مرکز

۱۔ ڈاکٹر صالحه عبدالحکیم شرف الدین ،قرآن حکیم کے اردو تراجم ،مطبوعه کراچی ۱۹۸۱ء ص ٦٧۔

۲۔ ڈاکٹر صالحه عبدالحکیم ، ایضاً ص ٦٨

۳۔ ایضاً ص ٦٨

۴۔ ایضاً ص ٦٨

بنایا۔

٦- بعض تراجم کا مطمحِ نظر تجارتی بھی ہوتا ہے ۔ یہان تک کہ بعض غیر مسلم افراد اور ادارے لاکھون کی تعداد مین ترجمے چھاپ کر مال و دولت کماتے ہین ۔ بعض مسلمان تاجر بھی جلبِ زر کے لیے غیر معیاری تراجم چھاپتے ہین ۔ اسی سلسلے مین مولانا اشرف علی تھانوی رقم طراز ہین ۔ [1] "

" بعض لوگون نے محض تجارت کی غرض سے نہایت بے احتیاطی سے قرآن کے ترجمے شائع کرنا شروع کئے جن مین بکثرت مضامین خلاف قواعد شرعیہ بھر دیئے۔ جن سے عام مسلمانون کو بہت مضرت پہنچی ۔ [2] "

٧- بعض دشمنان اسلام نے قرآن پاک کو مسخ کرنے کی شعوری کوشش کی اور قرآن پاک کے غلط ترجمے کئے اور چھاپے اس تخریبی اور مذموم کارروائی مین عیسائی پادریون اور یہودی اخبار نے حصہ لیا ۔ [3] "

١- ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم ،قرآن حکیم کے اردو تراجم ،مذکورہ ، ص ٦٨

٢- مولانا اشرف علی تھانوی مقدمہ تفسیر بیان القرآن جلد اول کراچی ١٩٦٩ء ص ٣

٣- ڈاکٹر صالح عبدالحکیم قرآن حکیم کے اردو تراجم مذکورہ ص 69

اهمیت ترجمۂ قرآن :

ا۔ ترجمۂ قرآن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بعض علماء نے ترجمۂ قرآن کو علوم تفسیر مین شامل کیا ہے۔[۱] ،،

ب۔ عربی زبان کے سوا کسی دوسری زبان مین ایسی تفسیر قرآن معرض تحریر مین نہین آئی جس مین ترجمۂ قرآن موجود نہ ہو گویا کہ ترجمہ قرآن اور تفسیر قرآن لازم و ملزوم ہین۔

ج ۔ ہر شخص عربی زبان مین مہارت حاصل نہین کر سکتا ۔ لہذا قرآن فہمی کےلئے ترجمہ قرآن پر انحصار کرنا پڑتا ہے ۔

د ۔ ہر دور مین جید ترین علماء کا ترجمہ قرآن کے کام مین انہماک اسکی اہمیت وافادیت پر دال ہے اگرچہ بعض کم استعداد لوگون نےبھی تراجم کئے ہین لیکن ایسے لوگون کی تعداد قلیل ہے۔[۲] ،،

ھ۔ کسی زبان مین ترجمے کے لئے نئے الفاظ ، محاورات ، اور اصطلاحات کا اضافہ کرنا پڑتا ہے۔ کہین اصلی تصنیف کے الفاظ و عبارت کو ترجمہ کرنے سےیہ اضافہ خود بخود ہو جاتا ہے۔ مزید برآن ترجمے کے توسط سے اس زبان کی لغت اور طرز ادا ببھی اضافے ہوتے ہین۔[۳] ،،

۱- عبدالصمد صارم تاریخ التفسیر ، لاہور ، ۱۹۷۱ء ص ۱٦

۲- ایضاً ص ۱۷

۳- ڈاکٹر نثار احمد قریشی ، ترجمہ (مرتبہ) : روایت اور فن ، اسلام آباد ۱۹۸۵ء ص ۱۰۳

و ۔ ترجمے کے ذریعے جب کوئی زبان کسی بڑی اور وسیع زبان کو اپنے قالب مین سموتی ہے تو اسکی خود اعتمادی مین اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً شاہ عبدالقادر نے جب پورے قرآن پاک کا ، پہلی مرتبہ اردو مین ترجمہ کیا تو یہ اردو زبان کے لئے بجائے خود بڑے فخر کی بات تھی کہ اس زمانے کی اردو نے عربی کے وسیع مفہوم اور معانی کے سمندر کو اپنے کمزور اور شرمیلے قالب مین سمیٹنے کی کوشش کی تھی ۔ اور اس مین کامیاب ہوئی تھی ۔[۱] ،،

ز ۔ ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہین :

شاہ عبدالقادر کے ترجمے کو پہلا اردو ترجمہ قرار دیا جاتا ہے۔ جو ۱۸۲۹ء مین دہلی سے شائع ہوا اسکے بعد سے اب تک ۱۶۴ سے زائد مترجمین اپنے اپنے انداز مین قرآن پاک کے اردو ترجمے کر چکے ہین جو کثیر تعداد مین شائع ہو کر پوری دنیا مین مسلمانون اور غیر مسلمون کی رہنمائی کر رہے ہین ۔ تفاسیر کا سلسلہ ان کے علاوہ ہے۔ ان تراجم و تفاسیر کی بدولت جہان تفہیم قرآن مین آسانیان پیدا ہوئین وہان لسانی سطح پر اردو کا دامن بھی بے حد وسیع ہوا ۔ ایک تحقیق کے مطابق قرآن پاک کے تقریباً ۷۵ فی صد الفاظ آج اردو زبان کا حصہ ہین ۔[۲] ،،

۱۔ ڈاکٹر نثار احمد قریشی ، ترجمہ روایت اور فن مذکورہ ، ص ۲۵

۲۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ، دیباچہ قرآن مجید اور اردو مصنفہ اظہر حسن صدیقی اسلام آباد ، ۱۹۸۹ء ص ۵

ح ۔ یون تو تمام هی مذهبی کتابون اورآسمانی صحیفون کا متعلقه زبانون پراثر انداز هونا لازمی بات هے۔ مگر جس طرح قرآن مجید کا گهرا اثر ان زبانون پر هوا هے جو مسلم معاشرے کی زبانین هین وه شاید سب سے مختلف هے۔ یه اثران زبانون پر نئے تصورات ، نئے الفاظ ،نئی تراکیب ، نئی بندشون اور محاورون ، نئی تشبیهات اوراستعارون کی صورت مین هر زبان مین واضح طور پر نظرآتا هے ۔[۱] "

۱۔ اظهر حسن صدیقی ،قرآن مجید اور اردو ،مطبوعه مقتدره اردو زبان ، اسلام آباد ۱۹۸۹ء ص ۷

ترجمہ قرآن کے مسائل

بلاشبہ ترجمہ ایک مشکل فن ہے۔ مترجم کےلئے یہ کافی نہین ہے ، کہ وہ دوسری زبان کےمفہوم کواپنی زبان مین منتقل کردے۔ بلکہ مترجم کےسامنے دو تہذیبین کھڑی ہوتی ہین۔ ترجمہ لفظی بھی ہوتا ہے اوراس پورے شقافتی پس منظر کا بھی ۔ جس مین یہ لفظ تخلیق پاتا ہے ۔ ہر زبان کا اپنا جغرافیائی ، شقافتی اورسماجی ماحول ہے اس لئے مترجم جب مفہوم کواپنی زبان مین ادا کرتا ہےتواس زبان کا پس منظراور ماحول اور اپنی زبان کی مبادیات اور تقاضون کوبھی سامنے رکھنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس کے سامنے یہ ھدف بھی ہوتا ہے ۔ کہ وہ ایسا ترجمہ کرے ، جوعام آدمی تک تفہیم حاصل کرسکے۔ اس حوالے سے مترجم بھی صرف اپنے مضمون، کہ جس کا وہ ترجمہ کررھا ہے کا ماھر ہونا چاہیے ۔ بلکہ دونون زبانون پر قابل لحاظ گرفت بھی رکھتا ہو۔[۱] ،،

مترجم کی ذرا سی چوک اس کےترجمے کومضحکہ خیز بنا سکتی ہے۔ مثلاً کوئی خاص محاورہ جسے مترجم لفظی طور پر ترجمہ کردے یا کسی جگہ کا نام جسےوہ کسی آدمی کا نام سمجھ لے ، کسی دریا کا نام جسےوہ شہر کا نام فرض کرلے اسی طرح عام بول چال کےلفظ بھی طرح طرح کی مشکلات مین مبتلا کرسکتے ہین --------

بعینہٖ مترادفات کا مسئلہ ہےمثلاً کھڑکی ، دریچہ ، غرفہ ،روزن جیسے لفظون مین سےانتخاب کا فیصلہ متن کی نوعیت کےاعتبار سےاور سیاق و سباق کےحوالےسے ہوگا ۔[۲] ،،

۱۔ گلزار احمد (ر) بریگیڈیر ، افتتاحی خطبہ ،مشمولہ ،اردو زبان مین ترجمے کےمسائل (مرتبہ اعجاز راھی) اسلام آباد ۱۹۸۶ء ص ۱۲

۲۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان ،مضمون مشمولہ ترجمہ روایت اور فن مرتبہ ڈاکٹر نثار احمد قریشی ،اسلام آباد ۱۹۸۵ء ص ۷۷

ترجمه محض ایک بےروح نقالی کا نام نہین بلکه اصل کی ایسی نقل ہے جو اصل کے سارے امکانات کو بےکم و بیش اپنے اندر رکھتی ہے۔ لیکن یه اُسی صورت مین ممکن ہےکه ترجمے مین اصل کا پورا خیال اور مفہوم اسی لوچ یا نرمی ، اسی سختی یا درشتی ، یا اسی جاذبیت یا دل کشی اوراسی بے کیفی یا بےرنگی کے ساتھ آئے۔1 "

اس حقیقت کو نظر انداز نہین کیا جا سکتا کہ ہر زبان کا اپنا ایک مزاج ہوتا ہے ، ایک خاص رنگ ہوتا ہے ، اسکے اپنے محاورےاور کہاوتین ہوتی ہین ، مخصوص اصطلاحات ہوتی ہین ، لہذا ایک زبان کودوسری زبان کا روپ دیتے ہوئے کئی مشکلات پیش آتی ہین جولفظ ایک زبان مین ہوتا ہے اس کا ٹھیٹ ترجمه دوسری زبان مین بہت مشکل ہوتا ہے ۔ بسا اوقات توایک زبان کا ٹھیٹ ترجمه دوسری زبان مین بہت مشکل ہوتا ہے۔ بعض اوقات توایک زبان کا لفظ ٹھیٹ اسی معنی مین دوسری زبان مین ہوتا ہی نہین اس صورت مین اس کا قریب تر معنی والا لفظ منتخب کرنا ہوتا ہے یا پھر لفظ کے معنی شرح کرنے پڑتے ہین ۔2 "

لیکن یه سب انسانی تحریرون کے تراجم کےبارے مین ہے۔ چه جائیکه کلام ربانی ، قرآن کا ٹھیٹ ترجمه توکوئی انسان کر ہی نہین سکتا جو تراجم ہوئے ہین انہین صرف ترجمه کی کوشش کہا جا سکتا ہے۔ کوشش اسلئیے که قرآن کا بالکل مترادف ترجمه کرنا ناممکن ہے ۔3 "

۱۔ ظ انصاری مضمون ترجمے کےبنیادی مسائل مشموله ترجمه ،روایت اور فن ،ڈاکٹر نثار قریشی اسلام آباد ۱۹۸۵ء ص ۱۱۳-۱۱۴

۲۔ ڈاکٹر صالحه عبدالحکیم شرف الدین ،قرآن حکیم کےارد و تراجم مذکوره ص ۶۹ ' ۷۰

۳۔ ایضاً ص ۷۰

قرآن کے ترجمے کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد دریا بادی اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمہ کی ابتداء ان الفاظ سے کرتے ھین:[۱]

Of all great works the Holy Quran is perhaps the least translatable.

قرآن کے ھر لفظ کی اپنی جگہ اتنی اھیمت ھے ، ترجمے کی ذرا سی لغزش بھی پورے معنی کو متزلزل کر دیتی ھے ۔ قرآن کے بعض الفاظ ذو معنی ھین تو بعض سہ معنی اور بعض کے چار پانچ بلکہ چوبیس تک معنی ھین ، اب ترجمہ کرتے وقت یہ مترجم کی قابلیت ، ذکا ، علمیت اور عربی محاوروں اور قرآنی علوم سے واقفیت پر منحصر ھے کہ وہ کس معنی کو اختیار کرتا ھے ۔ اس مین مترجم کی نیت ، اخلاص اور عقیدہ کا بڑا دخل ھوتا ھے ۔ ذیل مین ایک ذو معنی لفظ کی مثال پیش کی جاتی ھے ۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ

ترجمہ : پھر یہ نہین دیکھتے اونٹ کو کس طرح پیدا کیا گیا ۔

درج بالا آیت مین لفظ ابل کا دوسرا مطلب ھے "بادل" ، اب یہ مترجم کے فیصلہ اور اختیار پر منحصر ھے کہ وہ کس معنی کو ترجیح دیتا ھے ۔ اسی طرح ضمیر اشارہ کے ترجمہ کی بھی بڑی اھمیت ھوتی ھے اور ترجمہ اور تفسیر پر اس کا کافی اثر پڑتا ھے ۔

۱- مولانا عبدالماجد دریا بادی ، ترجمہ قرآن انگریزی مطبوعہ تاج کمپنی کراچی ۱۹۷۱ء ص ۹

مثلاً

وَلٰكِنَّ البِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ اليَومِ الاٰ خِرِ وَ المَلٰئِكَةِ وَالكِتٰبِ
والنبينَ وَاٰتى المَالَ عَلٰى حُبِّهٖ

درج بالا آیت مین لفظ "حبه ،، اصل مین حب + ہ هے - یه" ہ "ضمیر اشاره هے اردو مین اس کا ترجمه کیا جاتا هے" اس کی محبت ،، اب "" اسکی ،، کا اشاره اللّٰہ کی محبت هو سکتا هےاور مال کی محبت بهی هو سکتا هے۔ اگر اول الذکر معنی لیا جائےتو ترجمه هو گا۔ اسکی (اللّٰہ کی) محبت مین - لیکن ضمیر اشاره کو " مال ،، کی طرف منسوب کیا تو مطلب هو گا ،، دولت کی محبت کے باوجود ،، اب یه مترجم پر منحصر هے که وه جو مناسب سمجهے اسے اختیار کرے -۱ ،،

قرآن پاک کےاردو مترجمین کو درج ذیل مشکلات و مسائل کا سامنا رها -

۱- ابتدائی ادوار مین زبان کی کم مائیگی اور ذخیرۂ الفاظ کی کمی اور دوسری طرف قرآن حکیم ایسی معجز بیان کتاب کا ترجمه ، مترجمین کےلئے حقیقتاً ایک حوصله فرسا مرحله تها۔

ب- دوسری دقت لفظی ترجمه کرنےکی وجه سےپیش آئی - عربی جملے کی ترکیب ، اردو جملے کی ترکیب سےکافی مختلف هوتی هے۔ لهذا لفظی ترجمه کرنےسے مفهوم کی ادائیگی مین بڑی دقت پیش آتی تهی -۲ ،،

۱- ڈاکٹر صالحه عبدالحکیم ،قرآن حکیم کےاردو تراجم مذکوره ص ۲۷ ، ۲۳
۲- ڈاکٹر حمید شطاری ،قرآن مجید کےاردو تراجم و تفاسیر ،حیدرآباد دکن ۱۹۸۲ء ص ۹

ج ۔ اس زمانے مین علماء کا طبقه بامحاوره ترجمے کو ناپسند کرتا تھا اور لفظی ترجمے مین فنی مشکلات حائل تھین ۔

د ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول بنانے کے ہندی قاعدون نے بھی مترجمین کو سرگردان رکھا ۔

ھ ۔ فارسی ،علمی و ادبی زبان کی حیثیت سے مروج تھی ۔ لہذا ایک طویل عرصے تک اردو مین کسی علمی کام کو وقعت حاصل نه ہو سکی ۔

و ۔ فارسی زبان مین قرآن حکیم کے تراجم و تفاسیر کی ایک کثیر تعداد موجود تھی اسلئے اردو کی طرف التفات نہیں کیا گیا ۔

ز ۔ اردو زبان مین قرآن پاک کے تراجم و تفاسیر نویسی کے کام کا آغاز دکنی اردو مین ہوا لیکن ذرائع نشر و اشاعت اور وسائل رسل و رسائل کی عدم موجودگی کے باعث وه کام شمالی ہند مین متعارف نه ہو سکا ۔

ح ۔ " بعد کے ادوار مین ایک اور دقت ، ضرورت سے زیاده محاوره پر توجه دینے سے پیدا ہوئی ۔ محاوره بندی کے بڑھے ہوئے رحجان سے بھی قرآنی ترجمے کو نقصان پہنچا ۔(۱) "

۱۔ ڈاکٹر سید حمید شطاری ،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر ،مذکوره ص ۹

ترجمہ کی اقسام

۱۔ تحت اللفظ ترجمہ :

اس قسم کے ترجمہ مین قرآنی الفاظ اور تراکیب کا سخت لحاظ کیا جاتا ھے۔ تحت اللفظ ترجمہ کی بہترین مثال شاہ رفیع الدین دھلوی (م ۱۲۳۳ ھ) کا اردو ترجمہ قرآن ھے۔ اس ترجمے مین عربی جملے کی ترکیب کی بہت زیادہ پابندی کی گئی ھے اور اردو محاورے کو نظر انداز کردیا گیا ھے گویا وہ ھر عربی لفظ کے نیچے اس کا مترادف اردو لفظ لکھنا ضروری سمجھتے ھین ۔

مثال :

اِنّا فَتَحْنَا لَکَ　　فَتْحاً مُبِیناً　　لِیَغفِرَلَکَ اللّٰہُ

تحقیق فتح دی ھم نے تجھ کو فتح ظاھر　　تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا

ما　　تَقَدَّمَ　　مِنْ ذَنبِکَ　　وَ　　مَا　　تَاَخَّرَ

جو کچھ　　ھوا تھا پہلے　　گناھون تیرے سے　　اور　　جو کچھ　　پیچھے ھوا

وَ　　یُتِمَّ　　نِعمَتَہٗ　　عَلَیکَ　　وَ　　یَھدِیَکَ

اور　　تو کہ تمام کرے　　نعمت اپنی　　اوپر تیرے　　اور　　دکھلا دے تجھ کو

صِرَاطاً　　مُستَقِیماً　　وَ　　یَنصُرَکَ اللّٰہُ　　نَصْراً

راہ　　سیدھی　　اور　　اور مدد کرے تجھ کو اللہ　　مدد

عزیزاً　هُوَ الَّذِی　اَنزَلَ السَّکِینَةَ　فِی

غالب　وهی هےجس نے　اتاری تسکین　بیچ

قُلُوبِ　المُؤمِنِینَ　لِیَزدَادُوٓ　اِیمانا ً

دلون　ایمان والون کے　تو که بڑھ جاوین　ایمان مین

مَعَ　اِیمانِهِم　و　لِلّٰهِ

ساتھ　ایمان اپنے کے　اور　واسطے الله کے هین

جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ　وَ　کَانَ　اللّٰهُ　عَلِیماً

لشکر آسمانون کےاور زمین کے　اور　هے　الله　جاننےوالا

حَکِیماً ـ ١

حکمت والا ـ ٢

ب ـ　با محاوره ترجمه :

بامحاوره ترجمےمین قرآنی الفاظ کےتابع رهتے هوئے ترجمه کیا جاتا هے ـ مگر عربی جملے کی ساخت اور ترکیب کی پابندی نهین کی جاتی ـ بلکه مُترجَم زبان کے محاورے کو پیش نظر رکھا جاتا هے ـ بالفاظ دیگر عربی زبان کی ترکیب کی بجائے جس زبان مین ترجمه کیا جاتا هےاس زبان کےمحاورے کو مد نظر رکھا جاتا هے ـ ارد و زبان مین شاه عبدالقادر مولانا فتح محمد جالندهری ، مولانا نذیر احمد دهلوی ، مولانا احمد رضا خان بریلوی

---

١ ـ سورۃ الفتح آیت ١ تا ٤

٢ ـ شاه رفیع الدین ، ترجمۂ قرآن مجید ، مطبوعہ شیخ محمد اشرف ایبک روڈ لاہور ت ـ ن ـ ص ٦٠٩

مولانا اشرف علی تھانوی اور نواب وحید الزمان وغیرہ کے تراجم بامحاورہ تراجم کی مثالین ھین ۔ موخر الذکر ترجمہ سے سورۃ الفتح کی آخری تین آیات کا ترجمہ نیچے درج کیا جاتا ھے ۔

"دنیا کی زندگی کچھ نہین (چند روز کا) کھیل تماشہ ھے اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور (کفر اور گناہ) سے بچے رھو گے تو اللہ تعالی تمھارے نیگ تم کو دے گا اور وہ تم لوگون کے مال تم سے نہین مانگے گا ۔ اور اگر وہ تم سے تمھارے مال مانگے اور سارا مال چاھے (یا مال لینے پر اصرار کرے) تو تم بخیلی کرو گے اور اللہ تمھارے دل کی خفگیان کھول دے گا ۔ سن رکھو تم لوگ (سارا مال کیا دو گے) تم کو تو کہتے ھین کہ اللہ کی راہ مین (کچھ تھوڑا سا) خرچ کرو اس پر تو کوئی تم مین بخیلی کرتا ھے (اور زکوۃ تک نہین دیتا) اور جو کوئی تم مین بخیلی کرتا ھے وہ بخیلی کر کے اپنا ھی نقصان کرتا ھے (اپنا ھی ثواب اور اجر کھوتا ھے) اور اللہ تو بے پرواہ ھے اور تم ھی محتاج ھو اور (اے عرب کے لوگو) اگر تم (پیغمبر کا کہنا) نہ مانو گے تو اللہ تمھارے سوا دوسرے لوگون کو بدل کر (تمھاری جگہ) لے آئے گا پھر وہ تمھاری طرح (نافرمان نہ) ھون گے۔[1]"

۱۔ نواب وحید الزمان خان ، ترجمہ قرآن مجید ، مطبوعہ شیخ محمد اشرف ایبک روڈ لاھور (ت۔ن) ص ۶۰۹

ج - تفسیر نما یا توضیحی ترجمہ :

اس قسم کے ترجمے میں الفاظِ ترجمہ مین توضیحی الفاظ شامل کر دیئے جاتے ھین
حکیم محمد شریف دھلوی کا ترجمہ اسی نوع سے تعلق رکھتا ھے۔

مثال : سورۃ فاتحہ کا ترجمہ

" جو تعریف کہ اول سے آخر تک موجود ھے ،لائق ھے واسطے اللہ کے کہ پالنے والا ھے تمام عالمون کو بخشنے والا وجود کا آخرت مین ،مہربان داخل کرنے والا بہشت کے سے ،مالک دن قیامت کے کا - تصرف کرنے والا اس دن جو چاھے گا کرے گا - خاص تجھی کو بندگی کرتے ھین ھم اور خاص تجھی سے مدد مانگتے ھین اوپر بندگی تیری کے ، دکھا تو ھم کو راہ سیدھی بیچ قول کے فعل کے اور اخلاق کے ، راہ ان آدمیون کی ، اور نہ گمراھون کی -۱- "

۱- مولوی عبدالحق ،قدیم اردو ، انجمن ترقی اردو کراچی ، ۱۹۶۱ء ص ۱۳۴

فصل د وم

=====

برصغیر مین ترجمہ قرآن کی روایت

تیسری صد ی ھجری کے مشہور سیاح بزرگ بن شہر یار نےاپنےسفر نامےمین ، ایک ترجمہ قرآن کا ذ کر کیا ھے۔ وہ لکھتا ھےکہ کشمیر سےمتصل علاقے کےحاکم مہروک بن رائق نے ٢٧٠ ھ مین منصورہ کےمسلمان حکمران عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کی طرف خط لکھا کہ اس کےلیے ھندی زبان مین قرآن مجید کےترجمہ کا اھتمام کیا جائے چنانچہ حاکم منصورہ نےایک عراقی عالم کو ، جس کی پرورش سندھ مین ھوئی تھی کو اس کام پر مامور کیا ۔ اس نےقرآن مجید کا ترجمہ سورہ یاسین تک کیا ۔ جس کےمطالعہ کےبعد ھندو راجہ حلقہ بگوش اسلام ھو گیا ۔١ ،،

مشہور محقق اور عالم ڈاکٹر این ۔ اے بلوچ نےبزرگ بن شہر یار کی درج بالا روایت کو اپنے ایک انگریزی مضمون مین موضوع تحقیق بنایا ھے۔ ڈاکٹر این ۔ اےبلوچ لکھتےھین :

اس روایت کےاھم اجزاء حسب ذیل ھین :

ا۔ یہ درخواست سندھ کےحاکم کےنام تھی

ب۔ اس حاکم کا دارالحکومت منصورہ تھا ۔

١۔ ڈاکٹر این ۔ اےبلوچ ،برصغیر پاکستان و ھند مین پہلا ترجمہ قرآن ، مضمون مشمولہ ماھنامہ کانسپٹ ،بابت مارچ ١٩٩٢ء جلد ١٢ شمارہ ٣ ، ص ٣١،٣٢ اورمحمد زاھد الحسینی تذکرۃالمفسرین ،مطبوعہ دارالارشاد (اٹک) ١٤٠١ ھ ص ٣٣

ج ۔ اور نام عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز اور وہ ۲۷۰ ھ مین حکمرانی کر رہا تھا۔

د ۔ درخواست مین مذہب اسلام کو سمجھنے کے لئے وسائل کی فراھمی کے لئے کہا گیا تھا جس کے نتیجے مین قرآن پاک کا ھندی زبان مون ترجمہ اور تفسیر کا کام منصورہ کے ایک عالم کے ھاتھون انجام پایا جو کہ مذکورہ زبان مین کافی مہارت رکھتا تھا ۔[1] "

ھ ۔ درخواست گزار راجہ کی راجدھانی کشمیر کے نواح مین تھی متذکرہ بالا روایت کے جملہ پہلوون کا مستند تاریخی حوالون کی روشنی مین تفصیلی ، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لینے کے بعد فاضل محقق بطور نتیجہ لکھتے ھین :

All the aspects of Buzurg'S report have been examined in the context of their historical setting. This evaluation - is necessarily circumscribed by the evidence which has become available within the time limit set for it . Though , largely a circumstantial evidence, it clearly and conclusively reveals that no contradictions are involved in any of the ingredients of this report and that it stands basically substantiated on facts and valid inferences . As such it is to be regarded as authentic and correct in content.

Its internal validity further confirms it's

۱۔ ڈاکٹر این ۔ اے بلوچ ، برصغیر پاکستان و ھند مین پہلا ترجمہ قرآن مضمون مذکورہ ص ۳۲۔

its authenticity. It is factual and detailed in giving the specific year, the name of the reporter , the place where the report was made, the name of the ruler of Mansurah. the name and title of the King who had made the request and the general location of his kingdom, the arrangment that the ruler of mansurah had made, and the back ground of the scholar who carried out the assignment. A further examaination of the different aspects of this unique report, for which there is certainly still room left is most likely to confirm it -1 ,,

یہ ترجمہ قرآن مفقود و نایاب ہے ، اور صرف تاریخ کا حصہ ہے ۔ دستیاب مواد کی روشنی میں دیکھا جائے تو برصغیر پاکستان و ہند میں ترجمہ قرآن کی روایت کا آغاز فارسی زبان میں تحریر کردہ تراجم قرآن پاک سے ہوتا ہے۔ سطور ذیل میں فارسی تراجم کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

فارسی تراجم کی روایت :

برصغیر پاکستان و ہند میں قرآن پاک کا پہلا مکمل فارسی ترجمہ نظام الدین نیشا پوری المعروف بہ نظام الاعرج نے سپرد قلم کیا ۔ آپ کا تعلق نیشاپور سے تھا ۔

۱۔ ڈاکٹر این ۔ اے بلوچ ، برصغیر پاکستان و ہند میں پہلا ترجمہ قرآن مضمون مذکورہ ص ۳٦

تحصیل علم کے بعد برصغیر کے شہر دولت آباد آگئے۔ اور عربی مین ایک ضخیم تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان کے نام سے تحریر کی [۱] ''

آپ نے تفسیر تو عربی مین لکھی لیکن ضمناً قرآن پاک کا ترجمہ فارسی مین لکھا ۷۲۷ ھ مین وفات پائی ۔[۲] ''

نمونہ ترجمہ حسب ذیل ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہ عَلَی الْمُؤمِنِینَ اِذْ بَعَثَ فِیهِم رَسولاً مِنْ اَنفُسِهِم یَتْلُوا عَلَیهِم اٰیٰتِہ وَ یُزَکّیهِم وَ یُعَلِمُهُم الِکتٰبَ وَالحِکمَۃَ وَاِنْ کَانوا مِنْ قبل لَفِیْ ضَلٰلٍ مُبین ۔[۳] ''

بدرستی منت نهاد خدا برمومنان وقتی که برانگیخت در آن ها پیغمبری از آن ها که می خواند برآن ها آیات او و پاک می کرد شان و می آموخت آنها را کتاب و حکمت را و اگرچه می بودند پیش از آن هرآینه در گمراهی ظاهر ۔[۴] ''

عجب اتفاق ہے کہ فارسی زبان کی پہلی کامل تفسیر بھی دولت آباد مین

۱۔ نظام الدین نیشاپوری تفسیر غرائب القرآن جلد اول تبریز (ایران) ۱۲۰۸ھ ص ۲۸

۲۔ عبدالصمد صارم ،تاریخ التفسیر ، لاہور ۱۹۷۱ء ص ۴۴

۳۔ سورۃ العمران آیت ۱۶۴

۴۔ نظام الدین نیشاپوری ،تفسیر غرائب الفرقان ،جلد اول ،مذکورہ ص ۳۸۰

مین تکمیل پذیر هوئی ۔ اس تفسیر کا نام بحر مواج هے۔ اور مفسر مشهور عالم شهاب الدین دولت آبادی هین ۔ (م ۸۴۹ هـ) وه جونپور کے حکمران ابراهیم شاه شرقی (۸۰۴ تا ۸۴۴ هـ) کے دربار سے منسلک تھے ۔۱ ،،

اس تفسیر مین ترجمے سے خصوصی اعتنا کیا گیا هے ۔ لیکن مفسر تفسیر نما ترجمه لکھتا هے۔

مثال ترجمه: ۔

أَرَایتَ الذِی یُکَذِّبُ بِالدین ۔ فَذٰلِکَ الذِّی یَدُعُّ الیَتِیمَ وَلَا یَحُضُّ عَلیٰ طَعَامِ المِسکِینِ ۔۲ ،،

معنی این است دانسته کسی را که دین را یعنی ملت اسلام را یا جزا را تکذیب می کند که خبر دین اسلام و خبر جزا نابوده و دروغ می داند زیرا که آن همان کس است که به عنف و درشتی یتیم را می راند واهل خود را بر اطعام مسکین باعث نمی شود و تحریص نمی کند ۔۳ ،،

برصغیر کا پهلا دستیاب فارسی ترجمه (بدون تفسیر) سنده کے مشهور روحانی بزرگ مخدوم نوح بالائی رحمته الله (م ۹۹۸ هـ) کے رشحات قلم کا نتیجه هے۔ یه ترجمه سنده ادبی بورڈ حیدرآباد نے ۱۴۰۱ هـ مین بڑے اهتمام سے

۱۔ محمد قاسم فرشته ،تاریخ فرشته جلد ۲ نول کشور لکھنو ۱۲۲۱ هـ ص ۳۰۶

۲۔ سورة الماعون آیت ۱ - ۳

۳۔ شهاب الدین دولت آبادی ،بحر مورج (قلمی) فخرونه مزکز تحقیقات فارسی اسلام آباد کتاب خانه نمبر ۲۶۴۰ ص ۱۱۹۰

شائع کردیا ہے ۔[1] "

مثال ترجمہ :

"اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۔ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۔[2] "

"چون بیاید نصرت خدای و فتح مکہ ۔ و بینی تو (ای محمد) مردمان را کہ درمی آیند دردین خدای تعالی گروہ گروہ پس تسبیح کن بحمد پروردگار تو و طلب آمرزش کن ازو بدرستی کہ اوست توبہ پذیرندہ ۔[3] "

شہنشاہ نورالدین جہانگیر (۱۰۱۴ تا ۱۰۳۷ ھ) کو قرآنی تراجم سے خاص شغف تھا ۔ اس کے ایما پر کئی علماء نے قرآن پاک کے فارسی مین تراجم سپرد قلم کئے ۔ مثلاً جب وہ گجرات گیا تو مولانا سید محمد رضوی (م ۱۰۵۴ھ) سے بطور خاص ملاقات کی اور درخواست کی کہ وہ قرآن پاک کا فارسی مین ترجمہ کرین ۔ چنانچہ انہون نے قرآن عزیز کا فارسی مین ترجمہ کیا ۔[4] "

اسی طرح شیخ نعمت اللہ فیروز پوری (م ۱۰۷۲ء) نے قرآن مجید کا

۱۔ مخدوم نوح بالائی ، ترجمہ قرآن فارسی ، سندھی ادبی بورڈ ، حیدرآباد ۱۴۰۱ ھ مقدمہ ص ۱۸ تا ۲۵

۲۔ القرآن سورہ ۱۱۰

۳۔ مخدوم نوح بالائی ، ترجمہ قرآن فارسی مذکورہ ص ۶۰۹

۴۔ محمد زاہد الحسینی ، تذکرہ المفسرین ، اٹک ، ۱۴۰۱ ھ ص ۱۶۳

فارسی میں ترجمہ تحریر کیا اور اسے " تفسیر جہانگیری " کے نام سے موسوم کیا ۔[۱] "
لیکن اب یہ تراجم مفقود الخبر ہین ۔

اورنگ زیب عالمگیر کا عہد (۱۰۶۹ تا ۱۱۱۸ ھ) تراجم و تفاسیر قرآن کے لحاظ سے بڑا بابرکت عہد ہے اس عہد کے چند مشہور تراجم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ا۔ خواجہ معین الدین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ) نے شرح القرآن کے نام سے مختصر فارسی تفسیر سپرد قلم کی ۔ یہ تفسیر اورنگ زیب کے نام معنون ہے۔[۲] " اس مین ترجمہ قرآن کا خصوصی التزام ہے صرف ایک آیت کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

آیت : یٰاَیہا النّاسُ اعْبُدُوا رَبّکم الذّی خَلَقَکُم وَالذِینَ مِنْ قَبلِکُمْ لَعَلّکُم تَتّقُونَ ۔[۳] "

ترجمہ : ای مردم مکہ و مدینہ بندگی کنید پروردگار خویش را ، آن آفریدگاری کہ آفرید شمارا وآفرید آنان را کہ بودند پیش از شما ، تا باشد کہ شما پرہیزیر ۔[۴] "

ب۔ ترجمہ و تفسیر شیروان خان :

یہ ترجمہ اور تفسیر شیروان حسین قادری کی تالیف ہے۔ سال

۱۔ عبدالحی لکھنوی ، نزھتہ الخواطر ، جلد ۵ ، طیب اکادمی ملتان ، ۱۲۱۲ ، ص ۴۵۷

۲۔ رحمان علی ، تذکرہ علمائے ہند نول کشور ، لکھنو ۱۳۳۲ھ ص ۲۲۹

۳۔ البقرہ آیت ۲۱

۴۔ معین الدین کشمیری ، شرح القرآن ، قلمی نسخہ ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد ص ۳۲

تکمیل ۱۰۷۸ ھ ھے ۔۱ ،،

یہ تفسیر کم اور ترجمہ زیادہ ھے بلکہ اسے تفسیر نما ترجمہ کہنا زیادہ مناسب ھے ۔

مثال : اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا سَواءٌ عَلَیهِم أَأَنذَرتَهُم اَمْ لَمْ تُنذِرهُم لَا یُؤمِنُونَ ۔۲ ،،

ترجمہ : بدرستی آن کسانی کہ کافر شدند برابر است برایشان آنکہ بترسانی تو ایشان را یا نترسانی ایمان نمی آرند ۔۳ ،،

ج ۔ محمد صفی ابن ولی قزوینی اورنگ زیب عالمگیر کے دربار سے وابستہ تھے ۔ شہزادی زیب النساء (م ۱۱۱۳ ھ) کے حکم سے تفسیر کبیر از فخرالدین رازی (م ٦٠٦ ھ) کا ترجمہ ۱۰۸۷ ھ مین مکمل کیا اور تفسیر کو شہزادی کے نام پر زیب التفاسیر کے نام سے موسوم کیا ۔۴ ،، لیکن زیب التفاسیر ، تفسیر کبیر کا محض ترجمہ نہین ھے بلکہ مترجم نے جا بجا تصرفات سے کام لیا ھے اور ایک اھم بات یہ ھے کہ تفسیر مین ترجمہ قرآن کا اضافہ کیا ھے ۔

مثال : یَسئَلُونَکَ عَنِ الاَ نفَالِ قُلِ الاَنفالُ لِلّٰہِ والرسولِ فاتَّقُوا اللّٰہ

۱۔ شیروان حسین قادری ، تفسیر شیروان خان ، قلمی نسخہ ، مخزونہ مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد ، ص ۴ تا ٦

۲۔ سورۃ البقرہ آیت ، ٦

۳۔ شیروان حسین قادری ، تفسیر شیروان خان ، مذکورہ ص ۱۸

۴۔ محمد صفی بن ولی قزوینی ، زیب التفاسیر ، جلد ۱ قلمی نسخہ مرکز تحقیقات فارسی ص ۔ ۳

وَاَصلِحُوا ذات بَینِکُم وَاطِیعُوا اللّٰه وَرسُولَهٗ اِنْ کُنتُم مُؤمِنِین -۵- ،،
(سورۃ الانفال آیت ۱)

ترجمه : می پرسند ترا ای حبیبؐ ، یاران و پیروانِ تو از حکم غنیمت های کفار بگو که حکم کردن درغنیمت هاو فرمان واختیار قسمت آن ها مرخدا راست و فرستاده اورا که بفرمان او قسمت می کند پس بترسید از عقاب خدا وبصلاح آرید وشائسته وپسندیده گردانید آنچه میان شما است وَاطِیعُوا اللّٰهَ وَرسُولَهٗ اِنْ کُنتُم مُؤمِنِین و فرمان برید خدا را و فرستادۀ او را آنچه می فرماید درباب غنایم یا درهمه ابواب اگر هستید شما مومنان -۱- ،،

مرزا نورالدین نعمت خان عالی (م ۱۱۲۲ ھ) نے نعمت عظمیٰ کےنام سےدو جلدون پر مشتمل تفسیر ۱۱۱۵ ھ مین مکمل کی -۲- ،،

اس تفسیر مین بھی ترجمہ قرآن سےاعتنا کیا گیا ھے-

مثال : وَاِذا قِیلَ لَهُم اٰمِنُوا کَما اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوا اَنُومِنُ کَمَا اٰمَنَ السُفَهَاءُ اَلَا اِنَّهُمَ السُفَهَاءُ وَلٰکِن یَعلَمُونَ -۳- ،،

ترجمه : و چون گفته شود باین منافقان که ایمان بیارید ، دردل خود گویند که آیا ایمان آریم ما چنانکه بی خردان ایمان آورده ، بدانید ای مومنان که

۱- محمد صفی بن ولی قزوینی ، زیب التفاسیر ، جلد ۵ ، نسخه خطی بوڈ لین لائبریری ، آکسفورڈ برطانیه ص - ۲ - ب - تا ۳ ب -

۲- ایوانف کرزن ، فهرست نسخه های خطی ، مخزونه ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری بنگال جلد اول کلکته ۱۹۲۶ء ص ۲۲۶-

۳- سورة البقره آیت ۱۳

آنہا خود سفیه اند و اما نمی دانند این معنی را ـ[1] ،،

محمد امین صدیقی (م ۱۱۱۳ھ) اورنگ زیب عالمگیر کےدربار سے وابسته تھے ـ[2] ،،

انہون نے اورنگ زیب کے حکم سے ملا حسین واعظ کاشفی (م ۹۱۰ھ) کی مشہور و معروف تفسیر ، تفسیر حسینی کی تلخیص کی ـ

تفسیر حسینی ایک مختصر تفسیر ھے ، تفسیر امینی اسکا خلاصه ھے گویا که یه تفسیر نما ترجمه ھے ـ

مثال :

اِنّا اعطیناکَ الکوثَر ـ[3] ،،

بدرستیکه ما عطا کردیم ترا بسیاری

فَصلِ لِرَبّکَ وَ انحر

پس نماز گزار برای پروردگار خود ،خالص برای رضای او و قربان کن شتری را برای خدا

اِنّ شَانِئَکَ هُوَ الاَ بتَر

بدرستی که دشمن تو یعنی عاص اوست دُم بریده و منقطع از خیرو بی نسل ـ[4] ،،

۱ـ نعمت خان عالی ، تفسیر نعمت عظمی ،جلد اول نسخه خطی ، مخزونه ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کلکته انڈیا ص ۱۲الف ـ ۱۲ب

۲ـ عبدالحی لکھنوی نزهته الخواطر ،جلد ٦ ،مذکوره ۲۹۲

۳ـ القرآن سوره ۱۰۸

۴ـ محمد امین صدیقی تفسیر امینی ، مذکوره ص ٥٦٧

وفات اورنگ زیب عالمگیر (۱۱۱۸ھ) کے بعد بارھوین صدی ھجری کے اختتام تک چند مشہور اور اھم فارسی تراجم و تفاسیر کی تفصیل حسب ذیل ھے۔

شاہ محمد غوث پشاوری ' پشاور سے ھجرت کر کے لاھور آگئے۔ آپ نے قرآن مجید کا فارسی زبان مین ترجمہ کیا ۔ لیکن اب یہ ترجمہ مفقود الخبر اور نایاب ھے آپ کی وفات ۱۱۵۲ھ مین لاھور مین ھوئی ۔[1] ،،

شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۷٦ھ) نے اپنا مشہور زمانہ ترجمہ قرآن ۱۱۵۱ھ مین مکمل کیا ۔[2] ،،

اس ترجمہ نے ما بعد کے نہ صرف فارسی تراجم بلکہ اردو تراجم پر بھی دور رس اثرات مرتسم کئے۔

مثال :

سورۃ فاتحہ کا ترجمہ :

ستائش خدای راست پروردگار عالم ھا است ، بخشانیدہ مہربان
خداوند روز جزا ۔ ترامی پرستیم و از تو مدد می طلبیم بنما ما
را راہ راست ۔ راہ آنانکہ اکرام کردہ بزایشان ۔ بجز آنانکہ خشم
گرفتہ شد برآنہا وبجز گمراھان ۔[3] ،،

۱۔ محمد زاھد الحسینی ، تذکرۃ المفسرین ، مذکورہ ص ۱۶۹

۲۔ شاہ ولی اللہ ، فتح الرحمن مطبوعہ ، تاج کمپنی کراچی ، تاریخ ندارد مقدمہ ص ب

۳۔ شاہ ولی اللہ ، فتح الرحمن ، مذکورہ ص ۳

حافظ غلام مصطفی بن محمد اکبر تھانیسری نےاپنی مبسوط فارسی تفسیر ۱۱۹۱ ھ مین مکمل کی - اس تفسیر مین ترجمہ کا خصوصی اہتمام نظر آتا ہے۔[۱] "

مثال :

اِنّ الَّذِینَ کَفَرُ وا سَوَاءٌ عَلَیھِم أأنذر تھم اَمْ لَمْ تُنذِرْھم لَا یُومِنُونَ -[۲] "

ترجمہ : بد رستی آنان کہ کافر شدہ اند برابر است - بر ایشان آنکہ بیم کنی و ترسانی ایشان را یا بیم نکنی ایشان را ایمان نیارند -[۳] "

تیرھو ین صدی ھجری مین ارد و زبان نے حیرت انگیز ترقی کر لی اور ارد و زبان مین بھی تراجم و تفسیر نویسی کا کا م ھونے لگا لیکن اسکے باوجود فارسی مین بھی متعدد تراجم و تفاسیر منصۂ شہود پر آئے۔

چند مشہور اور اہم تراجم و تفاسیر کے مختصر کوائف آیندہ سطور مین پیش کئے جاتے ھین :

ا- ملا محمد سعید گند سو دوم (م ۱۲۰۸ ھ) کا تعلق کشمیر سے تھا - آپ نے قرآن کا فارسی ترجمہ مفاتیح البرکات کے نام سے سپرد قلم کیا -[۴] "

ب- حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند شاہ عبدالعزیز د ھلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے قرآن پاک کی فارسی تفسیر قلم بند فرمائی - یہ کامل تفسیر تھی لیکن

۱- سی - اے سٹوری ، پرشین لٹریچر ، جلد اول مطبوعہ برطانیہ ۱۹۳۷ء ص ۲۳

۲- سورۃ البقرہ آیت ٦

۳- غلام مصطفی ، تفسیر مصطفوی ، مطبوعہ لاھور ، ۱۲۸۴ھ ، ص ۴

۴- محمد زاھد الحسینی ، تذکرہ المفسرین ، مذکورہ ص ۱۷۴

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی مین اسکا بیشتر حصہ ضائع ہو گیا ۔۱ "

تفسیر زیر تبصرہ مین ترجمہ کا نمونہ یہ ہے۔

قُل اَعوذُ بِرَبِّ الفلق ۔۲ "

بگوای پناہ گیرندہ پناہ می گیرم

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

از بدی آنچہ آفریدہ است

وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذا وَقَبَ و

واز شر چیز تاریک چون تاریکی او ھجوم کند

وَ مِنْ شَرِّ النّفّٰثٰتِ فِی العُقَدِ

واز شر دم زنندگان در گرہ

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذا حَسَدَ

و از شر حاسد چون اظہار حسد کند ۔۳ "

ج ۔ محمد سعید مدراسی (م ۱۲۷۲ھ) نے اپنی فارسی تفسیر مواھب الرحمن چار جلدون مین مکمل کی ۔۴ " نمونہ ترجمہ درج ذیل ہے

سورۃ الکوثر کا ترجمہ :۔۵ "

۱۔ عبدالحی لکھنوی ،نزھتہ الخواطر ،جلد ۷ مذکورہ ص ۳۰۳
۲۔ القرآن سورہ ۱۱۳
۳۔ شاہ عبدالعزیز ،تفسیر عزیزی ،جلد ۲ بمبئی ،۱۲۶۴ھ، ص ۳۸۹ ، ۳۹۰
۴۔ عبدالحی لکھنوی ،نزھتہ الخواطر جلد ،۷ مذکورہ ص ۴۸۳
۵۔ القرآن سورۃ ۱۰۸

انا اعطیناک الکوثر

ترجمه : بدرستی که ما دادیم ترا خیر بسیاری

فصل لربک

ترجمه : پس مداومت بکن بر نماز خالصتاً لوجه الله الکریم

وانحر

ترجمه : ونحر بکن شتران را که بہترین اموال عرب است

ان شانئک

ترجمه : بدرستی که دشمن تو که بغض می دارد بتو

هو الابتر

ترجمه : اوست پس پریده که هیچ عقبی و نسلی اورا باقی نماند ـ۱ـ"

د ـ تفسیر غریب ، سید نجف علی (م ۱۲۹۸ھ) کی تالیف ہے جو ۱۲۹۲ھ مین تکمیل پذیر ہوئی ـ یہ تفسیر پانچ جلدون پر مشتمل ہے ـ۲ـ"

سورۃ نصر کا ترجمہ : ـ۳ـ "

هر گاه آمد بر تو یاوری خداوند و فتح یعنی فتح مکه و دیدی مردم را
در حالی که داخل می شوند در دین خدا لشکر ها پس تسبیح کن
بحمد خداوندگار خودت و آمرزش خواه ازو هر آینه بوده است او تعالی

۱ـ محمد سعید مدراسی ،مواهب الرحمن (پارہ عم) مدراس (انڈیا) ۱۲۶۱ھ ص ۱۶۵ ، ۱۶۶

۲ـ حسین عارف نقوی ، تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان ،اسلام آباد ۱۳۶۳ھ ص ۵

۳ـ القرآن سورۃ ۱۱۰

توبه پذیز -۱- "

ھ - تفسیر و جیز ، محمد عبدالحکیم بن عبدالرحیم کی تالیف ھے- جو ۱۲۹۳ھ مین مکمل ھوئی -۲- " نمونہ ترجمہ نیچے درج ھے-

آیت: قَالَ یٰاٰدَمُ اَنبِئۡھُم بِاَسۡمَآئِھِم فَلَمَّا اَنبَاھُم بِاَسۡمَائِھِم قَالَ اَلَمۡ اَقُل لَکُمۡ اِنّی اَعلَمُ غَیبَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ -۳- "

ترجمه: گفت خدای بی واسطه ای آدم خبرده این ملائکه را بنام های آن چیز ها - قال فرمود حق تعالی الم اقل لکم آیا نگفته بودم باشما انی اعلم غیب السموات و الارض-

به تحقیق من می دانم چیز های که پوشیده انداز احوال و آنچه مخفی است از امور زمین و اعلم ماتبدون و می دانم آنچه شما ظاهر می کنید و ما کنتم و آنچه شما تکتمون می پوشید ید -۴- "

و - محمد حسن بن کرامت علی امروھی کی فارسی تفسیر معالمات الاسرار فی مکاشفات الاخبار دو جلدون پر مشتمل ، ۱۲۹۳ ھ مین زیور طبع سے آراسته ھوئی -۵- "

۱- نجف علی ،تفسیر غریب ،جلد ۵ نسخه خطی ،مخزونه مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد ص ۶۲۵

۲- محمد عبدالحکیم دھلوی ،تفسیر و جیز ، جلد اول ،دھلی ۱۲۹۵ھ ص ۲

۳- سورۃ البقره آیت ۳۳

۴- محمد عبدالحکیم تفسیر و جیز جلد اول ، مذکوره ص ۸۰

۵- محمد حسن ،تفسیر معالمات الاسرار فی مکاشفات الاخبار جلد اول ،و دوم مطبوعه دھلی ، ۱۲۹۳ ھ

یه نہایت مختصر تفسیر ہے بلکہ اسے تفسیر نما ترجمہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔

مثال : آیت :

وَاِذ نجینٰکُم مِنْ اٰلِ فِرعَونَ یسومونکُم سُوءَ العَذاب یذبحون اَبنَاءکُم وَ یَستَحیونَ نِساءکُم وفِی ذٰلِکُم بَلاء مِن ربِّکُم عَظیم ۔[1] "

ترجمہ : و یاد کنید وقتی که نجات دادیم شما را از آل فرعون می دادند شما را عذاب بد ، ذبح می کردند پسران شمارا و زنده می داشتند زنان شما را و درین آزمائش بود عظیم از رب شما ۔[2] "

۱۔ سورۃ البقرہ آیت ۴۹

۲۔ محمد حسن ، تفسیر معاملات الاسرار " جلد اول ، مذکورہ ص ۱۳۲

برصغیر مین اردو تراجم قرآن کی روایت :

قرآن عزیز کے سب سے قدیم اردو ترجمے کی تعیین بہت مشکل ھے۔ البتہ یہ امر مسلمہ ھے کہ اردو تراجم و تفاسیر نویسی کا آغاز جنوبی ھند مین ھوا ۔ اور مختلف علماء نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق کام کیا ۔ اس قبیل کے متعدد نسخے مرور ایام کے ساتھ ضائع ھو گئے اور چند ایک اب بھی دنیا کے مختلف کتب خانون مین موجود ھین ۔ اس سلسلے مین مولوی عبدالحق نے بڑا کام کیا ھے۔ زیر تبصرہ دور سے متعلق کچھ تراجم و تفاسیر قرآن کے نسخے ان کے ھاتھ لگ گئے۔ اور انہون نے ان نسخون کو موضوع تحقیق بناتے ھوئے ان کے بارے مین نہ صرف قابل قدر معلومات فراھم کی ھین بلکہ بطور نمونہ ان کے اقتباسات بھی اپنی کتاب مین درج کئے ھین ۔ مولوی صاحب کے زیر مطالعہ رھنے والے نسخون مین سے بھی بعض اب مفقود الخبر ھین لیکن ان کے اقتباسات مولوی صاحب کی وساطت سے محفوظ ھو گئے ھین ۔ ان اقتباسات سے ان نسخون کی زبان اور اسلوب نگارش کا کافی حد تک اندازہ ھو جاتا ھے۔ اس دور کے چند اھم تراجم و تفسیری تراجم کی مختصر کیفیت حسب ذیل ھے :

۱۔ سورہ یوسف کا ترجمہ و تفسیر :

یہ پرانی گجراتی اردو زبان مین ھے اول و آخر سے ناقص ھے لہذا مصنف اور سن تصنیف مجہول ھے۔ البتہ زبان کے ڈھنگ سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ یہ دسوین صدی کے اواخر یا گیارھوین صدی کے اوائل کی تالیف ھے کیونکہ اسکی زبان امین کی

" یوسف زلیخا ،، کی زبان سے کہ وہ بھی گجراتی اردو مین ھے۔ بہت پرانی ھے۔ امین کی " یوسف زلیخا ،، سنہ ۱۱۰۹ ھ مین لکھی گئی اور یہ یقیناً اس سے پہلے کی ھے ،،

مثال ترجمہ :

قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ و الا تعرف عنی کید ھن اصب الیھن ۔

ترجمہ : یوسف نے کہیا کہ اے بار خدایا ھون بھا کسی (قید خانہ) کون دوس (دوست) دھرتا ھون اس کام تھین کہ جے کام منجھے اے فرماتی ھے انے (اور) اگر تو منجھے انہون کی مکرون تھین پنہ منے نرا کھے تو ھوں ڈرتا ھون کہ ھون بھی انھون کی بات اوپر خاطر کرون ، انی سکلے (تمام) گنہ کارون منے ھوون ۔[1] ،،

ب ۔ پارہ عم کا ترجمہ :

اس قلمی نسخے کے بارے مین مولوی عبد الحق لکھتے ھین :

" دکنی ترجمے کا ایک نسخہ ایسا ملا ھے جو اول و آخر سے ناقص ھے۔ اس مین قرآن شریف کے آخری پارے کی سورتون کا ترجمہ ٹھیٹ دکنی مین کیا گیا ھے۔ زبان سے معلوم ھوتا ھے کہ یہ ترجمہ بہت قدیم ھے اور

۱۔ مولوی عبد الحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۲۲ ، ۱۲۳

دسوین صدی کےاوائل کا ھے۔ اس مین ترجمے کے ساتھ کہین کہین تفسیر سی بھی ھے۔ ذیل مین سورہ البینہ کی چند ابتدائی آیات کا ترجمہ لکھا جاتا ھے۔

آیات :

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۔ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۔ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۔ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۔

ترجمہ : ولوکان جو کفر کیے کتاب کےلوکان تے ہور شرک کرنھاریان تے کنارے ھو نہارےنتھے کفر تے تو لگ جو آئی اونون کون روشن حجتہ ۔ سو ھجب ھےخدا نے پڑتا ھے صحیفان کون جو پاک ھین جھوٹ تے اوس مین لکھی تھی نیٹ باٹ (سیدھا راستہ) ھورنین تفرقا ھوے وو لوکان جنون کر دیے گیا تھا کتاب مگر روشن حجتہ کے آئے پیچھین تے۔[1] "

ج ۔ تفسیر حسینی :

مولوی عبدالحق رقم طراز ھین :

تفسیر حسینی کا ترجمہ بھی کسی صاحب نے پرانی دکنی مین کیا ھے۔ یہ تفسیر

۱۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۲۴

بہت مقبول هے۔ اور اسکے متعدد ترجمے دکنی زبان مین هوئے هین ۔ میرے سامنے اس وقت پارہ عم کی تفسیر کا ترجمہ موجود هے ۔ اسکی زبان پرانی هے۔ آخر مین کاتب نے دن وقت اور تاریخ (روز جمعه بوقت عصر دو ماه جمادی الاخر) تو لکھی هے لیکن سنه نہین لکھا ۔

نمونه ترجمه و تفسیر :
============

عم یتساء لون کس چیز تے پوچھتے هین او کافران یعنی مکی کافران یعنی بعث تے پوچھتے هین آپس مین آلے یا رسول کون هور مومنان کون ۔ عن النباء العظیم بزرگ خبر تے الذی هم فیه مختلفون ایسی خبر که انواس مین اختلاف کرنھارے هین ۔ کلا سیعلمون ،، یون نہین پونچھتا هے که انکار کرین ترت هے که سمجھین گے اونو کون دوباره لیا یا ایسے تاکید کے واستے هور " ثم ،، سون لیا نا سمجھیا کر دیتا هے یو که دوسرا وعدا بہت سخت هے۔ هور بعضے بولیے پیلا (پہلا) سو جیو کا پڑتے وقت هور دوسرا سو جزا کے وقت ۱ ۔ ،،

د ۔ تفسیر قرآن مجید از سوره مریم تا آخر مع چہل حدیث :
===

اس تفسیر کا قلمی نسخه کتب خانه آصیفه حیدرآباد دکن مین محفوظ هے ۔ اسکے بارے مین ڈاکٹر سید حمید شطاری لکھتے هین :

" عنوان سے خیال هوتا هے که مفسر نے سوره مریم سے آخر سوره

۱۔ مولوی عبد الحق ،قدیم اردو ، مذکوره ص ۱۲۷

الناس تک تفسیر کی ھوگی لیکن مخطوطے کے مطالعے سے پته چلتا ھے که اس مین صرف چند سورتون کا ترجمے و تفسیر ھے اور وہ سورتین یه ھین :

۱- سورہ مریم ۲- سورہ طه ۳- سورہ یسین

۴- سورہ صافات ۵- سورہ ص ٦- سورہ زمر

۷- پارہ عم (پارہ عم کی بعض سورتون کا ترجمه نامکمل ھے)

آخر میں سورۃ الناس کے بعد سورہ فاتحه کا ترجمه ھے اور اسکے بعد چہل حدیث اور ان کا بھی ترجمه ھے۔ مخطوطے کے اول و آخر کہین بھی اس قسم کی کوئی تحریر نہین پائی جاتی جس سے مفسر کے نام اور سنه تفسیر کے تعلق سے کوئی معلومات حاصل ھو سکین ۔ لیکن زبان و بیان کے لحاظ سے قیاس ھے که یه ما بعد گیارھوین صدی کی تصنیف ھو گی ۔ ،،

نمونۂ ترجمه و تفسیر :

عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ـ عَنِ النَّبَاءِ العَظِيمِ الَّذِى هُمْ فِيهِ مُختَلِفُونَ ـ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ـ ثُمَّ كَلَّا سَيَعلَمُونَ ـ

ترجمه : کیا چیز تے سوال کرتی ھین کافران تجی ـ عن النباء العظیم الذی فھم فیه مختلفون ـ یعنی بزرگ خبر کیا تھی وہ که قرآن که اونو اوس

مین اختلاف ـ کلّا سیعلمون سوگند هے که جانے کی یو جس چیز مین

اختلاف کرتی هین ـ سو او ثم کلا سیعلمون ،،بس بیک هے که نیکی

یو اپنے بری حقیقت کیتن پچھان ـ[1] ،،

ھ ـ سورہ رحمن منظوم ترجمه :

مولوی عبد الحق نے سورہ رحمن کے مقفٰی ترجمے کا ذکر بھی کیا ھے ـ[2] ،،

لیکن ڈاکٹر حمید شطاری صاحب نے اسے منظوم ترجمه قرار دیا ھے ـ وہ لکھتے ھین :

" یه پورا ترجمه منظوم ھے اور فعلن فعلن فعلن فع کی بحر مین ھے مولوی صاحب نے مترجم کا نام بتایا ھے نه سنه ترجمه اور اس پر کوئی تبصرہ کیا ھے اس سے اس نسخے کے ناقص الاول و الآخر ھونے کا گمان ھوتا ھے ـ ویسے تو زبان کی قدامت اور پرانے الفاظ مثلاً نمین ، کاجین وغیرہ کے استعمال سے قیاس ھوتا ھے که یه گیارھوین صدی ھجری کا ھی ترجمه ھوگا ـ ،،

نمونه ترجمه ذیل مین پیش ھے ـ

الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمه البیان

ترجمه : اے لوگو تم کرو بکھان ـ جس کا میٹھا نام رحمن

جن سکھایا ھے قرآن ـ جن سرجا ھے انسان

۱ـ ڈاکٹر حمید شطاری ،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر ،مطبوعه حیدرآباد انڈیا ۱۹۸۲ء ص ٦٦ تا ٦٧

۲ـ مولوی عبد الحق ،قدیم اردو مذکورہ ص ۱۲٦

الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان

سکھایا تم کو سبھی بیان - چاند سورج سون حساب پچھان

جھاڑ پیز بھی نمین سبحان - سجدا کرین ھین اوس کون مان -[1] ،،

۱- ڈاکٹر سید حمید شطاری ، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر ، مذکورہ ص ۷۱ ، ۷۲

شمالی هند اور تراجم قرآن کی روایت :
==========================

شمالی هند کے دستیاب تراجم و تفاسیر قرآن مین ، شاه مراد الله انصاری کی تفسیر "" مرادیه ،، کو اولیت کا درجه حاصل هے۔ یه تفسیر جزوی هےاور صرف پاره عم کے ترجمه و توضیحات پر مبنی هے۔اس کا سال تکمیل ۱۱۸۵ھ هے تفسیر "" مرادیه ،، سب سے پہلے ۱۲۴۷ ھ مین اور پهر مختلف مطابع سے شائع هوتی رهی بعد ازین وهابی تحریک کے ناشرین اس تفسیر کو برابر چهاپتے رهےتا آنکه حکومت نےاسےممنوعه لٹریچر قرار دے دیا [1]۔

نمونه ترجمه :
========

ولسوف یعطیک ربک فترضی [2]

ترجمه : اور مقرر شتاب عطا کرے گا ۔ دیوے گا بخشے گا تجکو یا محمد پاک پروردگار تیرا پهر راضی هوویگا ۔ [3] ،،

۱- ترجمه شاه عبدالقادر :
=================

بعد ازین ۱۲۰۵ھ مین شاه عبدالقادر کا ترجمه قرآن منصه شهود پر آیا جو اردو تراجم قرآن کی آبرو اور مابعد کے تراجم کےلیے میناره نور ٹھهرا ۔

۱۔ ڈاکٹر قیام الدین، ہندوستان میں وہابی تحریک (مترجمہ پروفیسر محمد مسلم)، کراچی ۱۹۷۲ء، ص ۳۰۵
۲۔ سورہ الضحیٰ آیت ۵
۳۔ مراد اللہ شاہ انصاری، تفسیر مرادیہ، مطبع کریمی بمبئی، ۱۸۹۲ء ص ۲۸۸

باب دوم

شاہ عبدالقادر کے حالات زندگی اور علمی خدمات :

خاندانی پس منظر :

آپ کا خاندان خالصاً عرب تھا ۔ آپ کے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنا شجرۂ نسب بہ الفاظ ذیل بیان کیا ہے :

" سلسلۂ نسب این فقیر با میر المومنین عمر بن الخطاب رض ، می رسد باین طریق فقیر ولی اللہ ابن الشیخ عبدالرحیم بن الشہید وجیہ الدین بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قاض بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بدہ بن عبدالملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین مفتی بن شیر ملک بن محمد عطا ملک بن ابوالفتح ملک بن محمد عمر حاکم ملک بن عادل ملک بن فاروق بن جرجیس بن احمد بن محمد شہر یار بن عثمان بن ماھان بن ھمایون بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر الخطاب رض رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین ۔[1] "

آپ کے آباء واجداد نے اپنا وطنِ مالوف کب اور کیون چھوڑا ؟ اس بارے مین معلومات پردۂ خفاء مین ھین ۔ لیکن ھمایون ، جرجیس اور شہر یار ایسے خالصاً

۱۔ شاہ ولی اللہ دھلوی ، امداد فی مآثر الاجداد ، مطبوعہ احمدی پریس دھلی ، ۱۸۸۳ء ص ۱۵۲ ۔

عجمی ناموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق کے پانچ چھ پشتوں کے بعد اس خاندان نے ملکِ عرب کی سکونت ترک کردی تھی ۔[۱] "

اس خاندان کے اولین بزرگ ، جو واردِ ہند ہوئے ، شمس الدّین مفتی تھے ۔ اُنہیں افتاء و قضا کے امور کی انجام دہی کے لئے شاہی اعزاز و تکریم کے ساتھ یمن سے طلب کیا گیا تھا ۔[۲] "

شاہ ولی اللہ ان کے بارے میں رقم طراز ہیں :

" و این بزرگ مرعالم و عابد بودہ است و اول کسی کہ از سوادِ قریش در آن بلدہ در آمد و بسبب وی شعائرِ اسلام ظہور نمودہ وطغیان کفر منطفی شد ۔[۳] "

شمس الدین مفتی نے رہتک میں توطّن اختیار کیا اور اس شہر کو اپنی علمی ضیاء پاشیوں سے بقعۂ نور بنا دیا ۔ آپ نے یہاں ایک دینی مدرسے کا اجراء کیا تاکہ عوام الناس کو اسلامی علوم سے فیض یاب کیا جا سکے ۔ آپ کی رحلت کے بعد آپ کے بیٹے شیخ کمال الدین نے اِس کارِ خیر کو جاری رکھا ۔[۴] "

عہدۂ قضا نہایت جلیل القدر منصب تھا اور کسی خاندان کے لئے مخصوص

۱- مولانا عبدالقیوم مظاہری ، شاہ ولی اللہ محدث ، مطبوعہ کانپور ۱۹۶۷ ص ۵

۲- عبدالرحیم ضیاء مقالات طریقت ، مطبع متین حیدرآباد دکن ۱۲۹۲ھ ص ۳

۳- شاہ ولی اللہ ، امداد فی ماثر الاجداد ، مطبع احمدی دہلی ، ۱۸۸۲ء ص ۲

۴- غلام حسین جلبانی ، شاہ ولی اللہ ، حیدرآباد ۱۹۶۳ء ص ۱۲

نہ تھا - بلکہ ذی استعداد اور باصلاحیت شخص ہی کو اس منصب جلیلہ پر فائز کیا جاتا تھا -[1] ،،

چنانچہ اس عالی خاندان کے بزرگون مین سے شمس الدین مفتی کے بعد یکے بعد دیگرے ، قاضی قوام الدین عرف فاضن تک بدستور منصب قضاء پر متمکن رہے لیکن شیخ محمود نے منصبِ قضاء سے کنارہ کش ہو کر فوجی ملازمت کو اختیار کر لیا -[2] ،، فوجی مہمات مین انہین حوصلہ فرسا اور جگر خراش ، مصائب و شدائد سے دوچار ہونا پڑا لیکن اُن کے پائے استقلال مین ذرہ بھر لغزش نہ آئی -[3] ،،

آپ کے بعد آپ کے فرزند ارجمند شیخ احمد نے اپنے والد کے نقش قدم پر گامزن ہوئے - شیخ احمد کے بعد شیخ منصور اور بعد ازان شیخ معظم نے بھی سپاہیانہ زندگی کو ترجیح دی - اور فن سپہ گری مین اعلی مہارت اور شجاعت و شہامت کے بل بوتے پر شاہی دربار مین بلند مقام حاصل کیا[4] - ،،

شیخ وجیہہ الدین نے شاہ جہان کے دربار مین ، عسکری مہارت اور بلندئ کردار کی بنا پر اعلیٰ مقام حاصل کیا اور مزید برآن رہتک کو خیر باد کہہ کر دہلی

۱- مولانا عبدالقیوم مظاہری ، شاہ ولی اللہ محدث مذکورہ ص ۷ - ۸

۲- ابو یحیی امام خان نوشہروی ، تراجم علمائے حدیث ہند لاہور ص ۷ لاہور ۱۹۹۲

۳- رحیم بخش دہلوی ، حیاتِ ولی ، مطبع افضل المطابع ، دہلی تاریخ ندارد ص ۱۶

۴- ایضاً ص ۱۷ تا ۳۴

مین مستقل سکونت اختیار کی - شیخ وجیہہ الدین کے ہان شاہ عبدالرحیم ۱۰۵۴ھ کے لگ بھگ متولد ہوئے - اُنہون نے ابتدائی درسیات کی کتب گھر پر پڑھین - پھر آگرہ مین میر محمد زاہد ہروی (م ۱۱۱۱ھ) سے معقولات کا درس لیا۔ اُنھون نے دینی علوم کی تکمیل کے بعد دہلی مین مدرسۂ رحیمیہ کی بنیاد رکھی -۱- "

اس مدرسہ نے اتنی ترقی کی کہ بادشاہِ وقت ، محمد شاہ (۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۹ء تا ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء) نے مدرسہ کی توسیع کے لیئے جگہ فراہم کی - آپ نے مدت العمر اس مین درس و تدریس کا شغل جاری رکھا تا آنکہ ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸ء) مین اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے -۲- "

شاہ ولی اللہ شاہ عبدالرحیم کے ہان ۴ شوال ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۳ء مین پیدا ہوئے - پانچ سال کی عمر مین مکتب مین بٹھائے گئے اور ۱۵ سال کی عمر مین علوم متداولہ سے فراغت حاصل کر لی -۳- "

اسکے ساتھ ہی آپ نے اپنے والد ماجد کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندیہ مین بیعت حاصل کی اور خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے -۴- "

۱- عبدالقیوم مظاہری ، شاہ ولی اللہ محدث ، مذکورہ ص ۹ تا ۳۱

۲- بشیرالدین ، واقعات دارالحکومت ، دہلی ، جلد ۲ مطبوعہ آگرہ ۱۹۱۹ء ص ۱۷۳ ، ۵۸۶

۳- عبدالحی لکھنوی ، نزہتہ الخواطر ، جلد ٦ مذکورہ ص ۴۱۱

۴- رحمان علی ، تذکرہ علمائے ہند ، مذکورہ ص ۲۵۱

شاہ ولی اللہ اپنے والد بزرگوار کی وفات (م ۱۱۳۱ ھ) کے بعد مسندِ درس و تدریس پر فائز ہوئے اور بارہ سال تک یہ فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ وہ خود لکھتے ہیں :

" بعد از وفات حضرت ایشان دوازدہ سال کما بیشی بدرس کتب دینیہ و عقلیہ مواظبت نمود و در ہر علمی خوض واقع شد ۔[۱] "

بعد ازین حرمین شریفین کی زیارت کا شوق دِل مین مچلنے لگا :

" بعد ازان دوازدہ سال شوق زیارت حرمین محترمین در سر افتادہ [۲]۔ "

لہذا ۱۱۳۱ ھ مین آپ حجاز مقدس روانہ ہو گئے۔ وہاں آپ دو سال تک قیام پذیر رہے [۳]۔ "

دوران قیام آپ نے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی المدنی (م ۱۱۴۵ ھ) کے درسِ حدیث مین شمولیت اختیار کی اور اُن سے صحیح البخاری اور صحیح المسلم کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث کا درس لیا اور سندِ حدیث حاصل کی ۔[۴] "

۱۱۴۵ ھ / ۱۷۳۲ء مین مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد ہندوستان

۱- شاہ ولی اللہ ، الجزء اللطیف ، مذکورہ دہلی ، ۱۹۱۷ء ص ۵
۲- ایضاً ص ۲۱۱ ، ۲۱۲
۳- عبدالحی لکھنوی ، نزہتہ الخواطر ، جلد ٦ مذکورہ ص ۲۱۱
۴- ایضاً ص ۲۱۱ ، ۲۱۲

تشریف لے آئے ۔ اور درس و تدریس اور ھدایت وارشاد کا سلسلہ از سر نو شروع کردیا ۔۱ ،،

نواب صدیق حسن خان آپ کے بارے مین لکھتے ھین :

" انصا ف این است کہ اگر وجودِ او در صدرِ اول و زمانہ ماضی می بود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمردہ می شد ۔۲ ،،

اِس باب مین شیخ محمد اکرم رقم طراز ھین :

" ھم شاہ صاحب کو محض کم ھمتی اور تقلید پسندی سے امام نہین کہتے ، ورنہ جہان تک علمی تبحر ،دماغی قابلیت ،مجتہدانہ نظر سلیم الخیالی اور اِشاعت کتاب و سنت کے سلسلے مین عظیم الشان قومی اور مذھبی خدمات کا تعلق ھے دنیائے اسلام مین بہت ھی کم بزرگ ھون گے جن سے آپ پیچھے رھے ھین ۔۳ ،،

شاہ ولی اللہ کا انتقال ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ع مین ھوا ۔۴ ،،

آپ کے چار عظیم المرتیب فرزندان گرامی کے اسمائے مبارک حسب ذیل ھین ۵۔ ،

۱- رحمان علی ،تذکرہ علمائے ھند ،مذکورہ ص ۲۵۱

۲- صدیق حسن خان " اتحاف النبلاء مطبع نامی ، کانپور ۱۲۸۰ھ ص ۴۳۰

۳- شیخ محمد اکرم ، رود کوثر ، لاھور ۱۹۷۹ع ص ۵۵۱

۴- رحمان علی تذکرہ علمائے ھند ،مذکورہ ص ۲۵۱

۱- شاہ عبدالعزیز (م ۱۲۳۹ھ)

۲- مولانا رفیع الدین (م ۱۲۳۳ھ)

۳- شاہ عبدالقادر (م ۱۲۳۰ھ)

۴- مولانا عبدالغنی (م ۱۲۲۷ھ)

پیدائش اور تعلیم و تربیت :

شاہ عبدالقادر ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۲ء مین شاہ ولی اللہ کے گھر متولد هوئے -[۱] ،،

آپ کا بچپن اپنے مہربان والد کے زیر سایہ عاطفت گزرا اس طرح شاہ ولی اللہ کی رحلت (۱۱۷۶ھ) کے وقت اُن کی عمر تقریباً نو دس برس کے لگ بھگ تھی -

صاحب حیات ولی کے مطابق شاہ عبدالقادر نے تمام دینیات کی تعلیم اپنے پدر بزرگوار سے حاصل کی -[۲] ،، مولانا محمد اسماعیل گودھری کا بھی یہی خیال ھے

" انہون نے تمام تر علوم کی تحصیل اپنے والد بزرگوار شاہ ولی اللہ صاحب سے کی -[۳] ،،

لیکن صاحب نزھتہ الخواطر کی رائے مختلف ھے :

" اُن کے والد کمسنی مین فوت ھو گئے لہٰذا تحصیل علم کے لیے

۱- مولوی رحمان ، تذکرہ علمائے ھند ص ۱۲۹ ۰
و محمد ایوب قادری، اُردو نثر کے ارتقاء مین علماء کا حصہ ، مذکورہ ، حاشیہ بر صفحہ ۲۷

۲- رحیم بخش دھلوی ، حیاتِ ولی ، مطبوعہ افضل المطابع دھلی ص ۳۴۹

۳- مولانا محمد اسماعیل گودھری ، ولی اللہ مطبوعہ سنگ میل پبلی کیشنز لاھور ۱۹۷۱ء ص ۸۴ -

اپنے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز سے اکتساب فیض کیا [1]۔ ،،

لیکن یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ نو دس برس کا بچہ مروّجہ دینی نصاب کی تکمیل نہین کر سکتا ۔ لہذا گمانِ غالب یہی ہے کہ انہون نے کچھ ابتدائی کتب اپنے والد محترم سے ضرور پڑھی ہون گی۔ لیکن اُن کی وفات کے بعد اپنے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز سے استفادہ کیا ہوگا ۔ اِس سلسلے مین حکیم محمود احمد برکاتی کی تحقیق درست معلوم ہوتی ہے۔ وُہ رقم طراز ہین :

" والد کی وفات کے وقت صرف نو برس کے تھے اور صرف میر پڑھتے تھے۔ علوم کی تکمیل شاہ محمد عاشق اور دوسرے علما سے کی [2]۔ ،،

شاہ محمد عاشق پھلتی (م ۱۱۸۷ھ) شاہ ولی اللہ کے مامون زاد ، برادرِ نسبتی سمدھی ، بچپن کے دوست ، شریکِ درس ، شاگرد اور مسترشد و خلیفہ تھے [3]۔ ،،

بعض تذکرون مین مرقوم ہے کہ شاہ عبدالقادر اپنے والد ماجد کی خواہش پر اُردو زبان کی تحصیل و تکمیل کے لیئے اور اُس مین کامل دسترس کے حصول کے لیئے اُس وقت کے مشہور شاعر اور صوفی بزرگ ، میر دَرد کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے

۱- مولانا عبدالحی حسنی ، نزهته الخواطر ، جلد ۷ طیب اکادمی ملتان ۱۹۹۲ء ص ۳۲۶

۲- حکیم محمود احمد برکاتی ، شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان للہور ۱۹۷۹ء ص ۱۶۳

۳- ایضاً ص ۱۱۸

تھے۔ چنانچہ ناصر نذیر فراق لکھتے ہین :

" مولانا ولی الله صاحب اپنے بچون سے کہا کرتے تھے جس طرح اصولِ حدیث اور اصولِ فقه فن ہے اسی طرح اصول زبان بھی فن ہے اور اُردو زبان کے موجد ، مجتہد ، خواجه میر درد صاحب ہین ۔ اُن کی صحبت اس فن کے واسطے غنیمت سمجھ ، کیونکه خواجه صاحب پکے پان ہین چنانچه شاه عبد القادر صاحب خاص طور پر میر درد صاحب (م ۱۹۹ اھ) کے شاگرد تھے۔[1] "

جادۂ طریقت :

باطنی فیوضات کے حصول کے لیئے والد بزرگوار کے علاوہ کئی دیگر بزرگان دین اور اہل کمال کی خدمت مین بھی رہنے کا اتفاق ہوا ۔[2] "

اِس سلسلے مین شیخ عبدالعدل دہلوی سے بھی فیض یاب ہوئے اور اُن کے ہاتھ پر بعیت کی ۔[3] "

سلسله درس و تدریس اور اکبر آبادی مسجد :

آپ نے تکمیلِ علوم کے بعد درس و تدریس کا سلسله شروع کردیا اور اس

۱- ناصر نذیر فراق ، لال قلعه کی ایک جھلک ، محبوب المطالع دہلی ، طبع دوم ص ٦٣

۲- رحیم بخش دہلوی ، حیاتِ ولی ، مذکوره ص ۳۲۹

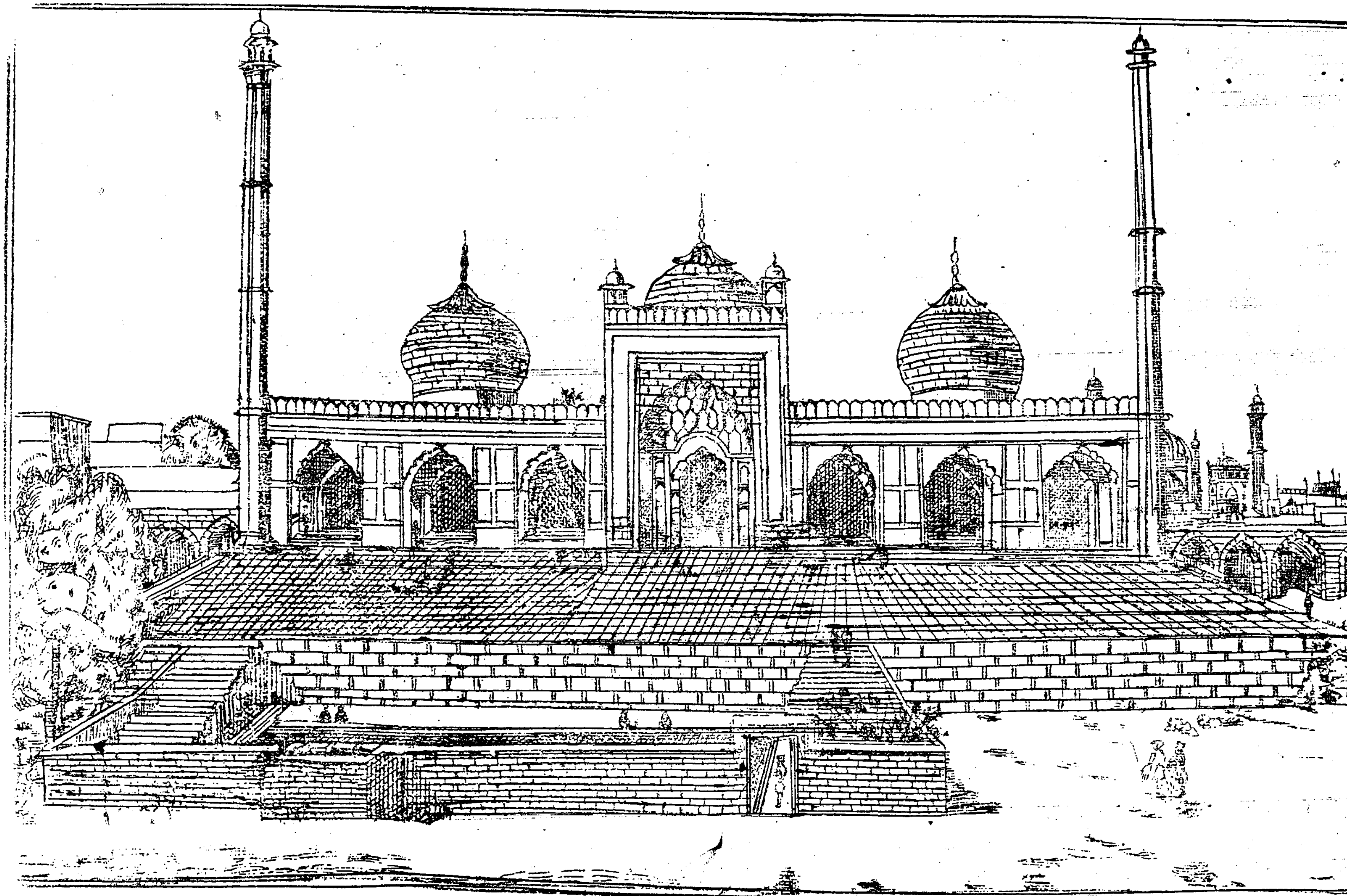
۳- عبدالحی لکھنوی ، نزھته الخواطر ، جلد ۷ مذکوره ص ۳۲٦

مقصد کےلیٔےاکبر آبادی مسجد کو منتخب فرمایا ۔ مناسب ہوگا کہ یہاں اکبر آبادی مسجد کا مختصر تعارف پیش کردیا جائے ۔

مولوی بشیرالدین احمد رقم طراز ہین :

" فیض بازار ہی مین یہ مسجد تھی جو غدر کےبعد ڈھایا ڈھوئی کی نذر ہوئی ۔ محل و موقع اُس کا موجودہ ایڈورڈ پارک ہے ۔ جس وقت اُس کےلیےزمین ہموار کی جانےلگی تو مسجد کا چبوترہ اور بنیادین جون کی تون مثل گنج نہان کےزمین مین مدفون تھین ویسے ہی ڈھک دی گئی اور ہمیشہ ہمیشہ کےلیۓ خانۂ خدا اور یہ بےنظیر عمارت نظرون سے پوشیدہ ہوگئ ۔ نقشہ اُس کا ملاحظہ فرمائیے اور آثار الصنادید سےاُسکی کیفیت سینئے ۔

" یہ ایک مسجد ہےدِل کش ودِل رُبا ، فرحت بخش و روح افزا سرتاپاؤن تک سنگِ سُرخ کی اور اُس کےمکانات اور حجرے طالب علمون کےرہنے کےلیۓ بنے ہوئے ہین ۔ ضلع غربی سےملحق کرسی دےکر بنائی ہے ۔ جسکی رفعت و شان کےآگے گنبدِ اخضر پست ہےاور جسکی عظمت و جلال کےآگے ملاءاعلیٰ گرد ہے ۔ یہ مسجد فیض بنیاد اعزازالنساءبیگم محل شاہ جہان بادشاہ نے ۱۰۶۰ھ / ۱۶۵۰ء مین مطابق ۲۴ جلوس بنائی ہے ۔ ان بیگم کا خطاب اکبر آبادی محل تھا ۔ اِسی سبب سے یہ مسجد



مسجد اکبر آبادی

بھی اکبر آبادی مشہور ہو گئی ہے ۔ اِس مسجد کے تین گنبد اور سات در ہین ۔ مسجد کی عمارت ۶۳ گز طول مین/اور سترہ گز عرض مین نری سنگِ سرخ کی اور اُس کا پیش طاق سنگِ مرمر کا پرچین کار ہے اور اُس کے آگے ایک چبوترا ۶۳ گز طول ستاون گز عرض اور تین گز اونچا اُس پر سنگِ سُرخ کا کٹھرا لگا ہوا ہے اور اس کے آگے ایک حوض ۱۲ × ۱۲ گز کا چشمۂ آفتاب ماھتاب پر شرف لیے جاتا ہے اور نہر کا پانی اس مین آتا ہے ۔

ے در آن صحن حوضے بصد آب و تاب

درخشندہ چون چشمۂ آفتاب

اسکے گرد حجرے بنے ہوئے ہین ۱۵۴ × ۱۰۴ گز اور ہر حجرے کے آگے ایک ایوان ہے اور اُس کے سامنے سر تا سر چار گز عرض کا چبوترا اس مسجد کے دو مینار ہین بہت بلند ۔[۱] ،،

سر سید احمد خان نے لکھا ہے :

شاہ عبدالقادر نے تمام عمر اکبر آبادی مسجد کے ایک حجرے مین گزاردی ۔[۲] ،،

۱۔ بشیر الدین احمد ، واقعات دارالحکومت ، دھلی ، جلد ۲ شمسی پریس آگرہ ۱۹۱۹ء ص ۱۲۰ - ۱۲۱

۲۔ سر سید احمد خان ، آثارالصنادید ، لکھنو ، ۱۸۷۶ء ص ۹۵

صاحب مقالات طریقت رقم طراز ہین :

" تیس سال اکبر آبادی مسجد کے ایک حجرے مین رہے ہفتہ مین ایک روز (چہار شنبے کو) شاہ عبدالعزیز اور دوسرے اعزہؒ ملنے مسجد سے مکان آیا کرتے تھے -[1] "

درس و تدریس سے جو وقت بچتا وُہ ذکر و فکر مین گزارتے -

استغناء :
========

شاہ عبدالقادر قدرتی طور پر مستغنی المزاج تھے - اور آپ کی طبیعت مین استغنا کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا - جس کا بدیہی نتیجہ یہ تھا کہ آپ ابتدا سے دمِ وفات تک دُنیا کے فانی اور ختم ہونے والے ساز و سامان سے متنفر رہے - اور دنیاوی تجملات آپ کے سامنے سراب سے زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے -[2] " آپ کا کھانا اکبر آبادی مسجد مین روزانہ ، شاہ عبدالعزیز کے گھر سے جاتا تھا - وہی اپنے اس درویش اور متوکل بھائی کے کپڑے بنا دیا کرتے تھے -[3] "

رعب و جلال :
=========

علماء اور شہر کے رؤسا ہمہ وقت حاضر خدمت رہتے - جلال کا یہ عالم تھا

١- عبدالرحیم ضیاء ، مقالات طریقت ، مذکورہ ص ٢٢

٢- رحیم بخش ، حیات ولی ، مذکورہ ص ٣٥٠

٣- سید مناظر احسن ، تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ لاہور ، ١٩٥٢ء ص ٢٩٤

که حاضرین مین سے کسی کو آنکھ اُٹھانے کی جرأت نه ھوتی -

شاہ ولی‌الله کے بعد قلعه کی گورنمنٹ نے آپ کی عزت افزائی مین کوئی کسر نه اٹھا رکھی تھی - قلعه کے تمام شہزادے اور اُمراء ھمیشه آپ کے سامنے گردنین جھکائے کھڑے رھتے تھے- اور آپ کے ارشاد کی تعمیل باعث افتخار سمجھتے تھے- الغرض مذھبی تقدس اور دنیاوی اعزاز کا کوئی مرتبه ایسا نه تھا - جو فیاضِ ازل نے آپ کو عطا نه فرمایا ھو -[1] ،،

شاہ عبدالقادر منکسر المزاج اور درویش منش انسان تھے لیکن آپ کا رعب قدرتی تھا - شہر کے اُمراء اور رؤسا آپ کی مجلس مین حاضر ھوتے تھے- لیکن نہایت خاموشی سے گردنین جھکائے بیٹھے رھتے تھے- وُہ اپنے مطلب کی بات بھی زبان پر لانے سے ھچکچاتے تھے [2]- ،،

آپ کے ھم عصر ،سرسید احمد خان رقم طراز ھین :

" آپ رؤسائے شہر جب آپ کی خدمت مین حاضر ھوتے به سبب ادب کے دور دور خاموش بیٹھتے اور بدون آپ کی تحریک کے مجالِ سخن نه پاتے اور ایک دو بات کے سوا یارا نه دیکھتے که کچھ کلام کرین -[3] ،،

۱- رحیم بخش دھلوی ، حیاتِ ولی ، مذکورہ ص ۳۴۹

۲- ایضاً ص ۳۵۰

۳- سرسید احمد خان ، آثار الصنادید ، مذکورہ ص ۹۶

کشف و کرامات :

سرسید احمد خان لکھتے ھین :

" بارھا ثقات کی زبان سے سنا گیا ھے کہ جس امر مین کچھ فرمایا ویسا ھی بے کم و کاست ظہور مین آیا ۔[1] "

رحیم بخش دھلوی لکھتے ھین :

" شاہ صاحب کا مکاشفہ اور تفرّس ایسا صحیح اور درست تھا کہ اُس زمانہ مین کسی اھلِ کمال کو میسر نہین ھوا ۔ اکثر معتبر اور ثقات اشخاص سے سنا گیا ھے کہ آپ نے جس امر کی بابت ذھن دوڑایا یا اُس کے بارے مین ارشاد فرمایا خدا کی شان کہ بے کم و کاست ویسا ھی ظہور مین آیا ۔[2] "

دِلی شہر مین آپ کی کرامات کا چرچا تھا ۔ مشہور ھے کہ اگر عید کا چاند تیس کا ھونے والا ھوتا تو آپ پہلے روز تراویح مین ایک پارہ پڑھتے تھے ۔ اگر اُنتیس کا ھونے والا ھوتا تو دو پارے پڑھتے تھے ۔ چونکہ آپ کی اس کرامت کا بارھا تجربہ ھو چکا تھا ۔ اسلئے شاہ عبدالعزیز صاحب اول روز کسی آدمی کو بھیجتے اور فرماتے کہ دیکھ کر آؤ میان عبدالقادر نے آج کے پارے پڑھے ھین ۔ وُہ آدمی آکر اگر یہ کہتا کہ آج

۱- سرسید احمد خان ، آثار الصنادید ، مذکورہ ص ۹۵ ، ۹۶

۲- رحیم بخش دھلوی ، حیات ولی ، مذکورہ ص ۳۵۰

دو پڑھے ہین تو فرماتے کہ عید کا چاند انتیس کا ہوگا ۔یہ دوسری بات ہے کہ ابر وغیرہ ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے۔ آپ کی یہ کرامت دِلی مین اتنی مشہور ہو گئی تھی ۔ کہ اہل پیشہ دھوبی درزی وغیرہ اپنے کامون مین آپ کے اِسی عمل پر یقین کر کے کوشش کرتے تھے ۔[1] "

مولانا فضل حق خیرآبادی اورمفتی صدرالدین آزردہ آپ کے نامور شاگردون مین سے تھے۔ جس دِن یہ دونون حضرات پڑھنے کے لیے خود کتابین اٹھا کر حاضرِ خدمت ہوتے اُس روز شاہ صاحب سبق پڑھا دیتے تھے۔ اور جس دِن وہ کتابین خادم سے اُٹھوا کر لاتے تھے اور شاہ صاحب کے سامنے آنے سے پہلے خود اُٹھا لیتے اُس دن آپ سبق نہ پڑھاتے۔ کیونکہ بذریعہ کشف آپ اس بات سے آگاہ ہو جاتے تھے [2]۔ "

اعتراف و تجلیل کمالات :

شاہ عبدالقادر کے معاصر تذکرہ نگارون کے علاوہ ادوارِ ما بعد کے تذکرہ نگارون نے بھی آپ کے کمالات کا کُھل کر اعتراف کیا ہے۔ مثلاً سر سید احمد خان لکھتے ہین :

" حضرت بابرکت ، کثیرالافادات ، جناب غفران مآب ،کامل واصل زبدۂ علمائے متألہین ، اسوۂ کملائے ربانیین ، محقق مسائلِ دین

۱- مولانا عبدالقیوم مظاہری ، شاہ ولی اللہ محدث ،مذکورہ ص ۱۱۵

۲- امیر شاہ خان ،ارواح ثلاثہ ،سہارن پور ، ۱۳۷۰ ھ ص ۵۰

موسّس معانی شرع مبین ، هادیٔ شریعت ، پیرِ طریقت ، مولانا
شاہ عبدالقادر ، آپ کے علم و فضل کا بیان کرنا ایسا ہے کہ کوئی
آفتاب کی تعریف فروغ اور فلک کی مدح بلندی کے ساتھ کرے۔ زبان
کو کیا طاقت کہ ایک حرف حضرت کی صفات سے لکھ سکے اور قلم کو
کیا مجال کہ آپ کی مدائح سے ذرہ لکھ سکے ۔[۱] "

علامہ فضل امام خیرآبادی رقم طراز ہین :

" و برادرِ صغیر ، شاہؒ عبدالقادر صاحب ایشان مانند برادر بزرگِ
خود حاوی فضائل و مستجمع فواضل اند ۔ امروز در علم ریاضی
کم کسی بودہ باشد کہ مساہمت با مولوی صاحب تواند نمود ۔[۲] "

صاحب حدائق الحنفیہ رقم طراز ہین :

" عالِم ، عامِل ، فقیہ فاضل ، زاہد ، عابد ، خصوصاً حدیث و تفسیر
مین یگانۂ روز گار ، صاحب ورع و اتقا صادق الفراست تھے ۔[۳] "

صاحب علم و عمل تحریر کرتے ہین :

" تینون بھائیون مین کمال رکھتے تھے ۔ تمام فنون سے واقف لیکن
تفسیر اور حدیث کی خدمت اُن کا معمول تھا ۔[۴] "

۱- سرسید احمد خان ، آثار الصنادید ، مذکورہ ص ۹۵
۲- مولانا فضل امام تراجم الفضلاء ، کراچی ۱۹۵٦ء ص ١٦ ۔ ١٧
۳- مولوی فقیر محمد ، جہلمی ، حدائق الحنفیہ لاہور ، طبع چہارم ص ۴۸۸
۴- محمد ایوب قادری ، علم و عمل وقائع عبدالقادر خانی) کراچی ١٩٦٠ء ص ۴۴۹

محمد حسن ترهتی کی روایت ہے :

" مولانا فضل حق خیرآبادی نے ہم سے اسی طرح بیان کیا کہ مین ایک مدت تک اُن کی خدمت سے مستفید ہوتا رہا ۔ اُن کے بہت زیادہ ستائش کی جاتی تھی اور اُن کی کرامات کا ذکر زبانون پر تھا جو اُن سے ظاہر ہوتی رہتی تھین ۔[۱] "

مولوی فیض الحسن کا بیان ہے :

" شاہ عبدالقادر سے کرامات کا صدور اس زور شور سے ہوتا تھا جیسے خزان کے موسم مین پت جھڑ ہو یا بارش کے وقت بوندین گرتی ہون ۔[۲] "

اولاد :
======

آپ کی جسمانی یادگار صرف ایک صاحب زادی زینب تھین جن کا عقد آپ نے اپنے بھتیجے شاہ مصطفیٰ فرزند شاہ رفیع الدین سے کیا تھا ۔ اُن کے بطن سے صرف ایک صاحبزادی کلثوم متولد ہوئین جو شاہ اسماعیل کو بیاہ دی گئی تھین ۔ کلثوم کے صاحبزادے شاہ محمد عمر تھے ۔ جو ایک درویش نہاد عالِم تھے ۔[۳] "

۱- محمد حسن ترہتی ،الیانع الجنی ،مطبع صدیقی بریلی ،۱۹۸۷ء ص ۷۵

۲- امیر شاہ خان ، ارواح ثلاثہ ، مذکورہ ص ۵۰

۳- حکیم محمود احمد برکاتی ،شاہ ولی اللہ ،اور ان کا خاندان ،مذکورہ ص ۱۶۵

شاگردان رشید :

آپ کے شاگردون کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ آپ کے مشہور تلامذہ کے نام حسب ذیل ہین ۔۱ ،،

۱- شیخ عبدالحی بڈھانوی (م ۱۲۴۲ھ)

۲- شاہ اسماعیل بن عبدالغنی (م ۱۲۴۶ھ)

۳- شاہ محمد اسحاق (م ۱۲۶۳ھ)

۴- مولانا فضل حق خیرآبادی (م ۱۲۷۸ھ)

۵- مولوی محبوب علی دہلوی (م ۱۲۸۰ھ)

۶- شاہ محمد یعقوب (م ۱۲۸۳) وغیرہ

وفات :

آپ کے سنِ وفات مین اختلاف ہے۔ مولوی رحمان علی نے سالِ وفات ۱۲۴۲ھ لکھا ہے۔۲ ،،

صاحب حدائق الحنفیہ نے بھی یہی سن مرقوم کیا ہے۔۳ ،،

لیکن نزہتہ الخواطر مین سال وفات ۱۲۳۰ھ درج ہے ۔۴ ،،
اور یہی سن قرین صحت ہے ۔

۱- عبدالحی لکھنوی ، نزہتہ الخواطر ، جلد ۷ مذکورہ ص ۳۲۷
۲- اور محمود احمد برکاتی ،شاہ ولی اللہ اوران کا خاندان ،مذکورہ ص ۱۶۵
۲- رحمان علی ،تذکرہ علمائے ہند ، مذکورہ ص ۱۲۹
۳- مولوی فقیر محمد جہلمی ، حدائق الحنفیہ ،مذکورہ ص ۴۸۸
۴- عبدالحی لکھنوی ، نزہتہ الخواطر ، جلد ۷ مذکورہ ص ۳۲۷

آپ کی وفات کے وقت آپ کے بڑے بھائی شاہ عبد العزیز اور شاہ رفیع الدین زندہ تھے جب یہ دونون بزرگ شاہ عبد القادر کی قبر پر مٹی ڈال رہے تھے تو کہتے تھے ۔[1] ،،

" إنّا لا ندفن الانسانَ بل ندفن العلم و العرفان

یعنی ہم کسی انسان کو دفن نہین کر رہے هین بلکه

علم و عرفان کو دفن کر رہے هین ،،

آپ کو مہندیان کے قبرستان مین ، شاہ عبد الرحیم اور شاہ ولی الله کے پائنتی دفن کیا گیا ۔ شاہ عبد القادر کے مزار کے ساتھ ھی شاہ رفیع الدین کا مزار ھے ۔ شاہ عبد العزیز کا مزار شاہ ولی الله کے مزار سے مغرب کی جانب واقع ھے ۔[2] ،،

تصنیفی خدمات :

۱- اردو مین قرآن پاک کا ترجمه ۔[3] ،،

۲- تفسیر موضح قرآن (اردو) ۔[4] ،،

۳- تقریر الصلوٰۃ ۔[5] ،،

۱- ڈاکٹر ثریا ڈار ، شاہ عبد العزیز محدث دهلوی ، لاهور ۱۹۹۱ع ص ۱۵۷

۲- عبد الحی لکھنوی ، یاد ایام لاهور ، ۱۹۶۰ع ص ۳۴- ۳۵

۳- ترجمۂ قرآن زیر مطالعه

۴- شاہ عبد القادر تفسیر موضح قرآن لاهور ۱۹۷۱ع

۵- عبد الحی لکھنوی ، نزهته الخواطر ، جلد ۷ مذکورہ ص ۳۲۷

لیکن اُن کا سب سے بلند پایہ تصنیفی کارنامہ ، اُن کا ترجمۂ قرآن ہے۔ اس ترجمہ سے قبل انہون نے ایک خواب دیکھا تھا ،، کہ اُن پر قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ انہون نے اپنا خواب شاہ عبدالعزیز کے سامنے بیان کیا ۔ شاہ عبدالعزیز نے کہا ، بے شک ، یہ خواب صحیح ہے وحی کا سلسلہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو چکا ہے۔ لیکن اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالی آپ کو قرآن عزیز کی خدمت کی ایسی توفیق عطا فرمائیے گا ۔ جو اِس سے قبل کسی کے حصے مین نہین آئی ۔ چنانچہ اُن کے خواب کی تعبیر ترجمۂ قرآن کی صورت مین جلوہ گر ہوئی ۔[1] ،،

۱۔ عبدالحی لکھنوی ، نزھتہ الخواطر ، جلد ۷ مذکورہ ص ۳۲۷

بابِ سوّم

اردو زبان کا پہلا با محاورہ ترجمہ :

شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچے مین لکھا ہے :

"اول یہ کہ اس جگہ ترجمہ لفظ بلفظ ضرور نہین کیونکہ ترکیب ہندی ترکیب عربی سے بہت بعید ہے اگر بعینہ وہ ترکیب رہی تو معنی مفہوم نہ ہون ۔[1] "

شاہ صاحب نے درج بالا الفاظ مین عربی زبان کے جملے کی ترکیب اور اردو زبان کے جملے کی ترکیب مین پائی جانے والی مغائرت کی نشان دھی کی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عربی مین کہا جاتا ہے۔

كَتَبَ محمودٌ مَكتوباً الى اخيهِ

یعنی محمود نے اپنے بھائی کی طرف خط لکھا

عربی جملے مین پہلے فعل پھر فاعل بعد ازان مفحول آیا ہے۔ لیکن اردو مین پہلے فاعل پھر مفعول اور آخر مین فعل لایا جاتا ہے ۔ اسی طرح مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی ترکیب بھی عربی مین اردو کے برعکس ہے ۔ مثلاً

كتابُ زيدٍ (مرکب اضافی)

كتابٌ مفيدٌ (مرکب توصیفی)

گویا کہ عربی مین مضاف پہلے مضاف الیہ بعد مین اسی طرح موصوف پہلے

١۔ شاہ عبدالقادر ، مقدمہ ترجمہ قرآن ، نولکشور ، کانپور ، ۱۲۰۵ ص ۴

اسی طرح موصوف پہلے اور صفت موخر لائی جاتی ہے۔ لیکن اردو مین ترکیب بالکل الٹ ہوتی ہے۔ یعنی مضاف الیہ پہلے ، مضاف بعد مین اور صفت پہلے اور موصوف بعد مین لایا جاتا ہے مثلاً

زید کی کتاب (مرکب اضافی)

مفید کتاب (مرکب توصیفی)

شاہ عبدالقادر کے زمانے مین قرآنی الفاظ کی ترکیب کو نظر انداز کر کے ترجمہ کرنا بہت معیوب بلکہ گناہ خیال کیا جاتا تھا ۔1 ،،

ان کے بڑے بھائی شاہ رفیع الدین کا ترجمہ ان کے ترجمہ قرآن کے بعد منصۂ شہود پر آیا لیکن اسکے باوجود انہون نے ٹھیٹ لفظی ترجمہ کیا ۔ شاہ عبدالقادر نے بھانپ لیا تھا کہ لوگون کی دینی ضروریات کے لیے بامحاورہ ترجمہ ناگزیر ہے۔ لہذا انہون نے جرات مندی سے کام لیتے ہوئے قرآن عزیز کا پہلا بامحاورہ ترجمہ کر دیا ۔ یہ ترجمہ ما بعد کے اردو مترجمین قرآن کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوا اور بعد ازین بیسیوون بامحاورہ ترجمے معرض تحریر مین آئے۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا ۔ حامد حسن قادری نے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے تراجم کا جائزہ ان الفاظ مین پیش کیا ہے :

"(شاہ رفیع الدین کا) ترجمہ اس قدر لفظی اور بے محاورہ اور دشوار فہم ہے کہ ہمارے زمانے مین کیا ، اس زمانے مین بھی بول چال

۱۔ ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم قرآن حکیم کا اردو تراجم ، مذکورہ ص ۱۷۳

کی زبان ایسی نہ تھی ۔ لیکن اصل یہ ہے کہ عربی زبان کی وسعت و بلاغت اور قرآن مجید کی معجز نما عبارت ترجمہ کی گرفت مین نہین آ سکتی ، اور شاہ صاحب جیسے محتاط بزرگ کو آیت آیت اور لفظ لفظ پر یہ خیال تھا کہ ہماری طرف سے کوئی ایسی کمی و بیشی نہ ہو جائے جس سے مطلب کچھ سے کچھ ہو جائے ۔ اس لیے ان کے نزدیک بہترین صورت یہ تھی کہ ہر لفظ اور ہر حرف کا ترجمہ عربی کی ترتیب کے مطابق اسی موقع پر لکھ دیا جائے ۔ خواہ اردو عبارت و محاورہ کے خلاف ہو جائے ۔[1] "

(شاہ عبدالقادر کا) ترجمہ بھی سلیس و با محاورہ نہین ہے ۔ تاہم شاہ صاحب نے لفظ لفظ اور حرف حرف کا ترجمہ کرنے کے مقابلے مین ادائے مفہوم اور وضاحت مطلب کو زیادہ پیش نظر رکھا ہے ۔ اسلئے ان کا ترجمہ پہلے ترجمہ کی نسبت مختصر اور صاف ہو گیا ہے ۔[2] "

شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے تراجم کے بارے مین ڈاکٹر مولوی عبدالحق رقم طراز ہین :

" یون تو دونون ترجمے لفظی ہین لیکن شاہ رفیع الدین نے ترجمے مین عربی جملے کی ترکیب اور ساخت کی بہت زیادہ

١۔ حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، اردو مرکز گنپت روڈ لاہور ، ١٩٦٦ء ص ٦٣

٢۔ ایضاً ص ٦٦

پابندی کی ہے ایک حرف ادھر سے ادھر ہونے نہین پایا ہر عربی لفظ بلکہ ہر حرف کا ترجمہ خواہ اردو زبان کے محاورے مین کھپے یا نہ کھپے انہین کرنا ضروری ہے۔ شاہ عبدالقادر کے ترجمے مین اس قدر لفظی پابندی نہین کی گئی ہے۔ بلکہ وہ مفہوم کی صحت اور اصل لفظ کے حسن کو برقرار رکھنے کے علاوہ اردو زبان کے روز مرے اور محاورے کا بھی خیال رکھتے ہین ۔[۱] ،،

اسی ضمن مین ڈاکٹر سید حمید شطاری تحریر کرتے ہین :

" شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے ترجمے لفظی ہین ،شاہ رفیع الدین کے پاس آیتون کی نحوی ترکیب اور ساخت کی زیادہ پابندی کی گئی ہے۔ اور شاہ عبدالقادر کے پاس ان باتون کی اس قدر پابندی نہین ۔[۲] ،،

مولانا حامد حسن قادری ، ڈاکٹر مولوی عبدالحق اور ڈاکٹر سید حمید شطاری کی آراء سے ظاہر ہوتا ہے کہ :

ا- شاہ رفیع الدین کا ترجمہ قرآن ٹھیٹ لفظی ترجمہ ہے جس مین ترتیب الفاظ قرآن کا سختی سے لحاظ کیا گیا ہے اور اردو محاورے کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

ب- شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن مین ترتیب الفاظ قرآن کا پاس بھی موجود ہے لیکن ساتھ ہی اردو کے محاورے کو درخور اعتنا سمجھا گیا ہے۔

۱- مولوی عبدالحق ،قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۳

۲- ڈاکٹر حمید شطاری قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر ،مذکورہ ص ۱۵۹

مولوی نذیر احمد خود بھی مترجم قرآن ھین ان کی رائے اس ضمن مین کچھ مختلف ھےوہ لکھتے ھین :-

" مولانا شاہ عبدالقادر اور مولانا شاہ رفیع الدین کے ترجمے زبان کے پرانے ھونے کی وجہ سے ایسے اکھڑے اکھڑے نہین معلوم ھوتے جیسے بے ترتیبئ الفاظ کی وجہ سے۔ یہ نہین کہ ان بزرگون کو بے ترتیبئ الفاظ کا علم نہین ھوا یا ان کے وقت مین ایسی بے ترتیب ارد و فصیح سمجھی جاتی تھی۔ نہین یہ لوگ بجائےخود ارد و کے لیے سند تھے مگر بات یہ ھے کہ ایک طرف ترتیب الفاظ قرآن کا پاس اور دوسری طرف ارد و کی فصاحت ۔ ان کی دینداری نے اجازت نہ دی کہ ترتیب الفاظ قرآن کے مقابلے مین ارد و کی فصاحت کا پاس کرین ۔[1] ''

مولوی نذیر احمد کو تسامح ھوا ھے۔ انہون نے ھر دو تراجم کو ترازو کے ایک ھی پلڑے مین رکھا ھے اور دونون کے بارے مین ایک ھی رائے کا اظہار کیا ھے۔ ان کے نزدیک بے ترتیبی الفاظ کا عیب دونون ترجمون مین یکسان طور پر پایا جاتا ھے۔ حالانکہ حقیقت اسکے برعکس ھے۔ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ ٹھیٹ لفظی ترجمہ ھے۔ لہذا اس مین بے ترتیبی الفاظ کا سقم موجود ھے لیکن شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمہ قرآن مین ترتیب الفاظ قرآن کے ساتھ ساتھ ارد و زبان کے محاورے کا بھی خاص خیال رکھا ھے۔

۱- محمد یحیی تنہا ، سیر المصنفین ، جلد اول ، لاھور ۱۹۲۸ء ص ۱۰۷

لہذا ان کے ھان "" بے ترتیبیٔ الفاظ ،، ایسی کھٹکنے والی چیز نہین -
اس خصوص مین شیخ الهند مولانا محمود الحسن دیوبندی کا تبصرہ بڑا متوازن نہایت وقیع اور پراز معلومات ھے- وہ رقم طراز ھین :

" حضرت شاہ صاحب (شاہ عبدالقادر) ترتیب قرآنی کا بہت خیال رکھتے ھین اور اصل اور ترجمہ کی مطابقت مین بہت زیادہ سعی فرماتے ھین مگر چونکہ ترجمہ بامحاورہ کا التزام کیا ھے اس لیے بضرورتِ توضیح و تسہیل بعض مواقع مین تقدیم و تاخیر لازم ھے- مگر جیسا کہ آٹے مین نمک - یہ نہین کہ آخر کا ترجمہ اول اور اول کا آخر ہو جائے- الغرض فصلِ بعید سے احتراز رکھتے ھین الا ماشاء اللہ کسی خاص ضرورت کے وقت مین دو تین کلمون کا فصل ھو جائے اور وہ بھی النادر کالمعدوم - عربی زبان مین مضاف کو مقدم ذکر کرتے ھین اور اردو کا محاورہ یہ ھے کہ مضاف الیہ کو مقدم کرتے ھین - وہ " غلامُ زیدٍ ،، کہتے ھین تو ان کے محاورہ میں زید کا غلام ،، کہین گے - سو ترتیب تو بدل گئی - مگر دونون کلمے متصل ھی رھے فاصلہ اور فرق کچھ نہین ھوا - اس لئے حاجت کے وقت یہ تغیر کچھ تغیر نہین سمجھا جاتا - اس قسم کی مثالین شاہ صاحب کے ترجمہ مین کثرت سے ملین گی - مثلاً "عَلٰی قُلوبِہم وَعلٰی سَمعِہم وَعلٰی اَبصارِہم ،، کا ترجمہ بامحاورہ

کرین گے تو (ان کے دل پر اور ان کے کان پر اور ان کی آنکھون

پر) کیا جائے گا اور ترجمہ تحت لفظی مین (اوپر دلون ان کے کے

اور اوپر کانون ان کے/ اور اوپر آنکھون ان کی کے) کہنا پڑے گا ۔ مگر سب

جانتے ہین کہ ایسے اختلاف جتنے بھی ہون ان مین کوئی حرج نہین

بلکہ ضروری ہین ۔ بامحاورہ ترجمہ کرنے والے کو اس سے مفر نہین

لیکن شاہ صاحب کی احتیاط قابل تحسین اور لائق قدر ہے کہ اس .

پر بھی ہر جگہ مضاف الیہ کو مقدم نہین کرتے بلکہ جہان ترجمہ مین

ذرا گنجائش مل جاتی ہے وہان اتنے قلیل تغیر کو بھی پسند نہین کرتے

ترتیب قرآنی ہی کو اختیار کرتے ہین ۔ دیکھو ،، الحمد لِلّٰہِ ربّ العٰلمین "

مین چونکہ "" رب العٰلمین ،، مین مضاف مضاف الیہ مل کر صفت واقع

ہوئے ہین اس کے ترجمہ مین یہ گنجائش نکل آئی کہ ترجمہ محاورہ کے

خلاف بھی نہ ہو اور کلامِ الٰہی کی ترتیب بھی باقی رہے ۔ اسلئے

"" ربّ العٰلمین ،، کا ترجمہ اصل ترتیب پر رکھا اور "مالک یوم الدین "

بھی صفت واقع ہوا ہے ۔ مگر اس مین دو اضافتین مجتمع ہین اول

اضافت مین اصل ترتیب باقی رکھنے کی گنجائش ہے ۔ دوسری

اضافت مین نہین ۔ اس لئے ترجمہ مین "" مالک ،، کا ترجمہ اصل

کے موافق مقدم رکھا اور "" یوم کے ترجمہ کو محاورۂ اردو کے موافق

"" دین" سے موخر کردیا ۔ چنانچہ سب پر ظاہر ہے اس مین

کسی کو تردّد نہین صرف توضیح اور تسہیل کی غرض سے ہم نے عرض کر دیا لیکن بعض مقامات ایسے بھی ہین کہ وھان محاورہ ارد و کے ساتھ ترتیب قرآنی کا لحاظ دشوار ھے۔ حضرت شاہ صاحب ان مقامات مین بھی اپنی غائر اور باریک بین نظر سے ایسا اسلوب اختیار کرتے ھین کہ محاورہ کی پابندی کے ساتھ ترتیب بھی باقی رھے یا فرق آئے تو خفیف و لطیف ، بعینہٖ یہی حال ھے فعل اورفاعل اور مفعول اور جمیع متعلقات فعل کا اور صفت موصوف ، حال ، تمیز وغیرہ کا کہ اکثر مواقع مین ترتیب کی موافقت فرماتے ھین اور بہت سے مواقع مین اسی تغیر لطیف مذ کورہ بالا سے کام لیتے ھین ۔

اور سنئے حروف روابط جن کو حروف جر بھی کہتے ھین جیسے ل ، ب ، علٰی ، الٰی ، من ، عن ، فی بہت کثرت سے مستعمل ھین ۔ مگر کلامِ عرب مین یہ حروف ھمیشہ اپنے معمول پر مقدم ھوتے ھین اور ھمارے محاورہ مین علی العموم مؤخر بولے جاتے ھین ۔ مگر شاذ و نادر ۔ لیکن ان مین بعض تو ایسے ھین کہ ان کا مؤخر ھونا ضروری ھے ۔ ھماری زبان مین ان کو مقدم لانے کی کوئی صورت ھی نہین جیسے من اور عن سب کو معلوم ھے کہ مما رزقنٰھم کے ترجمہ مین ارد و زبان کے اندر ممکن نہین کہ من کا ترجمہ مقدم ھو سکے ۔ اور ترتیب قرآنی کی موافقت کی جا

سکے ایسے ہی لا تجزی نفس عن نفس کے ترجمہ مین کوئی صورت نہین کہ عن کا ترجمہ نفس کے ترجمہ سے مقدم ہو سکے ۔ اسی وجہ سے تحت الفظی ترجمہ مین بھی یہ تغیر گوارا کرنا ہوتا ہے اور اس مین کسی کو تأمل نہین ہو سکتا اور بعض ایسے ہین کہ ان کو مقدم کرنا تو درست ہے مگر محاورہ کے خلاف ہے سو تحت لفظی ترجمہ مین ان کو نظم قرآنی کے موافق مقدم لا سکتے ہین ۔ مگر بامحاورہ ترجمہ کے لیے ان کو بھی مؤخر کرنا ضرور ہو گا ۔ جیسے علیٰ ، اِلیٰ وغیرہ حروف مذکورہ دیکھئے " خَتَمَ اللهُ عَلیٰ قُلوبِھم ،، کے تحت لفظی ترجمہ مین (مُہر کردی الله نے اوپر دلون ان کے کے) کہنا مناسب ہو گا اور بامحاورہ ترجمہ مین (مہر کردی الله نے ان کے دلون پر) کہنا ٹھیک سمجھا جائیگا ۔ پہلی صورت مین لفظ علیٰ اپنی اصلی ترتیب پر رہا ۔ دوسری صورت مین تھوڑا سا بقدر ضرورت اپنی جگہ سے ہٹ گیا ۔ اسی پر دیگر حروف کو قیاس فرما لیجیئے ۔ سو اول تو یہ حروف فی نفسہٖ غیر مستقل اور دوسرون کے تابع ہین ان کا تقدّم تأخر چندان قابل اعتبار نہین ۔ دوسرے بے وجہ نہین بلکہ ضرورت اور حاجت اور نفع کی وجہ سے کرنا ہوا ۔ تیسرے

اتنا لطیف و خفیف که ترجمه تحت لفظی مین بهی بعض
مواقع مین قابل قبول اور ضروری سمجها جاتا هے۔ ان سب
کے بعد پهر وهی بات هے جو پہلے عرض کر چکا هون یعنی
جهان کچه گنجائش نکل آتی هے وهان حضرت شاه صاحب
علیه الرحمته اس خفیف قابل قبول تغیر کو بهی چهوڑ کر
اصلی ترتیب کو قائم رکهتے هین اورایسا ترجمه کرتے هین جو
ترتیب قرآنی کی پابندی کے ساته محاوره کے بهی مخالف نه
هونے پائے اس کی مثالین حروفِ مذکوره کے متعلق جگه جگه
موجود هین ۔ مثلاً "الا علی الخاشعین ،، کا ترجمه یه فرمایا
هے (مگر انهی پر جن کے دل پگهلے هین) یعنی الله سے
ڈرتے هین اور عاجزی کرتے هین ۔ دیکه لیجیئے لفظ علی کے
ترجمه کو مقدم رکها خاشعین پر اور محاوره کے مخالف بهی
نهین هوا ۔[۱] ،،

مولانا محمود الحسن دیوبندی نے ،شاه عبدالقادر کے ترجمه قرآن سے متعلق یه تبصره ۱۳۳٦ھ / ۱۹۱۷ء کے لگ بهگ سپرد قلم کیا ۔ یه تبصره انهون نے اپنے کئے گئے ترجمه قرآن کے دیباچے مین شامل کیا هے ۔ اس ماهرانه اور عالمانه تبصرے سے درج ذیل نتائج برآمد هوتے هین ۔

۱۔مولانا محمود الحسن دیوبندی ،مقدمۂ ترجمۂ قرآن ،مدینهٔ منوره ۱۴۰۹ھ ص ۳ تا ٦

۱-   مولانا محمود الحسن نے شاہ صاحب کے ترجمہ قرآن کی درج ذیل خصوصیات پر بہت زور دیا ہے۔

ا-   ترتیب الفاظ قرآن کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔

ب-   ترجمہ بنیادی طور پر بامحاورہ ہے

ج -   فصل بعید ،، سے احتراز کیا گیا ہے۔

د -   بقدر ضرورت ارد و محاورے کو اپنایا گیا ہے۔

۲-   اس تبصرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے مین تحت اللفظ ترجمہ نہایت ضروری خیال کیا جاتا تھا ۔

۳-   ترتیب الفاظ قرآن کو بدلنا بہت معیوب بلکہ گناہ خیال کیا جاتا تھا ۔

۴-   شاہ عبدالقادر کی جرأت قابل قدر ہے کہ انہون نے سب سے پہلے بامحاورہ ترجمے کی بنیاد رکھی ۔

۵-   شاہ عبدالقادر کا ترجمہ پہلا با محاورہ ترجمہ ہونے کی بناء پر ترتیب الفاظ قرآن سے کافی قریب ہے یا بالفاظ دیگر شاہ صاحب کو اپنے با محاورہ ترجمہ قرآن مین بھی ترتیب الفاظ قرآن کے حتی الوسع قریب رہنا پڑا ۔

فصل دوم

ترجمہ کے مآخذ :

اردو کے ابتدائی مترجمین قرآن کے سامنے قرآن پاک کے فارسی تراجم بطور نمونہ موجود تھے۔ علمائے برصغیر کے فارسی تراجم و تفاسیر کا تعارف پیش کیا جا چکا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ ایران اور وسط ایشیاء کے بعض علماء کی فارسی تفاسیر اور تراجم بھی مورد استفادہ رہے۔ ان مین سب سے قدیم ترجمہ اور تفسیر ، ابو نصر احمد بن الحسن بن احمد بن سلیمان درواز‌قی (م ۵۴۹ ھ) کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ تفسیر زاہدی کے نام سے معروف ہے اسکے بارے مین سید سلیمان ندوی رقم طراز ہین :

" ہندوستان کے قرونِ وسطیٰ مین امام زاہدی کی تفسیر کے ترجمہ نے سب سے زیادہ ہر دل عزیزی حاصل کی اس کے قلمی نسخے اب بھی ملتے ہین ۔[1] "

تفسیر زاہدی کا نمونۂ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

آیت : خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِہم وَعلٰی سَمعِہِم وَعلٰی اَبصارِہم غِشاوَۃٌ وَلَہُم عذابٌ عَظِیمٌ ۔[2] "

۱۔ محمد زاہد الحسنی ،تذکرہ المفسرین ، اٹک ۱۴۰۱ھ ص ۹۹ ، ۱۰۰

۲۔ سورۃ البقرہ آیت ۷

ترجمه : مهر نهاد خدای عزوجل بر دل هائے شان و بر گوش هائے
شان و بر چشم هائے شان پوشش است و مر ایشان راست
عذاب بزرگ ـ۱ـ "

اسی طرح سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) کا فارسی ترجمہ قرآن جو شیخ سعدی شیرازی (م ۶۹۱ ھ) سے منسوب ہوتا رہا ـ بھی لائق استفادہ رہا ـ۲ـ "

نمونہ ترجمہ : سورہ اخلاص کا ترجمہ

بگوای محمد اوست خدای یگانه که بےنیاز است از همه
نزاد کسی را و نه زاده شد از کسی و نیست مراُو را همتائی
ہیچ یکی ـ۳ـ "

علاوہ ازین تفسیر حسینی ، جو مولانا حسین بن علی واعظ کاشفی (م ۹۰۶ھ) کی کاوش ہے ، برصغیر مین مقبول عام تفسیر رہی ہے ۔ اس تفسیر کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اسکے ترجمے اردو اور پشتو مین سپرد قلم ہوئے اور پھر زیور طبع سے آراستہ ہوئے ۔ تفسیر حسینی کے چند تراجم کی تفصیل حسب ذیل ہے ـ

۱ـ ابو نصر احمد درواز قی ، تفسیر زاهدی ، نسخه خطی ، کتابخانه نمبر ۶۰۱ مخزونه کتابخانه مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ، ص

۲ـ محمد زاهد الحسینی ، تذکرہ المفسرین ، مذکورہ ص ۱۳۵

۳ـ شیخ سعدی ، ترجمہ قرآن ، مطبع الوری ، آگرہ ۱۳۱۵ھ ص ۱۳۶۲

ا۔ مولانا فخرالدین لکھنوی نے تفسیر حسینی کا ترجمہ تفسیر قادری کے نام سے گیا۔ یہ ترجمہ ۲ جلدون مین مطبع نول کشور سے طبع ھوا ۔۱ ''

ب۔ ایک ترجمہ عبدالرحمن بخاری نے تفسیر سعیدی کے نام سے کیا جو لکھنو سے ۱۹۳۰ء مین شائع ھوا ۔۲ ''

ج ۔ تفسیر حسینی کا پشتو ترجمہ ،دوست محمد خان خٹک نے تفسیر بدر منیر کے نام سے کیا ۔۳ ،،

تفسیر حسینی مین سے سورۃ الناس کا ترجمہ درج ذیل ھے ۔۴ ،،

" بگو پناہ می گیرم بپروردگار آدمیان ۔ پادشاہ مردمان
معبود بنی آدم ۔ از شرّ وسوسہ کنندہ نہان شوندہ ۔
ھر آن کس کہ وسوسہ می کند در سینہ ھای مردمان ۔ از
جنیان وآدمیان ۔۵ ،،

لیکن ترجمہ شاہ عبدالقادر کا سب سے بڑا ماخذ ،محرک اور نمونہ ان کے والد گرامی کا فارسی ترجمہ قرآن تھا ۔ اس ضمن مین نواب صدیق حسن خان قنوجی رقم

۱۔ جمیل نقوی ، اردو تفاسیر ، اسلام آباد ص ۵۴ .

۲۔ ایضاً ص ۴۹،

۳۔ ایضاً ص ۱۳۴.

۴۔ القرآن سورہ ۱۱۴

۵۔ حسین بن علی کاشفی تفسیر حسینی ،جلد دوم نولکشور لکھنو ۱۲۹۰ھ ص ۴۷۹

طراز هین :-

" فتح الرحمن ترجمه فارسی ،والد خود را در زبان اردو برده
خیلی خوش محاوره و مفید خاص و عام واقع شده -[1] "

یعنی اپنے والد ماجد کے فارسی ترجمۂ قرآن ،فتح الرحمن کو اردو زبان کے لہجۂ عوام مین ڈھالا جو مقبول خاص عام ہوا -

مولانا فقیر محمد جہلمی کا بھی یہی خیال ہے :

" اپنے والد ماجد کی تفسیر فتح الرحمن کا جو فارسی مین ہے
نہایت فصاحت و بلاغت سے اردو مین موضح القرآن نام سے
ترجمہ کیا جو مطبوع انام ہوا -[2] "

دونون تراجم کے تقابلی مطالعہ سے ،مترشح ہوتا ہے کہ شاہ عبدالقادر نے اپنے والد محترم کے فارسی ترجمہ قرآن سے استفادہ کیا ہے - سطور ذیل مین ہر دو تراجم کا نمونہ بالمقابل پیش کیا جاتا ہے

مثال نمبر۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵ ، ۲۶ کا ترجمہ

ترجمہ شاہ ولی اللہ	ترجمہ شاہ عبدالقادر
وبشارت دہ آن کسان را کہ ایمان	اور خوشی سنا ان کو جو یقین
آوردہ اند و کردند کارہائے شائستہ	لائے اور کام نیک کیے کہ ان کو
بآن کہ ایشان راست بوستان ہای	ہین باغ بہتی نیچے ان کے ندیان

۱- صدیق حسن خان ،اکسیر فی اصول التفسیر کانپور ۱۸۸۲ ص ۱۰۶

۲- مولوی فقیر محمد جہلمی ، حدائق الحنفیہ ،لاہور تاریخ ندارد ص ۴۸۸

رود زیر آن جو یها ، هر گاه داده	جس بار ملے ان کو وهان
شوند ازآنجا روزی از قسم میوه	کا میوه کهانے کو
گویند این همان ست که داده	کهین یه وهی هے جو ملا تها
شده بودیم پیش ازین و آورده	هم کو آگے اور ان پاس
بایشان آن روزی مانند یکدیگر	وه آوے گا ایک طرح کا - اور ان
وایشان راست در آنجا زنان	کو هین وهان عورتین ستهری
پاک کرده شده وایشان در آنجا	اور ان کو وهان همیشه رهنا
جاویدند - هر آئینه خدا شرم ندارد	الله کچه شرماتا نهین ، که بیان
ازآنکه بزند داستان پشه و	کرے کوئی مثال ایک مچهر
بالا تر ازان - اما آنان که ایمان	یا اسن سے اوپر - پهر جو یقین رکهتے
آورده اند می دانند که این داستان	هین سو جانتے هین که وه ٹهیک هے
راست ست از پروردگار ایشان	ان کے رب کا کها اور جو منکر هین
واما آنان که کافرند می گویند	سو کهتے هین که کیا غرض تهی
چه چیز خواسته است خدا باین داستان	الله کو اس مثال سے ؟
خدا گمراه می کند بسبب وی	گمراه کرتا هے اس سے بهتیرے
بسیاری را و هدایت می کند	اور راه پر لاتا هے اس سے بهتیرے
بسبب وی بسیاری را و گمراه	اور گمراه کرتا هے انهین

نمی کند بوی مگر بدکاران را	جو بے حکم هین

مثال نمبر۲ : ترجمه سورة النباء آیت ۱ تا ۱۷

==============================

از چه چیز کافران بایک دیگر	کیا بات پوچھتے هین لوگ آپس
سوال می کنند آری سوال می کنند	مین وه بڑی خبر
ازخبری بزرگ که ایشان	جس مین وه کئی طرف هو
دران خلاف دارند - نی - نی	رهے هین - یون نهین اب جان
خواهند دانست باز می گوئیم	لین گے پھر بھی یون نهین اب
نی نی خواهند دانست آیا	جان لین گے - هم نے
نساخته ایم زمین را	نهین بنائی زمین
فرشی و نساخته ایم کوه هارا	بچھونا اور پهاڑ
میخ هاو آفریدیم شمارا	مینخین ؟ اور تم کو بنایا جوڑے
نرومادهٔ و ساختیم خواب	جوڑے اور بنائی نیند تمهاری
شمارا راحتی و ساختیم	دفع ماندگی اور بنائی
شب را پرده و ساختیم	رات اوڑهنا اور بنایا
روز را وقت طلب معیشت	دن روزگار کو اور چنی

و بنا کردیم بالائی شما هفت	تم سے اوپر سات چنائی مضبوط
آسمان محکم و آفریدیم چراغی	اور بنایا ایک چراغ چمکتا
درخشنده و فرود آوردیم	اور اتارا نچڑتی بدلیون سے
از ابرها آب ریزان تا	پانی کا ریلا کہ نکالین اس سے
برآریم بسبب آن آب دانه	اناج اور سبزہ اور باغ
و گیاه را و بوستان هائے	پتون مین لپٹ رہے
درهم پیچیده را هر آئینه	بے شک دن فیصلے کا ہے
روز فیصل کردن هست	ایک وقت ٹھہر رہا
وقت معین	

درج بالا سطور مین شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر کے تراجم قرآن سے دو دو اقتباسات بطور موازنہ پیش کئے گئے ہین ۔ مندرجہ صدر اقتباسات کا بغور جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ ہر دو تراجم کے اکثر الفاظ و تراکیب مین گہری مشابہت پائی جاتی ہے ۔

مثلاً :

الفاظ و تراکیب از ترجمه شاہ ولی اللہ	الفاظ و تراکیب از ترجمه شاہ عبدالقادر
کارهائے شائسته	نیک کام

جوی ها	ندیان
میوه	میوه
زنان پاک کرده شده	عورتین ستھری
خبری بزرگ	بڑی خبر
میخ ها	میخین
چراغ درخشنده	چراغ چمکتا
ابرهائے آب ریزان آب ریزان روز فیصل	نچڑتی بدلیان پانی کا ریلا دن فیصلے کا

قرآن پاک کے لفظ انہار ،، کا ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب نے "" جوی ها ،، کیا ھےاور جوی کا ترجمہ اردو مین ندی کیا جاتا ھے۔ لہذا شاہ عبدالقادر نے انہار کا ترجمہ ندیان کردیا ۔ حالانکہ "" انہار ،، نہر کی جمع ھے اور یہ اردو مین مستعمل ھےاور اردو مترجمین قرآن نے انہار کا ترجمہ نہرین ھی کیا ھے ۔ اسی طرح قرآنی لفظ "" ثمرة ،،، کا ترجمہ شاہ ولی‌اللہ صاحب نے "" میوہ ،، کیا ھے ۔ ادھر شاہ عبدالقادر نے اسی لفظ (میوہ) کو اپنے ترجمے مین جون کا تون لےلیا ھے ۔ حالانکہ میوہ سےپھل اب زیادہ رائج لفظ ھے۔ اسی طرح اول الذکر ترجمے کےلفظ میخ ها ،، کو ثانی الذکر ترجمے مین میخین لکھدیا گیا ھے ۔

لیکن بعض الفاظ و تراکیب کےترجمے مین شاہ عبدالقادر اپنے والد ماجد کے

ترجمے سے ہٹ کر چلے ہین - مثلاً

الفاظ و تراکیب از ترجمہ شاہ ولی اللہ	الفاظ و تراکیب از ترجمہ شاہ عبدالقادر
داستان	مثال
فرش	بچھونا
نرو مادہ	جوڑے جوڑے
راحت	دفع ماندگی

قرآن پاک کے لفظ "" مثلاً ،، کا ترجمہ شاہ ولی اللہ نے داستان کیا ہے- لیکن شاہ عبدالقادر نے اسکے لئے اصل عربی لفظ مثال کو بہتر سمجھا ہے ،

- اسی طرح "" فراشا ،، کا ترجمہ فارسی ترجمہ مین فرش کیا گیا ہے- لیکن شاہ عبدالقادر نے اسکے لئے " بچھونا ،، کا لفظ استعمال کیا ہے

الغرض شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمہ قرآن مین اپنے والد صاحب کے فارسی ترجمہ قرآن کو مشعل راہ ضرور بنایا ہے- اور اس سے بھر پور استفادہ بھی کیا ہے- لیکن یہ کہنا کہ انہون نے اپنے والد کے ترجمے کا ترجمہ کیا ہے درست نہین ہے- حقیقت یہ ہے کہ انہون نے ترجمہ قرآن پاک کا کیا ہے اور اپنے والد صاحب کے ترجمے سے استفادہ ضرور کیا ہے-

==============

فصل سوم

اسلوب بیان

سادگی و بے تکلفی :

مترجم کے پیش نظر عامۃ الناس کی دینی ضروریات ہین ۔ ان کا مقصد وحید قرآن پاک کے مطالب و مفاہیم کا ابلاغ اور تفہیم ہے ۔ حصول مطلب کے لیے انہون نے آسان پیرائیہ اظہار اپنایا ہے ۔ وہ آسان اور عام فہم الفاظ لانے کے لیے کوشان رہتے ہین انہون نے ہندی الفاظ بھی استعمال کئے ہین جو آج کل کچھ ثقیل اور اجنبی سے محسوس ہوتے ہین ۔ لیکن در حقیقت یہ الفاظ اس زمانے کی عوامی زبان کا حصہ تھے ۔ اس کے باوجود ان الفاظ کا استعمال ایسا بر محل اور موزون ہے ۔ کہ ذوق سلیم پر گران نہین گزرتا ۔

مثال : سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کا ترجمہ : (۱)

"اس کتاب مین کچھ شک نہین راہ بتاتی ہے ڈر والون کو
جو یقین کرتے ہین بن دیکھا ۔ اور درست کرتے ہین نماز اور
ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین ۔ اور جو یقین کرتے ہین جو کچھ
اترا تجھ پر ، اور جو اُترا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقین

۱- القرآن سورہ ۲

جانتے ھین ۔ انھون نے پائی ھے راہ اپنے رب کی اور وھی
مراد کو پہنچے اور وہ جو منکر ھوئے برابر ھے تو ان کو ڈراوے
یا نہ ڈراوے وہ نہ مانین گے ۔۱۔ ،،

مثال سورۃ الھمزہ کا ترجمہ : ۔۲۔ ،،

خرابی ھے ھر طعنے دیتے عیب چنتے کی ۔ جس نے سمیٹا
مال اور گن گن کر رکھا ۔ خیال رکھتا ھے کہ اس کا مال سدا
رھے گا ۔ اس کے ساتھ کوئی نہین اس کو پھینکنا ھے اس روندنے
والی مین اور تو نے کیا بوجھا ؟ کون ھے وہ روندنے والی آگ ھے
اللہ کی سلگائی ۔ وہ جو جھانک لیتی ھے دل ۔۳۔ ،،

بامحاورہ ترجمہ :

شاہ عبدالقادر کا ترجمۂ قرآن ،اُردو زبان کا پہلا بامحاورہ ترجمہ ھے اگرچہ انھون نے ترتیب الفاظ قرآن کا پاس بھی کیا ھے لیکن اسکے ساتھ ھی اردو روزمرہ اور محاورے کو نبھانے کی کوشش کی ھے ۔ دراصل یہی ان کا کمال ھے ۔

مثال : وَاِذ قُلنَا ادخُلوا ھٰذِہِ القریۃ فَکلوا مِنھَا حَیثُ شئتم

۱۔ شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن مجید ،مذکورہ ص ۳ ، ۴

۲۔ القرآن سورہ ۱۰۴

۳۔ شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ٦٢٨

رَغداً وادخلوا الباب سُجداً وَ قُولوا حِطَّةٌ نَغفِر لَکُم خَطٰیکُم

وَ سَنَزِیدُ المحسنین ۔ فَبدَّل الذِین ظَلمُوا قولاً غیرالذِی

قِیلَ لَھُم فَانزلنا علیَ الذِین ظَلمُوا رجزاً مِن السّما ءِ بِما

کانوا یَفسقُون ۔[1] ،،

ترجمہ : اور جب کہا ہم نے داخل ہو اس شہر مین ، اور کھاتے

پھرو اس مین جہان چاہو محظوظ ہو کر ، اور داخل

ہو دروازون مین سجدہ کر کر ، اور کہو گناہ اترین ، تو

بخشین ہم تم کو تقصیرین تمہاری اور زیادہ بھی دین گے

نیکی والون کو۔ پھر بدل لی بےانصافون نے بات ، سوا اس

کے جو کہہ دی تھی ان کو ، پھر اتارا ہم نے بےانصافون

پر عذاب آسمان سے ، ان کی بےحکمی پر ۔[2] ،،

مثال : سورۃ النصر کا ترجمہ : [3]

اِذا جَاءَ نصرُ اللّٰہِ وَالفَتحُ ۔ وَرَاَیتَ النَّاسَ یَدخُلُونَ فِی

دِینِ اللّٰہِ اَفواجاً ۔ فَسَبِّح بِحمدِ رَبِّکَ وَاستَغفِرہُ اِنَّہٗ کَانَ

تَوّاباً ۔

۱۔ البقرہ آیت ۵۸ ، ۵۹

۲۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۹

۳۔ القرآن سورہ ۱۱۰

ترجمہ : جب پہنچ چکی مدد اللہ کی ، اور فیصلہ ۔ اور تو نے
دیکھے لوگ پیٹھتے اللہ کے دین مین فوج فوج ۔ اب
پاکی بول اپنے رب کی ، خوبیان/اور گناہ بخشوا اُس سے
بے شک وہ معاف کرنے والا ہے ۔[۱] ،،

موزون الفاظ کا انتخاب :

شاہ عبدالقادر موزون ترین الفاظ مین ترجمہ کرنے کی کوشش کرتے ہین اسی لئے وہ ایک ہی عربی لفظ کا ترجمہ مختلف مقامات پر مختلف الفاظ مین کرتے ہین ۔ ان کے ترجمے کی اسی خصوصیت کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ الہند مولانا محمود الحسن رقم طراز ہین :

" بسا اوقات ایک لفظ کا ترجمہ ایک جگہ کچھ فرماتے ہین اور دوسری جگہ کچھ اور حالانکہ معنی لغوی اس لفظ کے ایک ہی ہین مگر ہر مقام کے مناسب جدے جدے عنوان سے بیان فرماتے ہین جس سے قرآن کی غرض اور مراد سمجھنے مین بڑی مدد ملتی ہے ۔[۲] ،،

مثال : زعیم کا لفظ قرآن پاک مین دو جگہ وارد ہوا ہے ۔ شاہ صاحب نے ترجمہ کے وقت مفہوم کے مطابق معانی مین تفریق کی ہے ۔

---

۱ ۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ، ص ۶۳۰

۲ ۔ مولانا محمود الحسن دیوبندی ، مقدمہ ترجمہ قرآن ، مذکورہ ، ص ۵

۱- قَالُوا نَفقِدُ صُوَاعَ المَلِکِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیرٍ وَ اَنَا بِهٖ زَعِیم [1] - ،،

ترجمہ: بولے ، ہم نہین پاتے بادشاہ کا ماپ ، اور جو کوئی وہ لاوے، اس کو ایک بوجھ اونٹ کا ، اور مین ہون اس کا ضامن - [2] ،،

ب- سَلْهُمْ اَیُّهُم بِذٰلِکَ زَعِیم - [3] ،،

ترجمہ: پوچھ ان سے ، کونسا ان مین اس کا ذمہ لیتا ہے - [4] "

اول الذکر آیت کا مفہوم واضح ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی غلہ لے کر واپس جا رہے ہو تے ہین تو انہین ایک محافظ عقب سے بلاتا ہے اور بتاتا ہے کہ شاہی پیمانہ گم ہو گیا ہے- جو شخص وہ پیمانہ لا کر دے گا اسے ایک اونٹ کا بوجھ غلہ بطور انعام دیا جائے گا - اور مین اس انعام کا ضامن ہون -

ثانی الذکر آیت مین بتایا گیا ہے کہ کفار مکہ نے غرور و تکبر سے یہ سمجھ رکھا تھا کہ قیامت کے دن اگر مسلمانون پر انعام و اکرام ہوا تو ہم بھی محروم نہین رہین گے اس آیت مین ان سے استفسار کیا جا رہا ہے کہ جو شخص ان مین سے ایسا دعویٰ کرے اور اس دعوے کو ثابت کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے- اسے کہو کہ ثبوت فراہم کرے-

---

۱- سورہ یوسف آیت ۷۲

۲- شاہ عبدالقادر ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۲۲۲

۳- القلم آیت ۴۰

۴- شاہ عبدالقادر، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ، ص ۵۸۷

دونون آیتون مین مفہوم کے اختلاف کی وجہ سے " ضامن " اور " ذمہ لینا " کا فرق بالکل ظاہر ہے۔

مثال : " قربانا " کا لفظ قرآن پاک مین دو جگہ آیا ہے ۔ شاہ صاحب نے دونون جگہ پر الگ الگ معانی تحریر کیے ہین ۔

۱۔ وَاتل عَلَیھم نَبَا ابنَی اٰدَمَ بِالحَقّ اِذْ قَرَّبا قُربَانا فَتُقُبِّلَ من اَحَدِ ھِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الاٰخر ۔ قَالَ لَاَ قتُلَنَّکَ ۔ قَالَ اِنَّمَا یَتقَبَّلُ اللّٰه مِنَ المُتقِین ۔۱ "

ترجمہ : اور سنا ان کو احوال ، تحقیق آدم کے دو بیٹون کا ، جب نیاز کی دونو ن نے کچھ نیاز ، پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے ، کہا مین تجھ کو مار ڈالون گا ۔ وہ بولا کہ اللہ قبول کرتا ہے سوادب والون سے ۔۲ "

ب ۔ فَلَوْلَا نَصَرَھُمُ الذِینَ اتّخذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ قُربَانا اٰلِھَةً بَل ضَلُّوا عَنھُم وَذٰلِکَ اِفکھُم وَمَا کَانوا یَفتَرُوْنَ ۔۳ "

ترجمہ : پھر کیون نہ مدد پہنچے ان کی جن کو پکڑا تھا اللہ سے ورے درجہ پانے کو پوجنا ؟ کوئی نہین ، گم ہوئے ان سے اور یہی جھوٹ تھا ان کا اور جو باندھتے تھے ۔۴ "

۱۔ المائدہ آیت ۲۷
۲۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۱۸۲
۳۔ سورۃ الاحقاف آیت ۲۸
۴۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۵۲۰

اول الذکر آیت مین " قربانا ،، کا ترجمہ " نیاز ،، کیا گیا جبکہ مؤخرالذکر آیت مین " قربانا ،، کا ترجمہ " پوجنا ،، کیا گیا ۔ مزید برآن اول الزکر آیت مین متقین کا ترجمہ "،ادب والون یا ادب والے ،، کیا گیا ہے۔ دودیگر مقامات پر متقین کا ترجمہ بہ الفاظ ذیل کیا گیا ۔

ا۔ ھُدیً لِلمُتّقِین ۔۱ ،،

راہ بتاتی ہے ڈر والون کو ۔۲ ،،

ب۔ وَاتّقوُ اللّہَ وَاعلمُوا اَنّ اللّہَ مَع المُتقِینَ ۔۳ ،،

اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ ساتھ ہے

پرہیزگارون کے ۔۴ ،،

اب ایک ہی فعل کی مختلف الفاظ مین ترجمہ کی مثال نیچے درج کی جاتی ہے۔

ا۔ إِنَّ الذِّینَ یُبَایِعُونَکَ اِنّمَا یُبَایِعُونَ اللّہَ یَدُ اللّہِ فَوقَ اَیدِیھِم فَمَن نَکَثَ فَاِنّمَا یَنکُثُ عَلیٰ نَفْسِہٖ وَ فَمَن اَوفیٰ بِمَا عَاھَدَ علیہُ اللّہُ فَسَیُؤتِیہِ اَجراً عَظِیماً ۔۵ ،،

ترجمہ : اور جولوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھ سے ، وہ ہاتھ ملاتے ہین

۱۔ سورۃ البقرہ آیت ۲

۲۔ شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ۳

۳۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۴

۴۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ۲۸

۵۔ سورۃ الفتح آیت ۱۰

الله سے۔ الله کا هاتھ هے اوپر ان کے هاتھ کے۔ پھر جو
کوئی قول توڑے سو توڑتا هے اپنے برے کو۔ اور جو کوئی پورا
کرے جس پر اقرار کیا الله سے، دے گا اس کو نیگ بڑا [۱] ،،

ب۔ یٰاَیُّهَا النبیُّ ۔ اِذَا جَآءَکَ المُؤمِنٰتُ یُبَایِعنکَ عَلیٰ اَنْ لّاَ یُشرِکنَ
بِاللّٰهِ شیئاً ۔[۲] ،،

ترجمه : اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین ،اقرار کرنے کو اس
پر که شریک نه ٹھہرا وین ۔ الله کا کسی کو ، ۔[۳] ،،

مثال الف کی آیت مین رسول کریمؐ کا مردون سے بیعت لینے کا ذکر هے۔ لهذا "یبایعون ،، کا ترجمه هاتھ ملاتے هین ،، کیا گیا هے۔ لیکن مثال ب ۔ مین عورتون کی بیعت کا تذکرہ هے اس لئے "" یبایعنک ،، کا ترجمه "" اقرار کرنا ،، لکھا گیا هے۔ اس اجمال کی تفصیل یه هے که رسول کریم عورتون سے بیعت لیتے وقت ان سے هاتھ نهین ملاتے تھے۔ اسی آیت کی تفسیر مین مولانا مودودی رقم طراز هین :

معتبر اور متعدد احادیث سے معلوم هوتا هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم کے زمانے مین عورتون سے بیعت لینے کا طریقه مردون کی بیعت سے مختلف تھا ۔ مردون سے بیعت لینے کا طریقه یه تھا که بیعت کرنے والے آپ کے هاتھ مین هاتھ دے کر عهد کرتے تھے

۱۔ شاہ عبدالقادر ،ترجمه قرآن ،مذکورہ ص ۵۲۷
۲۔ سورۃ الممتحنه آیت ۱۲
۳۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمه قرآن ، مذکورہ ص ۵۷۰

لیکن عورتون سے بیعت لیتے ہوئے آپ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین نہین لیا ، بلکہ مختلف دوسرے طریقے اختیار فرمائے - اس کے بارے مین جو روایات منقول ہوئی ہین وہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین -

حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ "" خدا کی قسم بیعت مین حضور کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے چھوا تک نہین ہے - آپ عورت سے بعیت لیتے ہوئے بس زبان مبارک سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ مین نے تجھ سے بیعت لی - [1] " (بخاری - ابن جریر)

۱- مولانا ابو اعلی مودودی ، تفہیم القرآن ، جلد پنجم ، لاہور ، ۱۹۷۳ء ص ۴۴۹

سہل ممتنع :
========

مترجم مفہوم کو اس سادگی ، سلاست اور صفائی سے بیان کرتے ہین کہ اس سے آسان اور بہتر الفاظ مین بیان کرنا ناممکن نظر آتا ہے ۔ بظاہر سادہ اور بے تکلف زبان و بیان کا حامل یہ ترجمہ قرآن درحقیقت سہل ممتنع ہے ۔

مثال :

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنزِلَ فِیہِ الْقُرآن ھُدیً لِلنّاسِ و بیّنات مِنَ الھُدیٰ وَالفُرقانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنکُمُ الشَّہْرَ فَلیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیضاً اَوعَلیٰ سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِنْ اَیّامٍ اُخَر ۔ یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ العُسْرَ وَ لِتُکمِلُوا العِدَّۃَ وَلِتُکبِرُوا اللّٰہَ عَلیٰ مَا ھَدٰکُم وَلَعَلَّکُم تَشْکُرُونَ [1] ۔ ،،

ترجمہ : مہینہ رمضان کا جس مین نازل ہوا قرآن ، ہدایت واسطے لوگون کے ، اور کھلی نشانیان راہ کی ، اور فیصلہ ۔ پھر جو کوئی پاوے تم مین یہ مہینہ ، تو اس کو روزہ رکھے ۔ اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین تو گنتی چاہیے اور دنون سے ۔ اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی ، اور نہین چاہتا تم پر مشکل اور اس واسطے کہ پوری کرو گنتی ، اور بڑائی کرو اللہ کی اس پر کہ تم کو راہ بتائی اور شاید تم احسان مانو [2] ۔ ،،

١- سورۃ البقرہ آیت ٨٥

٢- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ٢٢

مثال : سورہ الکوثر کا ترجمہ -۱- ،،

" ہم نےتجھ کو دی کوثر - سو نماز پڑھ اپنے رب کےآگے اور قربانی کر - بےشک جو بیری ہےتیرا - وہی رہا پیچھا کٹا -۲- ،،

محاورات کا استعمال :

شاہ عبدالقادر کےترجمہ قرآن مین محاورات کا استعمال بھی بڑی سلیقہ مندی اور مہارت سے کیا گیا ہے- وہ مولوی نذیر احمد کی طرح محاورات ٹھونستےنہین بلکہ موقع و محل کی مناسبت کا خیال رکھتے ہین - اسی لئے ان کے محاورات پر " آورد ،، کےبجائے "" آمد ،، کا گمان ہوتا ہے- مثلاً

پیٹھ پھیرنا :

اِذا تَولّٰی سَعٰی — اور جب پیٹھ پھیرے دوڑتا پھرے -۳- ،،

درگزر کرنا :

فَاعفوا وَاصفحوا — سو تم درگزر کرو اورخیال مین نہ لاو -۴- ،،

ہاتھ لگنا :

لَا یَقدِرُونَ عَلیٰ شَیٔ — کچھ ہاتھ نہین لگتی ان کو اپنی کمائی -۵- ،،

۱- القرآن سورہ ۱۰۸
۲- شاہ عبدالقادر ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ٦٣٠
۳- ایضاً ص ۳۰
۴- ایضاً ص ۹٦
۵- ایضاً ص ۴۳

کنارہ کرنا :

وَلا یَأبَ کاتِب — اور نہ کنارہ کرے لکھنے والا اس سے ۔۱ ،،

جڑ کٹنا :

فَقُطِعَ دابِرالقوم — پھر کٹ گئی جڑ ان ظالمون کی ۔۲ ،،

دل لگانا :

وَالِیٰ رَبِّکَ فَارغب — اور اپنے رب کی طرف دل لگا ۔۳ ،،

ایجاز و اختصار :

شاہ صاحب کے ترجمۂ قرآن کی ایک اہم اور نمایان خصوصیت ،اس کا ایجاز و اختصار ھے۔ وہ کم از کم الفاظ مین قرآنی مفہوم کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ھین ۔ ایجاز و اختصار کے خصوص مین ، اردو زبان کا کوئی دیگر ترجمہ ،اس ترجمے کے مقابلے مین پیش نہین کیا جا سکتا ۔

مثال : سورہ الماعون کا ترجمہ :

اَرَءَیتَ الَّذِی یُکَذِّبُ بِالدِّین ۔ فَذٰلِکَ الَّذِی یَدُعُّ الیَتِیمَ
وَلَا یَحُضُّ عَلیٰ طَعَامِ المِسکِینِ ۔ فَوَیلٌ لِلمُصَلِّینَ ۔ الَّذِین
ھُم عَن صَلَاتِھِم سَاھُونَ ۔ الَّذِینَ ھُم یُرَآءُونَ ۔ وَ یَمنَعُونَ
المَاعُونَ ۔۴ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۴٦
۲۔ ایضاً ص ۱۳۲
۳۔ ایضاً ص ۹۲۳
۴۔ القرآن سورہ ۱۰۷

ترجمہ شاہ عبدالقادر :

تو نے دیکھا ؟، وہ جو جھٹلاتا ہے ،انصاف ہونا ، سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو - اور نہین تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر - پھر خرابی ہے اُن نمازیون کی- جو اپنی نماز سے بےخبر ہین - وہ جو دکھاوا کرتے ہین - اور مانگے نہ دین برتنے کی چیز -١- ،، (تعداد الفاظ ٥٠)

ترجمہ شاہ رفیع الدین :

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے دن جزا کو پس یہ وہ شخص ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو اور نہین رغبیت دلاتا اوپر کھانا دینے فقیر کے- پس وائے ہے واسطے ان نماز پڑھنے والون کے- وہ جو نماز اپنی سے بےخبر ہین - وہ جو دکھلاتے ہین لوگون کو - اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز سے -٢- ،، (الفاظ ٦٤)

ترجمہ فتح محمد جالندھری :

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے یہ وہی (بدبخت) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے -

---

١- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ٦٢٩

٢- شاہ رفیع الدین ،ترجمہ قرآن مطبعہ دھلی ، ١٩٤٠ء ص ٦٠٣

اور فقیر کو کھانا کھلانے کےلیے (لوگون کو) ترغیب نہین

دیتا ۔ توایسے نمازیون کو خرابی ھےجو نماز کی طرف سےغافل

رھتے ھین جو ریا کاری کرتے ھین ۔ اور برتنے کی چیزین عاریتہً

نہین دیتے ۔ا ،،

(تعداد الفاظ ٦١)

دوران ترجمہ توضیحی و تفسیری الفاظ کےاستعمال سےاجتناب :

زیر نظر ترجمہ قرآن کی ایک بہت بڑی خصوصیت ھلالین مین توضیحی و تفسیری الفاظ سےمکمل اجتناب ھے۔ مترجم کو ترجمہ کرنے پر اس قدر قدرت حاصل ھے کہ وہ توضیحی حربون کا سہارا نہین لیتا ۔ بلکہ کم از کم الفاظ مین قرآنی مفہوم کو نہایت صحت کےساتھ اس طرح بیان کر دیتا ھے۔ کہ مفہوم مین تشنگی کا احساس باقی نہین رھتا ۔ بالفاظ دیگر مترجم ترجمےتک محدود رھتا ھے۔ تفسیر اور ترجمے کو مدغم نہین کرتا ۔

ادوار مابعد کےمترجمین کےترجمون کو جب اس ترجمے کےساتھ رکھ کر پڑھا جاتا ھےتو ان ترجمون مین ھلالین کےمابین توضیحی و تشریحی الفاظ کا بےتحاشا استعمال دیکھ کر ،اگر ایک طرف حیرت ھوتی ھےتو دوسری طرف یہ احساس بھی کہ شاہ عبدالقادر واقعی ترجمہ کرنے پر قادر تھے۔

۱۔ مولانا فتح محمد خان جالندھری ، ترجمہ قرآن ،مطبوعہ تاج کمپنی ، کراچی ۱۹۷۰ء ص ۹۷۹

ترجمه سورة العادیات [۱] ،،

مولوی نذیر احمد دهلوی :

(غازیون کے) ان (گھوڑون) کی قسم جو دوڑتے دوڑتے هانپ اٹھتے هین - پھر (پتھرون پر اپنی ٹاپون کے) مارنے چنگاریان نکالتے هین - پھر صبح کے وقت (دشمنون پر) چھاپا مارتے هین - پھر (باوجودیکه صبح کا وقت هوتا هے) تاهم وه اس وقت (اپنی دوڑ دھوپ سے) غبار بلند کرتے هین پھر اسی وقت دشمنون کی جماعت مین جا گھستے هین (غرض هم کو ان گھوڑون کی قسم کہ) بےشک انسان اپنے پروردگار کا بڑا هی ناشکر هے - اور وه اس (بات) کو (خود بھی) خوب جانتا هے - اور وه مال کو محبت مین بڑا سخت هے - تو کیا اس کو (اتنی بات) معلوم نہین که وه لوگ جو قبرون مین (مدفون) هین جب (جلا) اٹھائے جائین گے اور (لوگون کے) دلون مین جو باتین (مخفی) هین (وه سب) ظاهر کردی جائین گی [۲] ،،

ترجمه مولانا اشرف علی تھانوی :

قسم هے اُن گھوڑون کی جو هانپتے هوئے دوڑتے هین پھر (پتھر پر)

۱- القرآن سورة ۱۰۰

۲- مولوی نذیر احمد ،ترجمه قرآن ،تاج کمپنی کراچی ۱۹۹۸ء ص ۷۲۷

ٹاپ مارکر آگ جھاڑتے ھین پھر صبح کے وقت تاخت و تاراج کرتے ھین - پھر اس وقت غبار اڑاتے ھین - پھر اس وقت (دشمنون کی) جماعت مین جا گھستے ھین - بے شک (کافر) آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر ھے - اور اس کو خود بھی اس کی خبر ھے (کبھی اول وھلہ مین کبھی بعد تامّل) اور وہ مال کی محبت مین بڑا مضبوط ھے کیا اس کو وہ وقت معلوم نہین کہ جب زندہ کئے جاوین گے جتنے مردے قبرون مین ھین - اور آشکارا ھو جاوے گا جو کچھ دلون مین ھے - بے شک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ھے -[1] ،،

ترجمہ مولانا فتح محمد خان جالندھری :

ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑون کی قسم جو ھانپ اٹھتے ھین پھر (پتھرون پر نعل) مار کر آگ نکالتے ھین ، پھر صبح کو چھاپہ مارتے ھین ، پھر اس مین گرد اٹھاتے ھین - پھر اس وقت دشمن کی فوج مین جا گھستے ھین کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ھے اور وہ اس سے آگاہ بھی ھے - وہ تو مال کی سخت محبت کرنے والا ھے - کیا وہ اس

۱- مولانا اشرف علی تھانوی ، ترجمہ قرآن ، اصح المطابع دھلی ، ۱۹۴۰ء ص ۶۰۰

وقت کو نہین جانتا کہ جو (مردے) قبرون مین ہین وہ باہر
نکال لئے جائین گے اور جو (بھید) دلون مین ہین وہ ظاہر
کردیئے جائین گے - بے شک ان کا پروردگار اس روز ان سے خوب
واقف ہوگا - ١ ،،

ترجمہ نواب وحید الزمان خان حیدرآبادی :

قسم ہے (غازیون کے) دوڑنے والے گھوڑون کی جو دوڑنے مین آواز
نکالتے ہین - پھر ٹاپ مار کر پتھرون سے چنگاریان اڑاتے ہین
پھر صبح ہی صبح (دشمن پر) چھاپہ مارتے ہین - پھر اس
وقت گرد اڑاتے ہین - پھر (دشمنون کی) فوج مین اسی وقت
جا گھستے ہین - بے شک آدمی اپنے مالک کا ناشکرا ہے - اور وہ
خود اس بات کا (اپنی ناشکری کا) گواہ ہے اور اس کو پیسے
کی بڑی محبت ہے - کیا وہ یہ نہین جانتا کہ جب قبرون کے
مردے کرید کر نکالے جائین گے (جلا کر اٹھائے جائین گے) اور
جو باتین (بری یا بھلی) دلون مین ہین وہ کھل جائین
گی تو ان کا مالک اس دن ان کی خوب خبر لے گا - ٢ ''

ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی :

قسم ہے دوڑتے گھوڑون کی ہانپتے - پھر آگ سلگاتے جھاڑ

١- مولانا فتح محمد خان جالندھری ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ٩٧٥

٢- نواب وحید الزمان خان حیدرآبادی ، ترجمہ قرآن لاہور ١٣٨٦ھ ص ٧١٥

کر پھر دھاڑ دیتے صبح کو۔ پھر اٹھاتے اس مین گرد۔

پھر پیٹھ جاتے اس وقت فوج مین ۔ بے شک آدمی اپنے رب

کا ناشکر ہے اور وہ یہ کام سامنے دیکھتا ہے اور آدمی محبت

پر مال کے مضبوط ہے۔ کیا نہین جانتا وہ وقت کہ کرید ے جاوین

جو قبرون مین ہین اور تحقیق ہو جو جیون مین ہے۔ بے شک

ان کے رب کو ان کی اس دن سب خبر ہے۔۱ ،،

عربی و فارسی الفاظ کے لیے موزون اردو الفاظ کا انتخاب :

قرآن کریم کے اردو مترجمین ،عربی الفاظ کے ترجمے کے سلسلے مین زیادہ تر عربی اور فارسی کے الفاظ کا انتخاب کرتے تھے جسکی وجوہات درج ذیل تھین :

ا۔ عربی الفاظ کا ایک وسیع ذخیرہ اردو زبان مین شامل ہے۔ لہذا مترجمین قرآن ایسے الفاظ قرآنی ،جو اردو مین مستعمل تھے ان کو ترجمے مین شامل کر لیتے تھے۔

ب۔ اردو مترجمین قرآن کے سامنے فارسی کے تراجم قرآن بطور نمونہ موجود تھے۔ فارسی تراجم مین کچھ عربی الفاظ کے لیے بعض فارسی الفاظ مخصوص ہو گئے تھے۔ جیسے رب کا ترجمہ پروردگار ، متقی کا ترجمہ "" پرہیزگار ،، (وغیرہ) یہی فارسی الفاظ اردو مترجمین نے بھی اپنا لیئے۔

شاہ عبدالقادر کا لسانی شعور قابل داد ہے کہ انہون نے عام ڈگر سے ہٹ

١۔ شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ٦٢٧

کر ،عربی و فارسی الفاظ کی جگه اردو الفاظ استعمال کرنے کی دانسته کوشش کی ۔
مثال کے لیے چند مختلف تراجم بطور تقابل درج کئے جاتے ھین :

سورة اللھب :

تَبَّتْ یَدَآ اَبِی لَهَبٍ وَّتَبَّ ۔ مَا اَغْنٰی عَنهُ مَا لُهُ وَمَا کَسَبَ ۔ سَیَصْلٰی نَاراً ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَاَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۔ فِی جِیدِ هَا حَبْلٌ مِنْ مَّسَدٍ ۔۱ ،،

ترجمه : شاه عبدالقادر

ٹوٹ گئے ھاتھ ابی لھب کے ، اور ٹوٹ گیا وه آپ ۔ کام نه آیا اس کو مال اس کا ، اور نه جو کمایا ۔ اب پیٹھے گا ڈیک مارتی آگ مین اور اس کی جورو سر پر لیے پھرتی ایندھن ، اسکی گردن مین رسی ھے مونج کی ۔۲ ،،

ترجمه شاه رفیع الدین :

ھلاک ھو جیو ھاتھ ابی لھب کے اور ھلاک ھو وه ۔ نه کفایت کیا اس کو مال اس کے نے اور جو کچھ کمایا تھا ۔ شتاب داخل ھوگا آگ شعله والی مین اور جورو اس کی اٹھانے والی لکڑیون کی ۔ بیچ گردن اس کی کے رسی پوست کجھور کی سے ۔۳ ،،

۱۔ قرآن مجید سوره ۱۱۱
۲۔ شاه عبدالقادر ،ترجمه قرآن ، مذکوره ص ٦٣٠
۳۔ شاه رفیع الدین ، ترجمه قرآن ، مذکوره ص ٦٠٢

ترجمہ مولوی نذیر احمد دہلوی :

(جیسے ابو لہب نے پیغمبر کو کوسا تھا الٹے) ابو لہب (ہی) کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (آپ ہی) ہلاک ہوا نہ تو اس کا مال (ہی) اس کے کچھ کام آیا اور نہ اس کی کمائی (نے) اس کو کچھ فائدہ پہنچایا وہ عنقریب (دوزخ کی) ڈیک مارتی ہوئی آگ مین جا داخل ہوگا ۔ اور (اس کے ساتھ) اس کی جورو (بھی) جو لگائی بجھائی کرتی پھرتی ہے کہ اس کی گردن مین بھانجوان رسی ہو گی ۔[1] ،،

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی :

ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائین اور وہ برباد ہو جائے نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی (مال سے مراد سرمایہ اور ماکسب سے مراد اس کا نفع) اور آخرت میں وہ عنقریب (مرنے کے متصل ایک شعلہ زن آگ مین داخل ہوگا وہ بھی اور اس کی بیوی بھی۔ لکڑیان لاد کر لاتی ہے (مراد خاردار لکڑیان ہین جن کا شان نزول مین ذکر ہے) اور دوزخ مین اس کے گلے مین ایک رسی ہو گی ۔ خوب بٹی ہوئی ۔[2] ،،

۱۔ مولوی نذیر احمد ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۷۳۱

۲۔ مولانا اشرف علی تھانوی ، ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص ۶۰۲

مثال سورہ الکافرون کا ترجمہ :-[1] "

ترجمہ شاہ عبدالقادر :

تو کہہ ،اے منکرو!، مین نہین پوجتا جس کو تم پوجو ، اور نہ تم پوجو جس کو مین پوجون اور نہ مجھ کو پوجنا جس کو تم نے پوجا اور نہ تم کو پوجنا جس کو مین پوجون - تم کو تمہاری راہ اور مجھ کو میری راہ[2] "

ترجمہ مولوی نذیر احمد دھلوی :

(اے پیغمبر ان کافرون سے) کہو کہ اے کافرو نہ (تو اس وقت) مین (تمہارے) ان (معبودون) کی پرستش کرتا ہون جن کی تم پرستش کرتےہو - اور جس (خدا) کی مین پرستش کرتا ہون تم بھی (اس وقت) اس کی پرستش نہین کرتے - اور (آئندہ) بھی) نہ (تو) مین (تمہارے) ان (معبودون) کی پرستش کرون گا - جن کی تم پرستش کرتے ہو - اور نہ تم (ھی سے توقع ہے کہ) اس (خدا) کی پرستش کرو گے جس کی مین پرستش کرتا ہون (تو میرا تمہارا میل کیا) تم کو تمہارا دین اور مجھ کو میرا دین -[3] "

١- القرآن سورہ ١٠٩

٢- شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ٦٣٠

٣- مولوی نذیر احمد ،ترجمہ قرآن مذکورہ ص ٧٣٠

ترجمہ مولانا فتح محمد خان جالندھری :

(اے پیغمبر ان منکرانِ اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتون)
کو تم پوجتے ہو ان کو مین نہین پوجتا اور جس (خدا) کی مین
عبادت کرتا ہون اس کی تم عبادت نہین کرتے۔ اور (مین پھر کہتا
ہون کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی مین پرستش کرنے والا نہ
تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے ہو) جس کی مین بندگی
کرتا ہون تم اپنے دین پر مین اپنے دین پر ۔[1] "

عام الفاظ کو نئے معانی کا لباس :

شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمہ قرآن مین خداداد عبقریت اور زبردست فطانت کا ثبوت دیا ہے۔ انہون نے اردو زبان کے عام الفاظ کو نئے معانی مین استعمال کیا ہے۔ مثلاً کفّارہ ایک قرآنی اصطلاح ہے جسکے معنی ہین گناہ کو دور کرنے والا۔ اردو اور فارسی کے تقریباً تمام مترجمین کفارہ کا ترجمہ کفارہ ہی کرتے ہین ۔ مثلاً آیت

فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ . " (سورۃ المائدہ آیت ٨٨)

ترجمہ شاہ ولی اللہ :

پس کفارت یمین منعقدہ طعام دادن دہ مسکین راست ۔[2] "

١۔ مولانا فتح محمد خان جالندھری ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص-٩٨٠

٢۔ شاہ ولی اللہ ترجمہ قرآن ، مطبوعہ تاج کمپنی کراچی ، لاہور ١٩٧١ء ص ١٢٧

ترجمہ شاہ رفیع الدین :

پس کفارہ اس کا کھلا دینا دس فقیروں کا ۔[۱] ،،

ترجمہ مولوی نذیر احمد :

(یکی قسم کے توڑنے کا) کفارہ دس مسکینوں کو متوسط درجے کا کھانا ۔[۲] ،،

ترجمہ مولانا فتح محمد خان :

تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا ۔[۳] ،،

ترجمہ شاہ عبدالقادر :

سو اس کا اتار کھلانا دس محتاجوں کو ۔[۴] ،،

لیکن شاہ عبدالقادر نے کفارہ کا ترجمہ اتار کیا ہے۔ گویا اس طرح انہوں نے ایک پیش پا افتادہ اور عام سے لفظ کو نہایت جلیل القدر معانی کا لباس پہنا دیا ۔ اور اسے قرآنی اصطلاح کفارہ کا ہم معنی بنا دیا ۔ چنانچہ نواب وحید الزمان خان حیدرآبادی نے اپنے ترجمہ قرآن میں کفارہ کا ترجمہ کفارہ کرنے کے بعد ہلالین میں اتار کا لفظ تحریر کر دیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ شاہ عبدالقادر کا فیضان ہے نواب صاحب

۱۔ شاہ رفیع الدین ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۱۴۷

۲۔ مولوی نذیر احمد ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۱۴۸

۳۔ مولانا فتح محمد جالندھری ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۱۹۶

۴۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۱۲۱

کے ترجمہ کے الفاظ درج ذیل ھین ،،

" تو اس کا کفارہ (اتار) یہ ھے کہ دس مسکینون کو بیچ کا

کھانا کھلا دو ـ‌۱ ،،

اسی قبیل کے چند مزید الفاظ کے معانی کی مثالیس درج ذیل ھین ـ

آیت: وَاِذ اٰتینا مُوسَی الکتٰبَ وَالفُرقان لَعلّکم تَھتدون ـ۲ ،،

چکوتی: اور جب دی ہم نے موسی کو کتاب اور چکوتی شاید تم راہ پاؤ ـ۳ ،،

آیت : وَلاَ جرُ الاٰخِرَۃِ خَیرٌ ـ۴ ،،

نیگ : اور نیگ آخرت کا بہتر ھے ـ۵ ،،

آیت : و زَوّجنٰہُم بِحورٍ عِینٍ ـ۶ ،،

گوری : اور بیاہ دین ہم نے ان کو گوریان بڑی آنکھون والیان ـ۷ ،،

آیت : والطیبٰتُ لِلطیبِّینَ ـ۸ ،،

ستھری : اور ستھریان ھین واسطے ستھرون کے ـ۹ "

۱- نواب وحید الزمان ، ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ۱۲۷

۲- سورۃ البقرہ آیت ۵۳

۳- شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۸

۴- سورہ یوسف آیت ۵۷

۵- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ۲۴۰

۶- سورہ الطور آیت ۲۰

۷- شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن مجید ،مذکورہ ص ۶۲۱

۸- سورہ

۹- شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن مجید ،مذکورہ ص

درج بالا سطور سے ظاہر ھے کہ چکوتی بمعنی نیگ (ہوا؟) بمعنی اجر گوری بمعنی حور اور ستھری بمعنی طیبه (باکردار عورت) استعمال ھوئے ھین - اس قسم کی مثالین شاہ صاحب کے ترجمے مین جا بجا نظر آتی ھین اور ان کے زبردست لسانی شعور کی غمازی کرتی ھین -

وضع تراکیب :
=========

شاہ عبدالقادر نے ،قرآن مجید کا پہلا ترجمہ بول چال کی زبان (هندی متعارف) مین کرنے کا بیڑا اٹھایا - اس زمانے مین اردو زبان ،نشو و نما کے ابتدائی مراحل طے کر رھی تھی اور اس پر مستزاد یہ کہ زیر نظر ترجمہ کسی عام کتاب کا نہین بلکہ قرآن کریم ایسی پراعجاز کتاب کا تھا - جسکی فصاحت و بلاغت مین کسی کو کلام نہین - لیکن اللہ تعالی نے شاہ صاحب کو لسانی بصیرت سے نوازا تھا- لہذا اردو زبان کی کم مائیگی کہین بھی ان کے آڑے نہین آئی - انہین دوران ترجمہ بعض اوقات نئی تراکیب بھی اختراع کرنا پڑی ھین - اس قبیل کی تراکیب خالصتاً اردو تراکیب ھین - ان کی وضع کردہ تراکیب مفہوم کی درست ادائیگی کا پورا پورا حق ادا کرتی ھین - چند مثالین درج ذیل ھین :

عذابٌ اَلیم :

دکھ کی مار   اور ان کو دکھ کی مار ھے -[1] ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص ۴

هَنیاً مَرّیاً : ۔۱ ،،

رچتا پچتا   تو وہ کھاؤ رچتا پچتا

بَل اَدرَکَ عِلمُہُم :

ھارگری   بلکہ ھارگری ان کی دریافت آخرت مین ۔۲ ‘‘

عِیشَۃٍ رَّاضِیۃ :

من مانتی   تو اس کی گزران ھے من مانتی ۔۳ ‘‘

اردو ھندی لغت کا خزانہ :

ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس ترجمہ قرآن کو اردو ھندی لغت کا خزانہ قرار دیا ھے۔۴ ،، ڈاکٹر صاحب موصوف کے دعوے کا ثبوت اس ترجمے کے ھر ھر صفحے سے عیان ھے۔ اس مین اردو ھندی الفاظ کی تعداد واقعی بہت زیادہ ھے۔ اس مقالے کا باب چہارم بطور مثال مطالعہ کیا جا سکتا ھے۔

عام بول چال کی زبان :

شاہ صاحب نے اس ترجمہ کےلئے عام بول چال کی زبان کو اپنایا ھے گویا کہ اس کی زبان اپنے عہد کی زندہ زبان ھے۔ جو گلیون اور بازارون مین بولی جاتی تھی۔ اس طرح اس ترجمے کے توسط سے ایک عہد کی عوامی زبان کا ذخیرہ

۱۔ شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص ۷۵

۲۔ ایضاً ص ۳۹۱

۳۔ ایضاً ص ۶۲۷

۴۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ،تاریخ ادب اردو ،جلد دوم (حصہ دوم ،لاھور مذکورہ ص ۱۰۵۵

الفاظ محفوظ ہو گیا ہے جو بجائے خود ایک کارنامہ ہے۔ بطور مثال چند الفاظ نیچے درج کئے جاتے ہین ۔

اِتا :

اور کچھ اس کو سرکا نہ دیگا عذاب سے اِتا جینا ۔[1] "

رِکتّی :

پوچھ بنی اسرائیل سے رِکتّی دین ہم نے ان کو آیتین [2]۔ "

لِیاؤ (لے آؤ) :

تو کہہ تم لِیاؤ ایک سورت ایسی ۔[3] "

ہو یائی (ہوتی آئی) :

اور ہویائی ہے رسم پہلون کی ۔[4] "

رکھیاؤ (رکھ کر آو) :

اور جو رکھیاؤ اپنے گھر مین اس مین نشانی پوری ہے تم کو اگر تم یقین رکھتے ہو ۔[5] "

کسو :

اور کسو کو دغا نہین دیتے مگر آپ کو ۔[6] "

١۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ١٢

٢۔ ایضاً ص ٣١

٣۔ ایضاً ص ۔ ٢١٠

٤۔ ایضاً ص ٢٦٢

٥۔ ایضاً ص ٥٥

٦۔ ایضاً ص ٢

کتوں :

کتون کو جھٹلا یا اور کتون کا خون کرنے لگے ۔۱ ،،

چند مسجّع و مقفّیٰ جملے :
================

شاہ صاحب کا ترجمہ سادہ اور بے تکلف عبارت مین ھے ۔ جس مین انشاء پردازی یا عبارت آرائی سے اجتناب کیا گیا ھے ۔ لیکن کہین کہین بعض جملو ن مین مُسجّع و مقفیٰ الفاظ نظر آتے ھین لیکن ایسے الفاظ کی تعداد بہت قلیل ھے ۔ مزید برآن یہ الفاظ مترجم کی کاوش و کوشش کا نتیجہ نہین بلکہ یون لگتا ھے کہ غیر شعوری طور پر ان کے قلم سے نکل گئے ھین چند مثالین درج ذیل ھین :

ا ۔ قید مین آتیان نہ مستی نکالتّیان اور نہ یار کرتیان چھپ کر ۔۲ ،،

ب ۔ سوجھائی اور سمجھائی عقل مندوں کو ۔۳ ،،

ج ۔ لڑ نہ سکین گے تم سے سب مل کر مگر بستیون کے کوٹ مین یا دیوارون کی اوٹ مین ۔۴ ،،

د ۔ اے رب ان کو دے دونی مار اور پھٹکار ۔۵ ،،

ھ ۔ اور کہنے لگے منکر ایمان والون کو تم چلو ھماری راہ اور ھم اٹھا لین تمہارے گناہ ۔۶ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۱۱۸
۲۔ ایضاً ص ۸۰
۳۔ ایضاً ص ۲۸۵
۴۔ ایضاً ص ۵۶۶
۵۔ ایضاً ص ۴۳۶
۶۔ ایضاً ص ۴۰۵

و ۔ اور اگر چھپاؤ اور فقیرون کو پہنچاؤ تو تم کو بہتر ھے ۔[۱] ،،

ز ۔ جس وقت تم تھے ورے کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے ۔[۲] ،،

رعایت لفظی :
=========

یہ ترجمہ عوام الناس کی دینی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ، عوامی زبان مین معرض تحریر مین آیا ، تاکہ عوام کو قرآن فہمی مین آسانی ہو ۔ لہذا آسان اور سہل طرز بیان و اظہار اپنایا گیا ۔ لیکن کہین کہین کچھ جملون مین رعایت لفظی کی کیفیت پیدا ہو گئی ھے ۔ جو ھلکی پھلکی ہونے کے ساتھ ساتھ پر لطف بھی ھے ۔

امثال :

ا ۔ یہ لوگ ہوئے ھین اس بستی پاس جن پر برسا برا برساؤ ۔[۳] ،،

ب ۔ پھر تم پھر گئے ۔[۴] ،،

ج ۔ اور بنا ھمارے کام کو بناؤ ۔[۵] ،،

د ۔ ہم نے وہ عورتین اٹھائین ایک اٹھان پر ۔[٦] ،،

---

۱ ۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ص ۴۳

۲ ۔ ایضاً ص ۱۸۰

۳ ۔ ایضاً ص ۳۷۱

۴ ۔ ایضاً ص ۱۹

۵ ۔ ایضاً ص ۱۳۹

٦ ۔ ایضاً ص ۴۳۱

دهلوی زبان کا انداز :

شاہ عبدالقادر دہلی مین پیدا ہوئے اور ساری زندگی اسی شہر مین گزاری مزید برآن وہ گئی پشتون سے دہلوی تھے۔ لہذا ان کے ترجمے کی زبان پر دہلوی زبان کے اثرات نمایان ہین چند مثالین نیچے درج کی جاتی ہین :

۱۔ کیا تم لیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنی ہے ۔[۱] ،،

۲۔ پھر جب اس کو جنی بولی اے رب مین نے یہ لڑکی جنی ۔[۲] ،،

۳۔ اور ان کے خاوندون کو پہنچتا ہے پھیر لینا ان کا اتنی دیر مین اگر چاہین صلح کرنی ۔[۳] ،،

۴۔ تجھ سے پوچھتے ہین ، مہینے حرام کو ، اس مین لڑائی کرنی ۔ تو کہہ لڑائی اس مین بڑا گناہ ہے ۔[۴] ،،

۵۔ پھر پائی اس مین ایک دیوار گرا چاہتی تھی ، اس کو سیدھا کیا ۔[۵] ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۹

۲۔ ایضاً ص ۵۳

۳۔ ایضاً ص ۳۴

۴۔ ایضاً ص ۳۲

۵۔ ایضاً ص ۳۰۴

فصل چہارم

شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن اور چند دیگر اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ :

اردو ترجمہ قرآن شاہ رفیع الدین :

مولانا رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی اپنے زمانے کے سر برآوردہ عالم تھے۔ اپنے برادر بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز سے کسب فیض کیا ۔ شاہ عبدالعزیز کی کبر سنی کے دوران ،ان کی مسند تدریس کو سنبھالا ۔[1] ،،

آپ کے علم و فضل کے بارے مین آپکے ہم عصر سر سید احمد خان رقم طراز ھین :

" ہر فن کے ساتھ اس طرح کی مناسبت تھی کہ ایک وقت مین
فنون متباینہ اور علوم مختلفہ کا درس فرماتے تھے۔ جب
ایک کی تعلیم سے دوسرے کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوتے ،حضار
خدمت کو یہ معلوم ہوتا تھا ۔ کہ گویا اسی فن مین جامۂ یکتائی
ان کے قامت استعداد پر قطع ہوا ھے۔[2] ،،

تصانیف :۔[3] ،،

۱- اردو زبان مین قرآن مجید کا تحت اللفظ ترجمہ

۱- عبدالحی لکھنوی ،نزھتہ الخواطر ،جلد ۷ مطبوعہ طیب اکادمی ، ۱۹۹۲ء ص ۲۰۲

۲- سرسید احمد خان ،آثار الصنادید ،کراچی ، ۱۹۶۰ء ص ۹۲

۳- مولوی فقیر محمد جہلمی ،حدائق الحنفیہ ،مطبوعہ لاہور تاریخ ندارد ص ۴۸۷

۲- مقدمة العلم

۳- دفع الباطل فی بعض المسائل

۴- کتاب التکمیل

۵- اسرار محبت

۶- رساله عروض

۷- رساله شق القمر

۸- راه نجات (اردو مین)

۹- تفسیر رفیعی (صرف سورة البقره (اردو مین)

شاه رفیع الدین کی تاریخ وفات مین کافی اختلاف پایا جاتا هے۔ صاحب تذکره علمائے هند[1] نے ان کا سال وفات ۱۲۴۹ ھ لکھا هے۔ جبکه نزهته الخواطر مین ۱۲۳۳ھ درج هے[2] محمد یحیٰی تنها نے بهی سال رحلت ۱۲۳۳ھ درج کیا هے۔ یهی قرین صحت معلوم هوتا هے۔

شاه عبدالقادر اور شاه رفیع الدین کے تراجم قرآن کے مابین زمانی اولیت کے بارے مین بهی اختلاف پایا جاتا هے۔ اس ضمن مین مولوی عبدالحق لکهتے هین :

> " عام طور پر مصنفین نے اس خیال سے که یه (شاه رفیع الدین) شاه عبدالقادر سے عمر مین بڑے تهے۔ ان کے ترجمے کو زمانے کے لحاظ سے مقدم رکھا ہے لیکن یه بهی محض قیاس هے اور جب تک کوئی قطعی ثبوت نه ملے اس کی صحت مشتبه هے البته ایک بات ایسی هے جس سے یه قیاس هوتا هے که شاه وفیع الدین کا ترجمه بعد کا هے ۔

۱- رحمان علی، تذکره علمائے هند، مذکوره، ص ۸۲
۲- عبدالحی لکھنوی، نزهته الخواطر (جلد ۷)، مذکوره، ص ۲۰۸
۳- محمد یحیٰی تنها، سیر المصنفین، ص ۲۰۸

شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمے کے دیباچے مین اپنے والد
شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمے کا ذکر تو کیا ھے لیکن اپنے
بھائی کے ترجمے کا کہین اشارہ نہین کیا ۔ اس سے یہ پایا
جاتا ھے کہ اس وقت تک انہون نے کوئی ترجمہ نہین کیا تھا ۔[1] ،،

مولانا عبدالحق حقانی کا بھی یہی خیال ھے :

" اردو مین سب سے پہلے حضرت شاہ عبدالقادر بن
شاہ ولی اللہ کا ترجمہ ھے جو ۱۲۰۵ ھ مین کیا تھا ۔[2] ،،

جناب ا ۔ د ۔ نسیم ۔ نے بھی اسی خیال کی تائید کی ھے :

" بعض محقیقن کا خیال ھے کہ ان (شاہ رفیع الدین) کا ترجمہ
شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کے بعد کا ھے ۔ اور یہ اس لئے بھی
صحیح معلوم ھوتا ھے کہ شاہ عبدالقادر نے دیباچہ قرآن مین جہان
اپنے والد شاہ ولی اللہ محدث دھلوی کے فارسی ترجمہ قرآن کا
ذکر کیا ھے وہ وھان اپنے برادر اکبر مولانا شاہ رفیع الدین کے
اردو ترجمے کا بھی حوالہ ضرور دیتے ۔[3] ،،

شاہ رفیع الدین کے ترجمہ قرآن مین سال تکمیل مذکور نہ ھونے کی وجہ سے
ان ھر دو تراجم مین اولیت و ثانویت کے مسئلے نے سر اٹھایا ۔ شاید اسی لئے بعض

۱۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۲

۲۔ مولانا عبدالحق حقانی ، البیان فی علوم القرآن ، کراچی ۱۹۷۲ء ص ۵۳۵

۳۔ ا ۔ د ۔ نسیم ، مضمون ، مشمولہ رسالہ اردو (ترقی اردو کراچی) بابت ماہ جولائی
۱۹۵۴ء ، ۵۷ ، ۵۸

حضرات نے تخمیناً شاہ رفیع الدین کے ترجمہ کے سن تکمیل کی تعیین کی سعی کی ہے۔ مثلاً :

مولانا حامد حسن قادری نے ۱۲۰۰ ھ [1] ، مولانا احسن مارہروی نے ۱۲۰۳ھ اور مولوی عبدالجلیل نعمانی نے ۱۲۲۲ ھ کو سن تالیف قرار دیا ہے۔[3] لیکن کسی نے بھی کوئی ثبوت فراہم نہین کیا ۔ اسی حوالے سے مولوی عبدالحق رقم طراز ہین :

" شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمے کا سنہ صحیح طور پر معلوم نہین ہوا جن لوگون نے اپنی کتابون مین اس ترجمے کا ذکر کیا ہے ان مین سے کسی نے بھی اس کا سنہ نہین لکھا مولوی عبدالجلیل صاحب نعمانی نے اس ترجمے کے لیے ایسے الفاظ کی فرہنگ شائع کی تھی جو آج کل استعمال مین نہین آتے ۔ اس کے دیباچے مین وہ اس ترجمے کے سنہ ۱۲۲۲ھ قرار دیتے ہین ۔ لیکن اسکی صراحت نہین کی کہ یہ سنہ انہون نے کہان سے تحقیق کیا ۔ ایسی صورت مین وثوق کے ساتھ یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ سنہ درست ہے۔[4] "

۱۔ حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۵۵

۲۔ احسن مارہروی ، نمونہ منثورات ، اسلام آباد ، ۱۹۸۶ء ص ۷۷

۳۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۲

۴۔ ایضاً ص ۱۳۲ - ۱۳۳

شاہ رفیع الدین کا ترجمہ ان کےایک شاگرد ، سید تجف علی معروف بہ فوجدار خان نےجمع کیا - اس ضمن مین سید نجف علی کےبیٹے سید عبدالرزاق تفسیر رفیعی کےدیباچےمین تحریر کرتے ھین :

" اما بعد کہتا ھےخاکسار میر عبدالرزاق بن سید تجف علی المعروف بہ فوجدار خان غفراللہ و لوالدیہ کہ والد بزرگوار میرےنےبخدمت جناب عالم باعمل فاضل بےبدل واقف علوم معقول و منقول ، خلاصہ علمائے متاخرین ،مولانا رفیع الدین رحمتہ اللہ علیہ کے عرض کیا تھا کہ مین چاھتا ھون کہ ترجمہ کلام اللہ تحت لفظی آپ سےپڑھ کر زبان اردو مین لکھون ، پھر اوس کو ملاحظہ فرما کر اصلاح دے کر درست فرما دیا کرین - چنانچہ آپ نے قبول فرمایا ، اور تمام کلام اللہ اسی طرح سےمرتب ھوا اور رواج پایا -[۱] ،،

ایسا لگتا ھےکہ جب شاہ عبدالقادر کا ترجمہ متداول ھوا اور عام پڑھا جانے لگا تو یہ سید تجف علی عرف فوجدار کےلیےمحرک ثابت ھوا اور انھون نےشاہ رفیع الدین کا ترجمہ جمع کیا یا ایسا بھی ممکن ھےکہ وہ پہلےھی سےاس مقصد کےلیےیہ ترجمہ جمع کر رھےھون - بہرحال یہ طے ھےکہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ شاہ عبدالقادر کے

۱- شاہ رفیع الدین ، تفسیر رفیعی ، مطبوعہ دھلی ۱۲۷۲ھ ص ۲

ترجمہ قرآن کے بعد منظر عام پر آیا۔

شاہ رفیع الدین کا ترجمہ قرآن پہلی بار اسلام پریس کلکتہ سے دو جلدون مین زیور طبع سے آراستہ ہوا ۔ پہلی جلد ۱۲۵۴ھ مین جبکہ دوسری جلد ۱۲۵۶ھ مین شائع ہوئی ۔ اس ترجمہ کے حاشیہ پر موضح قرآن (شاہ عبدالقادر) کے مختصر تفسیری فوائد بھی چھاپے گئے ہین ۔ جلد اول کے آخر مین درج ذیل سطور قلمبند کی گئی ہین ۔[۱] ،،

" للہ الحمد کہ پہلی جلد فرقان مجید کی جو مبیّن غوامضِ آیاتِ الہی حضرت مولانا رفیع الدین دہلوی نے ، زبان سلیس ہندی مین رعایت لفظون کے ترجمہ کی تھی ۔ اور وہ واسطے عربی نہ جاننے والون کے بہت مفید ہے ۔ سو اب تک چھپا پی نہ گئی تھی ۔ اب اس لیے کہ اس سے سب خاص و عام کو فائدہ حاصل ہووے ۔ بندہ ناچیز عبدالعزیز نے ساتھ فوائد تفسیر ماہر مولانا عبدالقادر کے ، مدد سے تصحیح فاضل محقق و عالم مدقق ، مستجمع فضائل و مجمع فواضل مقتدائے علمائے نحاویر جناب حاجی حافظ مولوی احمد کبیر کہ اولاد شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی سے ہین اور فاضل المعنی و تحریر معنوی واقف رموز کلام صمد مولوی حافظ عجیب احمد اور مظہر ذہن و ذکا

۱- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۳

مولوی حافظ محمد مرتضیٰ کے سنہ ۱۲۵۴ ہجری مین
طبع کی ۔[1] ''

دوسری جلد کے آخر کی سطور نیچے لکھی جاتی ہین :

" بندۂ نا چیز عبدالعزیز خدمت مین سب بھائیون ایمان والون
کے عرض کرتا ہے کہ ترجمہ کلام اللہ کا زبان اردو مین کیا ہوا وحید
عصر ، فرید دھر ، زبدۂ محققین مولانا رفیع الدین مرحوم و مغفور
کے فضل صمدیت و ھب و مہربانی و امداد نور علی خان صاحب کے
سے اور اعانت تصحیح حاجی حرمین شرفین مقبول بارگاہ رب المشرقین
فاضل بے نظیر جناب مولوی حاجی حافظ احمد کبیر و حافظ محمد
مرتضیٰ کے قالب طبع مین لایا اور حاشیے پر اس کے فوائد جو کلک جواھر
سلک سے مولانا عبدالقادر صاحب نے تحریر فرمائے تھے ۔ مندرج کئے ۔
اور پوشیدہ نہ رہے کہ چھاپنے مین اس ترجمے کے جو کچھ خرچ
اور صحت مین جو دقت ہوا ، بیان اوس کا بس طویل ہے ۔ اس
لیے عرض کرتا ہون کہ تا باقی رہے ، اس ترجمہ کے کوئی صاحب
قصد چھپوانے کا نہ کرے ۔ اور قیمت پر دو جلد کی بحساب فی جلد
چودہ روپیہ کمپنی جو اس قدوی نے واسطے خریدارون اوس شہر

۱۔ شاہ رفیع الدین ، ترجمہ قرآن ، جلد اول ، مطبوعہ کلکتہ ۱۲۵۴ء ص ۴۸۴

کے مقرر کی هے۔ مطابق منشائے قانون مجاویه سپریم کورٹ
کےاوس کو دینا پڑے گا اور مین نےپہلے سےاطلاع کردی هے
تاکه عذرِ ناواقفیت کا اوس وقت نه رهے۔ شہر شوال المکرم
۱۲ سنه ایک هزار دو سو چھپن هجری شہر محله مرزا پور
اسلام پریس مین چھاپا گیا ۔۱ ،،

شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے تراجم قرآن مین سب سے بڑا فرق یه هے که شاہ عبدالقادر کے ترجمه مین محاورۂ اردو کا خیال رکھا گیا هے۔ جبکه شاہ رفیع الدین کا ترجمه ٹھیٹ لفظی ترجمه هے۔مؤخر الذکر ترجمے کے بارے مین مولوی عبدالحق لکھتے هین :-

" شاہ رفیع الدین نے ترجمه مین عربی جملے کی ترکیب اور ساخت کی بہت زیادہ پابندی کی هے ،ایک حرف ادھر سے ادھر نہین هو نے پایا ہر عربی لفظ بلکه هر حرف کا ترجمه خواہ اردو زبان کے محاورے مین کھپے یا نه کھپے انہین کرنا ضرور هے۔۲ ،،

اسی ترجمے کے بارے مین پروفیسر حامد حسن قادری لکھتے هین :-

" ترجمه اس قدر لفظی اور بےمحاورہ اور دشوار فہم هے که همارے زمانے مین کیا اس زمانے مین بھی بول چال کی زبان

۱- شاہ رفیع الدین ،ترجمه قرآن ،جلد دوم کلکته ۱۲۵٦ھ ص ۹۸۲

۲- مولوی عبدالحق ،قدیم اردو ، مذکورہ ۱۳۲

ایسی نہ تھی لیکن اصل یہ ہے کہ عربی زبان کی وسعت
و بلاغت اور قرآن مجید کی معجز نما عبارت ترجمے کی گرفت
مین نہین آ سکتی اور شاہ صاحب جیسے محتاط بزرگ کو آیت
آیت اور لفظ لفظ پر یہ خیال تھا کہ ہماری طرف سے کوئی ایسی
کمی و بیشی نہ ہو جائے جس سے مطلب کچھ سے کچھ ہو جائے۔
اس لیے ان کے نزدیک بہترین صورت یہ تھی کہ ہر لفظ اور ہر
حرف کا ترجمہ عربی ترتیب کے مطابق اسی موقع پر لکھ دیا جائے
خواہ اردو عبارت محاورہ کے خلاف ہو جائے ۔[1] "

لیکن اس کے برعکس شاہ عبدالقادر کا ترجمہ بڑی حد تک بامحاورہ ہے اور وہ قرآنی الفاظ کے تابع رہ کر اپنے وقت کے اردو محاورے کا خاص خیال رکھتے ہین ۔ اور مفہوم کی صحیح ادائیگی کو مد نظر رکھتے ہین :

مثال :

"یَومَ نَقُولُ لِجَھَنَّمَ ھَلِ امْتَلاتِ وَتَقُولُ ھَلْ مِن مَّزید وَ اُزلِفَتِ
الجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِین غَیرَ بَعِیدٍ ۔[2] "

ترجمہ شاہ رفیع الدین :

جس دن کہین گے ہم دوزخ کو کیا بھری تو اور کہے گی وہ

۱- حامد حسن قادری ،داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۵۵

۲- سورہ ق آیت ۳۰ ، ۳۱

کیا کچھ ہے زیادتی ؟ اور نزدیک کی جاوے گی بہشت
واسطے پرہیزگاروں کے نہیں دور ۔۱ "

ترجمہ شاہ عبدالقادر :
=============

جس دن ہم کہین دوزخ کو تو بھر چکی اور وہ بولے گی کچھ
اور بھی ہے ؟ اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈر والون کے واسطے
دور نہین ۔۲ "

مثال سورة العٰدیٰت کا ترجمہ :
==================

ترجمہ شاہ رفیع الدینؒ

" قسم ہے گھوڑون دوڑنے والون کی ھانپ کر پھر آگ نکالنے
والون کی پتھر جھاڑ کر پس گاوٴن مارنے والون کی صبح کے وقت
پس اٹھاتے ہین ساتھ اس کے غبار کو پس پیٹھ جاتے ہین اس
وقت جماعت مین ۔ تحقیق آدمی واسطے رب اپنے کے البتہ
ناشکرا ہے اور تحقیق اوپر اس بات کے البتہ شاھد ہے اور
تحقیق وہ واسطے محبت مال کے البتہ سخت ہے ۔ کیا پس نہین
جانتا جب اٹھایا جاوے گا ۔ جو کچھ بیچ قبرون کے ہے اور

۱۔ شاہ رفیع الدین ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۵۱۹

۲۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۵۳۶

حاصل کیا جاوےگا جو کچھ بیچ سینون کے ھے۔ تحقیق پروردگار
ان کا ساتھ ان کے اس دن البتہ خبردار ھے ۔[۱] ،،

ترجمہ شاہ عبدالقادر :

قسم ھے دوڑتے گھوڑون کی ، ھانپتے ۔ پھر آگ سلگاتے جھاڑ کر ۔
پھر دھاڑ دیتے صبح کو ۔ پھر اٹھاتے اس مین گرد پھر پیٹھ
جاتے اس وقت فوج مین ۔ بے شک آدمی اپنے رب کا ناشکر ھے
اور وہ یہ کام سامنے دیکھتا ھے ۔ اور آدمی محبت پر مال کے مضبوط
ھے ۔ کیا نہین جانتا وہ وقت ؟ کہ کریدے جاوین جو قبرون مین
ھین اور تحقیق ھو جو جیون مین ھے ۔ بے شک ان کے رب کو ان
کی اس دن سب خبر ھے ۔[۲] ،،

دونون تراجم مین دوسرا فرق "" ھندیٔ متعارف ،، اور "" زبان ریختہ ،، کا ھے ۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ ھندیٔ متعارف مین لکھا گیا ھے چنانچہ وہ خود صراحت کرتے ھوئے رقم طراز ھین :

" دوسرے یہ کہ اس مین زبان ریختہ نہین بولی جاتی بلکہ ھندیٔ
متعارف تا عوام کو بے تکلف دریافت ھو ۔[۳] ،،

۱- شاہ رفیع الدین ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۵۹۹

۲- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ٦٢٦

۳- شاہ عبدالقادر ، مقدمہ ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۴

زبان ریختہ سے مراد ایسی ارد و ھے جس مین عربی اور فارسی کے الفاظ بکثرت شامل ھون اور ھندئ متعارف سے مراد اس وقت کی عوامی ارد و ھے یعنی وہ ارد و جو عوام کی بول چال کی زبان تھی ۔

مثال سورۃ الکافرون کا ترجمہ :۔[۱] ،،

ترجمہ شاہ رفیع الدین :

کہہ اے کافرو ۔ نہین عبادت کرتا میں اس چیز کو کہ عبادت کرتے ھو تم اور نہین تم عبادت کرنے والے اس چیز کو کہ عبادت کرتا ھون مین اور نہین مین عبادت کرنے والا اس چیز کو کہ عبادت کرتے ھو تم اور نہین تم عبادت کرنے والے اس چیز کو کہ عبادت کرتا ھون مین ۔واسطے تمہارے دین تمہارا اورواسطے میرے دین میرا ۔[۲] ،،

ترجمہ شاہ عبدالقادر :

تو کہہ اے منکرو! مین نہین پوجتا جس کو تم پوجو اور نہ تم پوجو جس کو مین پوجون ۔ اور نہ مجھ کو پوجنا جس کو تم نے پوجا اور نہ تم کو پوجنا جس کو مین پوجون ۔ تم کو تمہاری راہ اور مجھ کو میری راہ ۔[۳] ،،

۱۔ القرآن سورہ ۱۰۹

۲۔ شاہ رفیع الدین ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۶۰۲

۳۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۶۳۰

مثال سورۃ الناس کا ترجمہ -۱- ،،

ترجمہ شاہ رفیع الدین :

کہہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ پروردگار لوگون کے ،بادشاہ لوگون کے ،معبود لوگون کے ، برائی وسوسہ ڈالنےوالے پیچھے ہٹ جانےوالے کی سے وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے- بیچ سینے لوگون کے- جنون مین سےاور انسانون مین سے -۲-

ترجمہ شاہ عبدالقادر :

تو کہہ مین پناہ مین آیا لوگون کےرب کی لوگون کےبادشاہ کی لوگون کےپوجنے کی بدی سےاس کی ،جو سنکارےاور چھپ جاوے وہ جو خیال ڈالتا ہے- لوگون کےدل مین - جنون مین اور آدمیون مین -۳- ،،

شاہ عبدالقادر اپنےترجمۂ قرآن مین مفہوم کو کم سےکم الفاظ مین سمونےکی سعی کرتےہین - اگرچہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ تحت اللفظی ہے- لیکن اسکے باوجود ان کےترجمےمین الفاظ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے-

مثال :آیت : إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

۱- القرآن سورہ ۱۱۴

۲- شاہ رفیع الدین ،ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ٦٠٦

۳- شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ٦٣١

لا یُؤمنُون -١- ،،

ترجمہ شاہ رفیع الدین :

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے برابر ہے اُوپر ان کے کیا ڈرایا
تو نے ان کو یا نہ ڈرایا تو نے ان کو نہین ایمان لاوین گے -٢- ،،

(تعداد الفاظ ٢٨)

ترجمہ شاہ عبدالقادر :

اور وہ جومُنکر ہوئے ، برابر ہے ، تو ان کو ڈراوے یا نہ ڈراوے
وہ نہ مانین گے -٣- ،،

(تعداد الفاظ ١٨)

مثال سورۃ الماعون کا ترجمہ :-٤- ،،

شاہ رفیع الدین :

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلا تا ہے دن جزا
کو - پس یہ وہ شخص ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو - اور نہین
رغبت دلاتا اوپر کھانا دینے فقیر کے - پس وائے ہے واسطے ان

١- سورۃ البقرہ آیت ٦

٢- شاہ رفیع الدین ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ٤

٣- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ٤

٤- القرآن سورہ ١٠٩

نماز پڑھنے والون کے - وہ جو نماز اپنی سے بے خبر ھین - وہ جو

دکھلاتے ھین لوگون کو - اور منع کرتے ھین برتنے کی چیز سے -ⓛ ،،

(تعداد الفاظ ٦٤)

شاہ عبدالقادر :

" تو نے دیکھا ؟ وہ جو جھٹلاتا ھے انصاف ھونا سو وھی ھے جو

دھکیلتا ھے یتیم کو - اور نہین تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر - پھر

خرابی ھے ان نمازیون کی - جو اپنی نماز سے بے خبر ھین - وہ جو

دکھاوا کرتے ھین اور مانگے نہ دین برتنے کی چیز -ⓛ ،، (تعداد الفاظ ٥٠)

شاہ عبدالقادر نے اپنا ترجمہ ،عوام النّاس کی سہولت کے لیے ھندیٔ متعارف مین سپرد قلم کیا - یہی وجہ ھے کہ اس مین ھندی زبان کے الفاظ نسبتاً زیادہ ھین - لیکن شاہ رفیع الدین کا ترجمہ قرآن ھندی متعارف کی بجائے ریختۂ متعارف مین ھے - اسکے باوجود اس مین بھی ھندی الفاظ ،موجودہ اردو کے مقابلے مین زیادہ ھین - اس ترجمہ مین مستعمل چند کثیر الاستعمال ھندی الفاظ کا نمونہ حسب ذیل ھے -

بی بی - تلک - باؤ - بودا - ڈھڈھا - چوٹی - چنگا - گابھا - پچھاڑی - لکھت کالا بھجنگ - کوڑا کالا - ملونی - پاسن - ورے - پرے - بھتایت - تلے ڈگنا - پیٹھانا چھٹانا - وغیرہ

۱- شاہ رفیع الدین ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ٦٠٢

۲- شاہ عبدالقادر ،ترجمہ قرآن ،مذکورہ ص ٦٣٠

ترجمه و تفسیر سید شاه حقانی

زیر نظر ترجمه و تفسیر کے مؤلف سید شاه حقانی هین - سید شاه حقانی ابن شاه آلِ محمد ابن شاه برکت الله ، ۱۱۴۵ھ مین متولد هوئے۔[۱] ،،

مروّجه علوم مارهره اور فرخ آباد سے حاصل کئے - اپنے والد بزرگوار حضرت شاه آل محمد (م ۱۱٦۴ھ) کے مرید اور اپنے بڑے بھائی شاه حمزه (م ۱۱۹۸ھ) کے خلیفه تھے -[۲] ،،

آپ نے ساری عمر تجرد مین گزار دی اور شادی نهین کی -[۳] ،،

آپ کو عمارتین نبوانے کا ازحد شوق تھا - چنانچه مارهره مین شاندار عمارتین تعمیر کرائین -[۴] ،،

آپ کا وصال ۱۲۱۰ھ مین هوا [۵]- ،،

تصانیف درج ذیل هین :[٦]- ،،

۱- تفسیر قرآن بزبان اردو مسمیٰ "" عنایت رسولؐ کی ،،

۱- مولوی محمد میان برکاتی ،تاریخ خاندان برکات ، مطبوعه کراچی ، ۱۹۸۷ء ص ۱۸
۲- شاه آل رسول مارهروی ، مختصر تاریخ خاندان برکاتیه بحواله اردو نثر کے ارتقاء مین علما کا حصه ، محمد ایوب قادری ،حاشیه ص ۳۴۱ ، ۳۴۲
۳- مولوی محمد میان برکاتی ،تاریخ خاندان برکات ، مذکوره ص ۱۸
۴- ایضاً ص ۱۹
۵- ایضاً ص ۱۸
٦- ایضاً ص ۱۸ - ۱۹

٢- لباب الاخبار کا اردو ترجمہ ، مسمیٰ نعت رسول کی ،،

٣- بیاض فوائد المتفرقہ ،

تفسیر کا نمونہ عبارت احسن مارھروی نے اپنی تصنیف نمونۂ منشورات مین دیا ھے۔ وہ اس تفسیر پر تبصرہ کرتے ھوئے رقم طراز ھین :

" یہ تفسیر راقم کے اسلاف مین ایک بزرگ نے لکھی ھے جو غیر مطبوعہ ھے - یہ نمونہ صرف اس لیے دکھایا گیا ھے کہ اس زمانے مین اردو کا عام اثر اتنا ھو گیا تھا کہ گوشہ نشین اور قصباتی اھل علم بھی اس کی ترویج پر مائل ھو گئے تھے۔ اور ان کو بھی احساس ھونے لگا تھا کہ اب فارسی کی جگہ اردو لینے والی ھے۔[1] ،،

ترجمہ و تفسیر سید شاہ حقانی :

شاہ حقانی اپنی تفسیر کا آغاز درج ذیل سطور سے کرتے ھین اور اس مین تاریخ تکمیل ،سبب تالیف اور اپنے اسلوبِ تفسیر پر روشنی ڈالتے ھین - "" پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم ،، اور اللہ تعالی کا نانو ، اور اس کے حبیب اور اس کے آل و اصحاب صلوٰت اللہ علیھم اجمعین ،، کے نانو کو پڑھ کر یہ عاصی کہتا ھے کہ احوال اس کے لکھنے کا یہ ھے کہ جو غور کر کے دیکھا تفسیر زبان عربی مین اور فارسی مین ،عالمون ،فاضلون ،بزرگون نے اس بارہ سے چھ (١٢٠٦ھ) برس کے عرصے مین تصنیف کری ھین اور اپنے فہم و عقل

١- احسن مارھروی ،نمونہ منشورات ،اسلام آباد ١٩٨٦ء ص ٨٢

کے زور سے مضمون کو آیت آیت حرف حرف کے ساتھ فصاحت اور بلاغت کے لکھے ہین اور زیر زبر کو قاعدہ صرف نحو کے سے ثابت کیا ھے۔ شان نزول اور احوال پیغمبرون کے موافق حدیث اور روایت صحابہ رضی اللہ عنہم کے داخل کرتے ہین ۔ جو ان تفسیرون کو نظر کیا ، دریا علم کا اور ھدایت کا ھے کہ موج مارتا ھے ، جاری ھے اور ھر ایک کو اس کے مدعا کو پہنچنا بے استاد جیسا چاھیے مشکل ھے۔ پھر آخر کار کتب خانہ استاذی مرشدی حضرت بھائی صاحب و قبلہ حضرت شاہ حمزہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے سے تفاسیر جدا کر کے حرف حرف کے مضمون کو اور شان نزول ھر ایک کلمے اور آیت اور سورت کا دریافت کر کے اور سب احوال پیغمبرون کا سمجھ کر موافق اور عقل اپنی کے ھر ایک کلمے اور آیت اور سورت کے ساتھ مختصر کر کے لکھا اور داخل کیا ۔ تاکہ اُن پڑھون کو جلد سمجھ مین آوے عبارت طویل کو موقوف کیا کس واسطے کہ دل عالم کے تنگ ھو گئے ھین ۔ زیادہ عبارت کے پڑھنے سے الجھتے ھین ۔ تنگ آتے ھین بلکہ پڑھے ۔ ان پڑھون سے زیادہ جی چھپاتے ھین ۔ " ۔[1] "

جناب احسن مارھروی کا پیش کردہ نمونہ ترجمہ و تفسیر حسب ذیل ھے :

رنج مین نہ ڈالے گا خدائے تعالی کسی کو مگر موافق طاقت اسکی کے

اس کو ھے جو عمل کیا اور اوپر اس کے ھے جو گناہ گیا ۔ اے پروردگار

میرے عذاب مت پکڑ تو مجھ پر ، جو بھول جاؤن مین یا خطا کرون

۱۔ احسن مارھروی ، نمونہ مثورات ، اسلام آباد ص ۸۱ ، ۸۲

اے پرورد گار میرےاور بوجھ مت دے تو اوپر میرے بوجھ بھاری

جیسے بوجھ رکھا تو نے اوپر اس گروہ کے کہ پہلے تھے مجھ سے

اے پرورد گار میرےاور مت رکھ اوپر سر میرے کے بوجھ جو کنہ نہ اٹھا

سکون مین اور در گزر کر خطاؤن میری سےاور بخش تو گناھون میرے

کو اور رحم کر تو اوپر میرے تو ھے خاوند میرا پھر غالب کر تو مجھ

کو اوپر قوم کافرون کے ۔[۱] ،،

(سورة البقرہ آیت ۲۸۶)

اسی آیت کا ترجمہ شاہ عبدالقادر نےان الفاظ مین کیا ھے :

" اللہ تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو ، مگر جو اس کی گنجائش

ھے ۔ اسی کو ملتا ھے جو کمایا اور اسی پر پڑتا ھے جو کیا ۔ اے

رب ھمارے نہ پکڑ ھم کو ،اگر ھم بھولین ، یا چوکین ، اے رب

ھمارے ھمارے اور نہ رکھ ھم پر بوجھ بھاری ،جیسا رکھا تھا تو

نے اگلون پر ، اے رب ھمارےاور نہ اٹھوا ھم سے جس کی طاقت

نہین ھم کو اور درگزر کر ھم سےاور بخش ھم کو اور رحم کر ھم

پر تو ھمارا صاحب ھے مدد کر ھماری قوم کافر پر ۔[۲] ،،

دونون تراجم کےموازنہ سےدرج ذیل امور مترشح ھوتےھین ۔

۱۔ سید شاہ حقانی کا ترجمہ تحت اللفظی ھےجبکہ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ

۱۔ احسن مارھروی ، نمونہ منشورات ، مذکورہ ص ۸۲

۲۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۴۷ ، ۴۸

بامحاورہ ھے ۔

۲۔ اول الذکر ترجمے مین توضیحی الفاظ بھی شامل ھین لیکن موخر الذکر ترجمے مین توضیحی الفاظ موجود نہین ھین ۔

سید شاہ حقانی کے توضیحی اور تشریحی الفاظ کو ھلالین مین لکھ کر چند سطور نیچے لکھی جاتی ھین ۔

" اس کو ھے جو (عمل) کیا اور او پر اس کے ھے جو (گناہ) کیا ۔
اے پرورد گار میرے (عذاب) مت پکڑ تو مجھ پر جو بھول جاؤن مین
یا خطا کرون مین ، اے پرورد گار میرے اوربوجھ مت دے تو اوپر میرے
(بوجھ بھاری) جیسے (بوجھ) رکھا تو نے اوپر اس گروہ کے پہلے
تھے مجھ سے ۔[1] ،،

۳۔ سید شاہ حقانی کا ترجمہ " ریختہ ،، یعنی فارسی و عربی آمیز اردو مین ھے جبکہ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ " ھندیٔ متعارف ،، مین ھے ۔

۴۔ اول الزکر ترجمہ مین الفاظ کی تعداد ۱۲۱ ھے جبکہ مؤخر الذکر ترجمے کے الفاظ صرف ۹۳ ھین ۔

۵۔ شاہ حقانی صاحب نے جمع متکلم کے صیغون اور ضمائر کا ترجمہ صیغۂ واحد متکلم مین کیا ھے جو قواعد کی رو سے سُقم ھے ۔

۱۔ احسن مارہروی ، نمونۂ منثورات ، مذکورہ ، ص ۸۲

٦- اول الزکر ترجمه کے تمہیدی الفاظ اور ثانی الذکر کی تمہیدی عبارت (مقدمه موضع قرآن ضمیمہ ا) کا تقابلی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اول الزکر کی عبارت نسبتاً زیادہ ڈھیلی ، بے جوڑ اور بے ربط ہے۔

لسانی جائزہ

١- ہندی لفظ نانو بمعنی نام لایا گیا ہے۔ مثلاً الله تعالی کا نانو

٢- جمع بطریق عربی : احوال اور تفاسیر کی جمع ،عربی قاعدے کے مطابق لائی گئی ہے۔

٣- جمع بطریق اردو : کچھ عربی اور فارسی الفاظ کی جمع ،اردو کے طریقے سے بنائی گئی ہے۔ مثلاً عالمون ، فاضلون ۔ بزرگون ، پیغمبرون ، معنی کی جمع معنیون لکھی گئی ہے۔ لیکن یہ کتابت کی غلطی دکھائی دیتی ہے ۔ معنی کی جمع معنون یا معنیون بطریق اردو بنائی گئی ہوگی ۔

٤- حرف عطف " و ،، اور " اور ،، کا حذف

" عالمون فاضلون ،بزرگون سے اس بارہ سے برس کے عرصے مین تصنیف کری ہین

عالمون ، فاضلون ،بزرگون کے درمیان کوئی حرف عطف نہین .

٥- جو بمعنی جب مثلاً " جو غور کر کے دیکھا ،،

٦- "" کے ،، زائد

زیر زبر کو قاعدہ صرف نحو کے سے ثابت کیا ۔

٧- بول چال کی زبان ،مثلاً " تصنیف کری ہین ،، " داخل کرے ہین ،،

۸- محاورات :

بوجھ دینا	اور بوجھ مت دے اوپر میرے
بوجھ رکھنا	جیسے بوجھ رکھا تو نے اوپر اس گروہ کے (آجکل بوجھ ڈالنا مستعمل ھے)
دل تنگ ھونا	دل عالم کے تنگ ھو گئے ھین
جی چھپانا	بلکہ پڑھے ان پڑھون سے زیادہ جی چھپاتے ھین
تنگ آنا	زیادہ عبارت کے پڑھنے سے الجھتے ھین ، تنگ آتے ھین

پنجابی زبان کا اثر :

" سے ،، بمعنی سو ، عالمون ، فاضلون ، بزرگون نے اس بارہ سے چھ (۱۲۰٦) برس کے عرصے مین تصنیف کری ھین - سے بمعنی سو پنجابی مین اب بھی مستعمل ھے-

میاں محمد بخش (م ۱۹۰۷ء) کا ایک شعر حسب ذیل ہے

ع سن مقدس ہجری دساں باراں سے ست داہے
ست اُتے دو ہور محمد اُوپر اِس تھیں آہے [1]

۱- میاں محمد بخش، سیف الملوک، مطبوعہ حمید بک ڈپو، لاہور، ۱۹۹۳ء ص ۳۰

ترجمہ قرآن حکیم محمد شریف خان :

علامہ شریف خان بن اکمل خان دہلی مین پیدا ہوئے اور یہین نشو و نما پائی - جیّد علماء سے علوم متداولہ کی تکمیل کی علم طب اپنے والد ماجد اور چچا اجمل خان (اول) سے حاصل کیا اور طویل مدت تک ان کی خدمت مین رہ کر کسب کمال کرتے رہے -۱- "

ان کے بارے مین مترجم و مرتب تذکرہ علمائے ہند رقم طراز ہین :

" حکیم شریف خان کے والد حکیم محمد اکمل خان اپنے عہد کے نامی گرامی طبیب تھے ، اشرف الحکماء حکیم شریف خان علم و فضل اور شہرت و ناموری مین باپ سے سبقت لے گئے - شاہ عالم ثانی کے عہد (۱۱۷۳ تا ۱۲۲۰ھ) مین شاہی طبیب رہے - اشرف الحکماء کا خطاب ملا -۲- "

سرسید احمد خان لکھتے ہین :

"اپنے عصر مین سر آمد حکماء سر حلقہ اطبا تھے ،آج تک ان کے کمالات کا شہرہ گنبد دوار مین از بس بلند ہے - جالینوس اور ارسطو کا غلغلہ ان کے ایسا ہے جیسا طوطی کی صدا نقار خانے مین اور فی الحقیقت اس روزگار کے اکثر اطباء نامی انہین کی نسبت

۱- عبد الحی لکھنوی ،نزہتہ الخواطر ،مذکورہ ، جلد ۷ ص ۲۳۵،۲۳۶

۲- محمد ایوب قادری ، مترجم تذکرہ علمائے ہند مصنفہ رحمن علی کراچی ۱۹۶۱ء ص ۲۳۳

شاگردی سے سرمایہ اعتبار رکھتے ہین -[1] ''

تصانیف :
======

۱- اردو مین قرآن مجید کا مشروح ترجمہ -[2] ''

۲- کاشف المشکوۃ ترجمہ فارسی مشکوۃ شریف -[3] ''

۳- عجالعہ نافعہ -[4] ''

۴- علاج الامراض[4]

۵- تالیف شریفی[4]

۶- دستور الفصد[4]

۷- حاشیہ نفسی[4]

۸- حاشیہ شرح اسباب -[4] ''

حکیم صاحب کی تاریخ وفات مین اختلاف پایا جاتا ہے- تذکرہ علمائے ہند مین ان کا سال وفات ۱۲۳۱ ھ درج ہے اور کسی شاعر کا درج ذیل قطعہ تاریخ بھی تحریر کیا ہے

دریغا ازین دار فانی گذشت

حکیم و طبیب و لطیف و ظریف

خرد گفت سال وفاتش بمن

۱- سرسید احمد خان ،آثار الصادید ،نول کشور لکھنو ۱۸۷۶ء باب چہارم ص ۳۷
۲- محمد ایوب قادری ،مترجم تذکرہ علمائے ہند مذکورہ ص ۲۳۴
۳- ایضاً ص ۲۳۴
۴- رحمان علی ،تذکرہ علمائے ہند مذکورہ ص ۸۵

صد افسوس مرزا محمد شریف (۱۲۳۱ ھ) ۔[1] ،،

ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے ان کا سال رحلت جو انہیں حکیم محمد احمد خان نے بتایا تھا ۱۲۱۶ ھ قرار دیا ہے ۔[2] ،،

فاضل مترجم تذکرہ علمائے ہند رقم طراز ہیں :

" مولف تذکرہ علمائے ہند نے تاریخ وفات ۱۲۳۱ھ / ۱۸۱۵ء لکھی ہے بعض تذکرہ نویسوں نے ۱۲۲۲ھ / ۱۸۰۷ء تحریر کی ہے اور " دخل الجنة بلا حساب ،، مادہ تاریخ لکھا ہے ۔ حکیم شریف خان کے مزار پر جو لوح کندہ ہے اس پر بغیر "" ہ ،، کے دخل الجنہ بلا حساب ،، تحریر ہے ۔

کتبہ مزار یہ ہے :

ھوالحکیم ، ھذا مرقد اشرف الحکماء الحکیم محمد شریف خان لدھلوی دخل الجنہ بلا حساب ۱۲۱۶ ھ ۔[3] ،،

د + خ + ل + ا + ل + ج + ن + ت + ب

۴ + ۶۰۰ + ۳۰ + ۱ + ۳۰ + ۳ + ۵۰ + ۴۰۰ + ۲

ل + ا + ح + س + ا + ب

۳۰ + ۱ + ۸ + ۶۰ + ۱ + ۲ = ۱۲۲۲ھ بنتا ہے

۱- رحمان علی ، تذکرہ علمائے ہند مذکورہ ص ۸۵

۲- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مطبوعہ انجمن ترقی اردو کراچی ۱۹۶۱ء ص ۱۳۶

۳- محمد ایوب قادری مترجم تذکرہ علمائے ہند مذکورہ ص ۲۳۲

لہذا دخل الجنة بغیرۃ، کے نہین ہو سکتا ۔ ت کے ۴۰۰ عدد شامل کئے جائین تو سال وفات ۱۲۲۲ھ بنتا ہے ۔

ترجمہ قرآن حکیم محمد شریف خان کے بارے مین ڈاکٹر مولوی عبدالحق لکھتے ہین :

" ایک اور ترجمہ جو بادشاہ (شاہ عالم ثانی) کے ایما سے ہوا وہ دلی کے نامور طبیب حکیم محمد شریف خان مرحوم کا کیا ہوا ہے یہ ترجمہ قلمی ہے ۔ اس وقت حکیم محمد احمد خان صاحب کے کتب خانے مین موجود ہے ۔[۱] ،،

اور مولانا ابو الکلام آزاد کی وساطت سے ہمین اس کی زیارت نصیب ہوئی ۔[۲] ،،

ترجمہ کے آخر مین ترقیمہ ہے جس سے منکشف ہوتا ہے کہ یہ قرآن مجید کا مکمل ترجمہ ہے ترقیمہ کی عبارت حسب ذیل ہے :

" لللہ الحمد والمنة کہ این تفسیر سلاست تحریرحسب الامر ارفع اشرف اعلی بادشاہ جم جاہ دین پناہ السلطان ابن سلطان الخاقان ، ابن الخاقان اسد المعارک والمغازی جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ ذرہ خاکسار بےمقدار حکیم محمد شریف خان ،

۱- یہ تفسیر حکیم جمیل خان دہلوی کے پاس تھی ۔ لیکن تفتیش سے اب معلوم ہوا کہ اب ان کے خاندان مین نہین ہے کہین ضائع ہو گی (جمیل نقوی اردو تفاسیر ،مقتدرہ قومی زبان ،اسلام آباد ۱۹۹۲ء ص ۳۶)

۲- مولوی عبدالحق ،قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۶

بن حاذق الملک حکیم محمد اکمل خان مرحوم شروع در
تسوید و تحریر آن نموده بود ، بمساعدت توفیق الہی و
معاضدت اقبال شہشاہی در نیکو ترین ازمنه و بہترین ادنه
زیب و زینت اختتام پذیرفت ۔ الحمد الله الذی بتوفیقه تمت
هذا التفسیر یوم الجمعه فی التاسع من ذی القعده بید الحقیر
محمد بدر الدین مفوض الله بن فیض الله ۔[۱] ،،

ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم نے ،درج بالا ترقیمے کا بھر پور تنقیدی و تحقیقی جائزہ ،مختلف تاریخی و تقویمی قرائن و شواہد کی روشنی مین لینے کے بعد ،زیر نظر ترجمه قرآن کے سال تکمیل کے بارے مین لکھا ھے:

"گویا یه ترجمه ۱۲۰۶ھ یا ۱۲۱۴ ھ مین مکمل ھوا ۔ بہر حال
یه ترجمه شاہ عبد القادر کے ترجمه قرآن کے بعد تکمیل پذیر ھوا ۔[۲] ،،

۱۔ مولوی عبد الحق ،قدیم اردو مذکوره ص ۱۳۶

۲۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری ،اردو نثر کے ارتقاء مین علما کا حصه لاهور ۱۹۸۸ء ص ۸۵

نمونہ ترجمہ : سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات :

مین هون الله بہت جاننے والا - وہ کتاب کہ اگلی کتابون مین وعدہ اتارنے کا تھا - یہ کتاب کامل ہے - یعنی قرآن کہ کچھ شبہ نہین بیچ اوس کے اللہ کی طرف سے آنے مین - راہ دکھانے والی ہے پرہیز گارون کو شرک سے اور گناہون سے - وہ پرہیز گار کہ ایمان لاتے هین بغیر دیکھے کہ اللہ موجود ہے یا ساتھ وحی کے اور قیامت کے یا قضا و قدر کے اور قائم رکھتے هین نماز پانچ وقت کی کو ساتھ شرطون اور ادب کے اور جس چیز سے کہ روزی دی هے هم نے ان کو خرچ کرتے هین اوپر عیال کے اور فقیرون کے -[1] ،،

(اعوذ بالله من الشیطان الرجیم) پناہ پکڑتا هون مین اور التجا کرتا هون مین ساتھ اللہ کے بدی شیطان وسواس دلانے والے کی سے کہ دور رحمت سے هے اور نکالا گیا - بہشت سے (بسم الله الرحمن الرحیم) شروع کرتا هون مین قرآن کو ساتھ نام اللہ لائق بندگی کے بہت بخشنے والا اوپر خلق کے وجود دینے سے دنیا مین مہربان هے اوپر ان کے آخرت مین -[2] ،،

ترجمہ سورۃ الفاتحہ :

جو تعریف کہ اول سے آخر تک موجود هے لائق هے واسطے

۱- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۶ ، ۱۳۷

۲- ایضاً ص ۱۳۷

اللہ کے کہ پالنے والا ھے تمام عالمون کو ،بخشنے والا وجود
کا آخرت مین ، مہربان داخل کرنے بہشت کے سے۔ مالک دن
(قیامت) کے کا ۔ تصرف کرنے والا اس دن جو چاھیے
گا کرے گا ۔ خالص تجھی کو بندگی کرتے ھین ھم اور خاص تجھی
سے مدد مانگتے ھین اوپر بندگی تیری کے دیکھا تو ھم کو راہ
سیدھی بیچ قول کے اور فعل کے اور اخلاق کے ،راہ ان آدمیون
کی .... اورنہ راہ گمراھون کی ۔1 ،،

سورت یونس کی چند ابتدائی آیات کا ترجمہ :

" مین ھون اللہ کہ دیکھتا ھون سب چیز کو ، یہ آیتین قرآن
با حکمت کی ھین یا محکم ھین متشابہ نہین ۔ آیا ھے واسطے
آدمیون کے تعجب یہ ھے کہ وحی کی ھم نے طرف ایک مرد کے
انہین کی جنس سے یہ کہ ڈرا تو آدمیون کو عذاب اللہ کے سے
اور خوش خبری دے تو اون لوگون کو کہ ایمان لائے ھین ۔ یہ کہ
واسطے ان کے آگے آنا یا رضا (خوشی) خدا کی ۔2 ،،

مولوی عبدالحق اس ترجمہ قرآن کے بارے مین رقم طراز ھین :

" حکیم صاحب اسے تفسیر کہتے ھین ،لیکن درحقیقت یہ

١- مولوی عبدالحق ،قدیم اردو ، مذکورہ ص ١٣٧
٢- ایضاً ص ١٣٧، ١٣٨

ترجمه هے ، البته موقع سے کہین کہین ایک آدھ لفظ ترجمه کی

صراحت کے لیے بڑھا دیا گیا ہے ۔۱ ،،

مولوی صاحب اسکی زبان پر تبصره کرتے ہوئے لکھتے ہین :

" اسکی زبان شاه عبد القادر کے ترجمے کے مقابلے مین زیاده صاف ہے اور لفظی پابندی مین اتنی سختی نہین کی گئی ہے۔ اردو زبان کی ترکیب کا نسبتاً زیاده خیال رکھا گیا ہے۔ نیز شاه صاحب کی طرح ہندی مین نہین بلکه ریخته مین ترجمه کیا ہے۔۲ ،،

الحمد لله رب العالمین کے ترجمه پر تبصره کرتے ہوئے حامد حسن قادری لکھتے ہین :

" یه صرف الحمد لله رب العالمین کا ترجمه ہے اس سے معلوم ہوتا ہے که حکیم صاحب نے باوجود ترتیب لفظی کے تشریحی ترجمه کیا ہے۔ لفظ الحمد کا ترجمه اور مترجم "" سب تعریف ،، یا تمام تعریفین کرتے ہین ۔ اسی طرح رب العالمین کے ترجمه مین "" پالنے والا ،، کے آگے " بخشنے والا ،، وجود کا آخرت مین ،، بھی بڑھایا ہے۔ تاکه رب کا مفہوم واضح ہوجائے۔ یعنی اس عالم مین روح کی تکمیل تربیت کے بعد آخرت مین باقی مراتب روحانی کا طے کرنا بھی الله تعالی کی ربوبیت مین شامل ہے ۔۳ ،،

۱- مولوی عبد الحق ، قدیم اردو ، مذکوره ص ۱۳٦

۲- ایضاً ص ۱۳۹

۳- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، آگره ۱۹۴۱ء ص ۱۵۲

لسانی مطالعہ

عربی و فارسی الفاظ کی جمع بطریق اردو :

فقیرون   خرچ کرتے ہین اوپر عیال کے اور فقیرون کے -[۱] ،،

پرہیز گارون   راہ دکھانے والی ہے پرہیز گارون کو -[۱] ،،

عالمون   پالنے والا ہے تمام عالمون کو -[۱] ،،

آیتین   یہ آیتین قرآن باحکمت کی ہین -[۱] ،،

حرف جار مجرور سے مقدم :

بیچ اس کے   کچھ شبہ نہین بیچ اس کے -[۱] ،،

بغیر دیکھے   وہ پرہیز گار کہ ایمان لاتے ہین بغیر دیکھے -[۱] ،،

واسطے اللہ کے   (تعریف) واسطے اللہ کے کہ پالنے والا ہے تمام عالمون کا -[۱] ،،

بیچ قول کے   دیکھا تو ہم کو راہ سید ہی بیچ قول کے -[۱] ،،

اوپر عیال کے   خرچ کرتے ہین اوپر عیال کے -[۱] ،،

اسم فاعل " والا ،، لاحقہ کے ساتھ :

جاننے والا   مین ہون اللہ بہت جاننے والا -[۲] "

راہ دکھانے والا   راہ دکھانے والی ہے پرہیز گارون کو -[۳]

۱- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۷

۲- ایضاً ص ۱۳۷

۳- ایضاً ص ۱۳۷

وسواس دلانے والا	التجا کرتا ھون مین ساتھ اللہ کے بدی شیطان وسواس دلانے والے کی ۔۱ ،،
بخشنے والا	بہت بخشنے والا اوپر خلق کے ۔۲ ،،
پالنے والا	پالنے والا ھے تمام عالمون کو ۔۲ ،،

مرکبات اضافی :
==========

بخشنے والا وجود کا	بخشنے والا وجود کا آخرت مین ۔۲ ،،
دن قیامت کے	مالک دن قیامت کے کا ۔۲ ،،
بندگی تیری	اور خاص تجھی سے مدد مانگتے ھین اوپر بندگی تیری کے ۔۲ ،،
راہ ان کی	راہ ان آدمیون کی ۔۲ ،،
عذاب اللہ کا	ڈرا تو آدمیون کو عذاب اللہ کے سے ۔۳ ،،

مرکبات توصیفی :
==========

سیدھی راہ	دیکھا تو ھم کو راہ سیدھی ۔۲ ،،
اگلی کتابین	اگلی کتابون مین وعدہ اتارنے کا تھا ۔۲ ،،

قدیم الفاظ :
========

دنیان	بہت بخشنے والا اوپر خلق کے وجود دینے سے دنیان مین ۔۲ ،،

١۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ١٣٦

٢۔ ایضاً ص ١٣٧

٣۔ ایضاً ص ١٣٨

د و حروف اضافت کا استعمال :

مالک دن قیامت کے کا [1]

---

۱ - مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، ص ۱۳۷

ترجمہ قرآن مجید فورٹ ولیم کالج :

ڈاکٹر گل کرائست کی زیر نگرانی فورٹ ولیم کالج کے شعبہ تالیف و ترجمہ مین ، چند علماء نے مل کر یہ ترجمہ مکمل کیا ۔ صاحب ارباب نثر ارد و اس ضمن مین لکھتے ہین :

" ۱۸۰۲ء کے اواخرِ ایام مین ڈاکٹر گل کرائست خرابئ صحت کی وجہ سے وظیفۂ حسنِ خدمت پر کالج سے سبکدوش ہو گئے اور انہین مولوی امانت اللہ کی سرپرستی کرنے اور ان سے کوئی مفید تالیف یا ترجمہ کرانے کا خاطر خواہ موقع نہ ملا ۔ ڈاکٹر گل کرائسٹ کی علیحدگی کے بعد ہی ان کے جانشینو ن نے قرآن شریف کے ترجمہ کے کام کو موقوف کرا دیا ۔ اور اسطرح یہ مفید کام ادھورا رہا ۔ قرآن شریف کے ترجمہ کے لیے ابتداً یہی دو صاحب (مولوی امانت اللہ ، بہادر علی حسینی) مقرر ہوئے تھے مگر ازان بعد ان کی امداد کے لیے کالج کے بعض اور مولوی بھی اس کام پر مامور کئے گئے ۔ گل کرائست کے جانشینون نے ترجمہ شدہ حصہ کو بھی کالج کی طرف سے شایع کرنا پسند نہ کیا ۔[1] ،،

لیکن حقیقت یہ ہے کہ زیر نظر ترجمۂ قرآن تکمیل کو پہنچا تھا ۔ اس مکمل ترجمہ قرآن کا قلمی نسخہ بابائے ارد و مولوی عبد الحق کے ہاتھ لگ گیا تھا ۔ وہ اس کا تعارف کراتے

۱- مولوی سید محمد ، ارباب نثر ارد و ، لاہور ۱۹۵۰ء ص ۱۵۶

ہوئے رقم طراز ہین :

"ایک اور ترجمہ فورٹ ولیم کالج مین ڈاکٹر گل کرئسٹ کی سرپرستی مین ہوا - بعض وجوہ سے یہ ترجمہ چھپ کر شائع نہین ہونے پایا - اسکے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے -

" ترجمہ قرآن شریف بزبان ہندی "

اس کے شروع کی تاریخ موافق سنہ ہجری کے تمام اس مصرع سے نکلتی ہے - صراط المستقیم الحق ہے بالکل (۱۲۱۸ ھ) -۱ "

ترجمہ قرآن شریف کا ہند کے اہل اسلام کی خاطر سلطنت مین ظل سبحانی شاہ عالم بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ اور حکومت مین زبدۂ نوآئینان عظیم الشان مشیر خاص شاہ کیوان بارگاہ انگلستان مارکوئس ولزلی گورنر جنرل بہادر دام ظلہٗ کے حسب الحکم صاحب والا قدر عالی شان مدرس تفریق ...... جان گل گرائسٹ صاحب دام حشمتہٗ کے کیا - اور ابتداء سے انتہا تک جو جو احوال گزرا ہے خاتمے مین لکھا - اس کے مطالعہ کرنے سے تمام حقیقت معلوم ہوگی "

خاتمۂ کتاب کی سطور بھی کاظم علی جوان نے تحریر کی ہیں -

خاتمۂ کتاب سے اسکے آغاز و انجام اور مختلف مراحل سے مکمل آگہی ہوتی ہے - خاتمہ کتاب کی عبارت نیچے مسطور ہے :-

" الحمد لِلّٰہِ والمنتہ کہ ماہ مبارک رمضان کی نوین تاریخ

۱- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۳۸

سنہ ۱۲۱۹ھ بارہ سے انیس ھجری مین پنج شنبے کے روز ظہر
کے اول وقت قرآن شریف کا ترجمہ زبان ریختہ مین تمام ھوا - شروع
اس کی حسب الحکم صاحب عالی شان جان گل کرائسٹ صاحب دام
اقبالہٗ کے ذالحجہ مین کہ سن بارہ سے سترہ تھے ھوئی تھی -
مولوی امانت اللہ صاحب اور میر بہادر علی صاحب میر منشی اور احقر
ترجمے اور محاورے کے لیے مقرر تھے اور چندے مولوی فضل اللہ کو بھی ارشاد
حضور ھوا کہ تم بھی شریک ھو کہ بدون دو مولویون کے یہ امر عظیم ترجمے
کا بخوبی سرانجام نہ ھو سکے گا - چنانچہ نام ان کا شروع مین مندرج
ھے پانچ سیپارے جب ترجمہ ھوئے، ایسی کچھ نزاع لفظی ان دونون
صاحبون کے درمیان آئی کہ ان مین سے مولوی فضل اللہ صاحب رھے اور
دوسرے صاحب کے عوض حافظ غوث علی صاحب مقرر ھوئے۔ یے دونون
بدستور ترجمہ کرتے تھے - جب صاحب ممدوح ذیقعد کی دسوین تاریخ
سن بارہ سے انیس (۲۲ فرووی سنہ ۱۸۰۴ع) مین ولایت کو تشریف
لے گئے اور اصالتاً مدرسی کپتان مویٹ صاحب دام حشمتہ کو حضور پرنور
سے مقرر ھوئی - اسی طور سے موافق ان کے ارشاد کے کام ترجمے کا جاری
رھا - چنانچہ اس عرصہ مین اکیس سی پارے ھوئے تھے کہ صاحب عالی
شان نے بندے کو فرمایا مولویون مین سے ایک مولوی ترجمہ کرے اور تو ھی
محاورے کی درستی مین رہ - قبول کر کے مولوی فضل اللہ صاحب ترجمہ

کرتے رہے اور بندہ محاورہ کرتا رہا ۔ اور اب حق سبحانہ و تعالی کے تفضّلات سے وہ کام سر انجام کو پہنچا مگر نظر ثانی باقی ہے۔ جس طرح سے ارشاد ہوگا کرنے مین آوے گی ۔ لیکن وے لوگ جو ہمیشہ تصنیف و تالیف اور ترجمہ کرتے ہین ان کی خدمت مین التماس یہ ہے کہ مہربانی سے نگاہ کرین ۔ قرآن شریف کہ کلام الہی ہے اور فصاحت و بلاغت ایسی کہ چشم و گوش فلک نے بھی نہ دیکھی ۔ نہ سنی ۔ اور جس عصر مین کہ اس کا نزول ہوا ہے کیسے کیسے اہل فصاحت و بلاغت عربستان مین تھے ۔ اسکی عبادت جو سراسر صنعتون سے بھری ہوئی ہے اور تمام مسجّع اور مقفا ہے ، نگاہ کر کے حیران تھے بشر کا کیا مقدور ہے کہ اس کے ایک حرف کی خوبی بیان کرے ۔ اور ایک زبان تو کیا اگر تمام روئین بدن کے زبان گویا ہون دونون جہان کی جتنی خلقت ہے تو بھی ذرے کے برابر مدح و ثنا نہ کر سکے ۔ الحق کہ کہان کلام خالق کا اور کہان زبان مخلوق کی ۔ پس جو جو صنائع و بدائع اس مین ہین من و عن اس کا ترجمہ کس سے ہو سکتا ہے ۔ مگر فارسی ترجمے اور تفسیرون سے جس لفظ کے جو معنے مترجمون اور مفسرون نے لکھے ہین زبان ریختہ مین ان کے موافق لکھنے مین آیا ہے ۔ تفسیر بیضاوی اور مدارک و جلالین تین عربی تفسیرین ، بحر موّاج اور تفسیر حسینی کہ یہ دو فارسی ہین ان سے ترجمہ کیا ہے ۔ جہان کہین جو کچھ اختلاف

سمجھے ان پانچون تفسیرون مین دیکھ لیے - ایک نہ ایک مین موافقت

پائی جائیگی - اور کہین کہین جو الفاظ ماضی و حال و استقبال کے

ہین اور مفسرون نے ماضی کو حال اور حال کو استقبال کیا ہے یہان

بھی اسی طریق کی پیروی ہوئی ہے - مگر جہان کہین زمانے کی مطابقت

سے ہندی عبارت کے مطالب مین اختلاف نظر آیا

،چارو ناچار بطور محاورے کے رہنے دیا - اور اگرچہ لفظ کے ترجمے

کی رعایت سراسر رکھی ہے پر کہین کہین اصل مطلب لیا ہے - کیونکہ

لفظ کی متابعت سے معنون کا فوت ہونا قباحت عظیم ہے ، اس بات کو

ترجیح دی - بہر نوع مطلب نہین چھوٹا - اس لیے محاورے کو چندان

دخل نہین دیا کہ کتابی عبارت کا داب روز مرے کی بول چال سے اور

ہے -

جزو مقطعات کا ترجمہ بالاتفاق نہ پایا نہ کیا اور مفعول

مطلق ہندی مین شاذ و نادر ہے - کہین جو رہ سکا تو رکھا والا

نہ یا چھوڑ دیا - لفظ تاکید زیادہ کیا کہ اس سے تاکید غرض ہے اور

عربی مین التفات بہت سا ہے اور ہندی مین کم لیکن وہ رہنے دیا

کہ بہت بتکرار ہے - واو عاطفہ اور حرف ف اور وہ الفاظ کہ معنے

مین تحقیق کے آتے ہین قرآن شریف مین بہت ہین اور زبان عربی مین

فصاحت رکھتے ہین - ہندی مین گو کہ ان کی کثرت محاورے کی رو سے

اسقدر نہین ۔ لیکن ترک کرنا ان کا جائز نہ دیکھا ۔ اس سبب
سے جس جملے مین جس قدر آئے ترجمہ کیا اور تمام کلام اللہ قلیل العبارت
و کثیر المعنی ھے جتنے اہل اسلام کے فرقے ھین سب کے دین و ایمان
کی بنا اسی سے ھے ۔ اجتہاد کر کے ہر ایک اپنا .... اصل
اصول یہین سے راست کرتا ھے اور شان نزول ہر ایک آیت کی ھے اگر
لکھنے مین آتی تو عبارت بہت طویل ہو جاتی ، اگرچہ بعض جگہ چاہا
تھا کہ کچھ بیان کیجئے ۔ پہلے جس صاحب ممدوح کی فرمائش تھی ،
انہون نے ارشاد کیا کہ یہ ترجمہ کلام اللہ کا اگرچہ ہندی زبان مین ھے
ہند کے لوگ بخوبی سمجھین گے ۔ تاہم جب تک معلومات بوجہ
احسن نہ ہوگی کیونکر مطلب کو پہنچین گے ۔ ہر ایک غبی کو کب یہ استعداد
ھے کہ کتاب کی عبارت کا بیان گو کہ اس کی مین ہو کر سکے ۔ یہ اہل
فہم و ذکاء کے لئے ھے ۔ کہ اگر آپ کماحقہٗ نہ سمجھ سکے کسی صاحب
استعداد سے دریافت کرلے ۔ یقین ھے کہ سہج کتابین کہ اس عصر مین
عربی و فارسی سے ہندی ہوئی ھین اور ان کے مطلب جس طرح چاہیے
ہر ایک بیان نہین کر سکتا ۔ یہ تو کلام اللہ کا ترجمہ ھے اسکو ہر ایک
اس طرح کیونکر سمجھے کہ محتاج کسی استاد کے پوچھنے کا نہ ہو گا ۔
جہان کہین کہ عالم و فاضل جس عبارت کو بخوبی سمجھتے ھین اور
جہنون کو کم استعداد ھے ولے اس کی دریافت مین عاجز ھین ۔

ان کی آسانی کے لیے بطور حاشیہ ایک خط فرضی کر کے مطلب کو
بڑھا دیا ہے تا کہ اس نشان سے معلوم ہو کہ یہ ترجمے سے جو زیادہ ہے
ہندی زبان کے ربط کے لیے بڑھا دیا ہے۔ پھر یہ اپنی طرف سے تصرف
نہین کیا ۔ تفسیرون کی رو سے ہے۔ اور شروع ترجمے مین خلقت نے
اس بات مین بہت سی شورش کی تھی کہ بنا اس ترجمے کی ہوتی
ہے نہایت دین و آئین سے برخلاف ہے کہ قرآن شریف کا ترجمہ ہندی
زبان مین ہوتا ہے۔ آخرش جو اہل فہم اور فراست تھے۔ انہون نے
جواب دیا کہ اگر فارسی مین ترجمہ ہوا ہے تو ہندی مین کیا کفر
ہے۔ غرض کہ فضل الٰہی سے وہ آغاز انجام کو پہنچا حق تعالٰی
انہین اس کا بڑا اجر دے جنہون نے اس کی ابتداء کی اور جنہون
نے انتہا کو پہنچایا ۔ اہل اسلام پر ان کا بڑا احسان ہے۔ کہ
جب تک کوئی صرف نحو اور منطق و معقولات اور بہت سے علوم حاصل
نہ کرتا ہرگز کلام اللہ کی عبارت کے معنی دریافت نہ کر سکتا ۔ مگر
ترجمے فارسی اور فارسی تفسیرین ہین ۔ ان سے معنی سمجھتا تو بھی
وقت پر یاد نہ رہتے ، یہ ان کا تفضلات ہے کہ برائے خود ایک
ایسی کتاب ترتیب دی کہ جس صورت مین جس آیت کا ترجمہ
چاہے ، پڑھ لے اور پہلے اس کی صلاح و مشورت بہت سی ہوئی
کہ ہر ایک صفحے پر کلام اللہ لکھا جائے اور اس کے مقابل دوسرے

صفحے پر ترجمہ مثبت ہو ۔ لیکن صحت کے لیے یہ امر موقوف رکھا کہ ہر گاہ کتابت مین باوجود ہزارون مقابلون کے غلطی اعراب کی رہتی ہے ۔ اس کا تو منظور چھاپا ہے کیون کر غلطی نہ رہے گی اور جب کہ غلطی رہی یک زیر و زبر و پیش مین یا ساکن کرنے مین ، معنے لفظ کے اور ہو جائین گے ۔ ترجمے کی مطابقت مین خلل عظیم واقع ہو گا ۔ ہان جس کو یہ غرض ہو گی ۔ کہ قرآن کے جملے اور آیت و مطلق ترجمے سے مقابلہ کرے قرآن شریف بکثرت ہین مقابلہ کر لے گا ۔ چندان دقت نہین ۔

اللہ تعالی اس سرکار دولت مدار کو قائم رکھے کہ ان کی بدولت دین و دنیا کے امور بخوبی سرانجام پاتے ہین ۔
قیامت تلک نام نیک ان کا صفحہ روزگار پر رہے گا ۔

کاظم علی جوان نے یہ خاتمہ موافق ارشاد صاحب ممدوح کے لکھا ہے اور جو کچھ آغاز سے انجام تلک حقیقت گزری ہے وہ سب اس مین مندرج کی ہے۔

یہ التماس ہے خدمت مین سب کے شام و سحر
امید وار دعا ہے یہ بندۂ مضطر ۔[1] ،،

١- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ١٢٠

اس طویل اقتباس سے نمونہ عبارت کے علاوہ درج ذیل تصریحات سامنے آتی ہین :-

۱- یہ ترجمہ کسی ایک شخص کی کاوشون کا نتیجہ نہین -

۲- پہلے پانچ پارون کا ترجمہ ، مولوی امانت اللہ اور مولوی فضل اللہ نے کیا -

۳- چھٹے پارے سے اکیسوین پارے تک کا ترجمہ مولوی فضل اللہ اور حافظ غوث علی نے مل کر کیا -

۴- پارہ بائیس سے پارہ تیس تک کا ترجمہ تنہا مولوی فضل اللہ نے کیا -

۵- زبان کی اصلاح اور محاورے کی درستی کا کام از اول تا آخر کاظم علی جوان نے سرانجام دیا اور آغاز سے بائیسوین پارے تک میر بہادر علی حسینی بھی ان کے ممد و معاون تھے -

٦- ترجمہ کے آغاز کے موقع پر لوگون کے احتجاج کی بات محلِ نظر ہے - اس ترجمے کا آغاز ۱۲۱۷ھ مین ہوا - جبکہ اس سے بارہ برس قبل ۱۲۰۵ھ مین ، شاہ عبدالقادر کا اردو ترجمہ قرآن منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکا تھا - اور وہ کسی کونے کھدرے مین نہین رہتے تھے - بلکہ ہندوستان کے مرکزی شہر دہلی کے باشندے اور ملک کے نہایت جلیل القدر عالم شمار کئے جاتے تھے البتہ شورش کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ انگریز سرکار کی سرپرستی مین قرآن پاک کا ترجمہ کیا جانا ناپسند ہو یا دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ فورٹ ولیم کالج والا ترجمہ متن قرآن کے بغیر تھا اور مسلمان اب بھی اس چیز کو

ناپسند کرتے ہین -

زیر تبصرہ ترجمہ قرآن کا ایک مکمل نسخہ ،کتب خانہ سالار جنگ میوزیم ، حیدرآباد ،دکن ،انڈیا مین موجود ہے :-

" کتاب خانہ سالار جنگ کا نسخہ ،دیباچہ ،خاتمہ ، کتاب اور ترقیمہ وغیرہ سے معرّیٰ ہے - اس لیے مترجم ، سند، ترجمہ و کتابت وغیرہ کے بارے مین کوئی معلومات حاصل نہ ہو سکین - البتہ مولوی عبدالحق نے جن سورتون کا ترجمہ اپنے مضمون مین بطور نمونہ نقل کیا ہے ان کا مقابلہ زیر بحث نسخے کے ترجمے سے کیا گیا - ترجمہ ایک ہی ہے اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ یہ اصل سے نقل کیا ہوا نسخہ ہے -[1] "

صاحب ارباب نثر اردو کے مطابق اس ترجمے کا ایک نسخہ بمبئی کے ایک قدیم کتب خانے مین دریافت ہوا - اور اسی سے اقتباس لے کر شامل کتاب کیا گیا -[2] "

ایک اور قلمی نسخہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کلکتہ (انڈیا) مین موجود ہے -[3]

اس ترجمے کا نہایت قلیل حصہ یعنی سورہ الفیل سے سورۃ الناس تک زیور طبع سے آراستہ ہوا - یہ کل ٥٦ صفحات پر مشتمل ہے -[4] مولوی عبدالحق نے سورۃ

١- ڈاکٹر حمید شطاری ،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر ،مذکورہ ص ١٨٩

٢- مولوی سید محمد ،ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ١٥٦

٣- ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم ، قرآن حکیم کے اُردو تراجم ، مذکورہ ، ص ٩٦

٤- ایضاً ص ٩٧

الفاتحه اور سورة البقره کے پہلے رکوع کا ترجمه بطور نمونه درج کیا هے۔ وه نیچے درج کیا جاتا هے۔[1] "

سورة الفاتحه کا ترجمه :

" خدا کے نام سے جو بڑا بخشنے والا نعمت دینے هارا هے
هر ایک حمد خدا کے لیے هے که وه مالک سب کا بخشنے هارا
روزی دینے والا خاوند روز قیامت کا هے۔ هم تیری هی بندگی
کرتے هین اور تجهی سے مدد چاهتے هین ۔ دکها هم کو سیدهی
راه ۔ ان کی راه کہ جن پر کو تو نے نعمت دی نه ان کی جن پر غضب
کیا گیا هے اور نه گمراهون کی۔[2] "

سورة البقره کے پہلے رکوع کا ترجمه :

یه وه کتاب هے که اس مین کچه شک نهین ۔ راه دکهانے والی
ان پرهیزگارون کی هے جو بن دیکھے ایمان لاتے هین اور نماز کرتے
هین اور جو کچه که هم نے روزی اُن کو دی اس مین سے خیرات کرتے
هین اور جو کہ ایمان لائے هین اس چیز پر جو تجهے بهیجی گئی اور
اس پر جو تجه سے آگے نازل کی گئی اور قیامت پر وے هی یقین لاتے
هین وے اپنے پروردگار کے فضل سے سیدهی راه پر هین اور وے هی مطلب

۱۔ ڈاکٹر صالحه عبدالحکیم ، قرآن حکیم کے اردو تراجم مذکوره ص ۹٦

۲۔ ایضاً ص ۹

کو پہنچیں گے۔ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے انہین برابر ہے
خواہ تو ان کو ڈراوے یا نہ ڈراوے ایمان نہ لاوین گے۔ خدا نے
ان کے دلون پر اور ان کے کانون پر مہر کی ہے۔ اور پردے ان
کی آنکھون پر ہین ۔ انہین کے لیے بڑا عذاب ہے۔[1] "

صاحب "ارباب نثر اردو" نے اس ترجمہ کا جو اقتباس بطور نمونہ نقل کیا ہے وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

"اور نہین کوئی چلنے پھرنے والا مگر زمین مین مگر خدا ہی پر
ہے اس کی روزی اور جانتا ہے وہ اس کے ٹھیراو کو اور اس کے سونپے
جانے کی جگہ کو ۔ سب کچھ روشن کتاب مین ہے اور وہی تو وہ خدا
ہے جس نے بنا ڈالا آسمانون کو اور زمین کو چھ دن مین اور اس
کا عرش پانی پر تھا تا کہ آزمائے ہمین کہ کون ہے تم مین سے بہتر
چال چلن کی راہ سے اور اگر کہتا ہے تو کہ ضرور تم اٹھائے جاؤ
گے مرنے کے بعد تو کہنے لگتے ہین وہ لوگ کہ جو کافر ہو گئے کہ
نہین ہے یہ مگر صریح جادو ۔ اور اگر دیر لگا دین ہم ان کے
عذاب مین گنتی کے کچھ زمانون تک کہنے لگے ہین کہ کس نے روک
رکھا اسے آگاہ ہو کہ جس دن آ پڑے گا وہ ان پر تو نہ ہٹایا
جائے گا ۔ ان سے اور گھیرے گا انہین وہی عذاب کہ جس پر

۱۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۴۳

وہ ہمیشہ ٹھٹے لگایا کرتے تھے اور چسکا لگا دیتے ہین ۔ ہم آدمی
کو اپنی رحمت کا پھر چھین لیتے ہین اس سے تو ضرور وہ .....
اور نہ بڑا ناشکر ہو جاتا ہے۔ اور اگر چکھا دیتے ہین ہم ان کو
نعمتین ضرروں کے بعد وہ ضرور کہ چھو جاتے ہین ۔ اسے تو کہتے
لگتا ہے کہ گئے گزرے ہوئین سب برائیان مجھ سے اور ضرور وہ بہت
مگن اور بڑا ہوتا ہے مگر وہی لوگ کہ جو جھیل جاتے ہین اور کرتے رہتے
ہین جو کھرے کام تو انہین کے لیے تو بخشش اور بہت کھری مزد وری ۔[1] "
(سورہ ہود آیت ۹ تا ۱۱)

لسانی جائزہ

اس ترجمے میں ہندی الفاظ کم اور عربی و فارسی الفاظ زیادہ ہیں

چند عربی و فارسی الفاظ :
================

غضب	جن پر غضب کیا گیا ہے ۔[2] "
خیرات	خیرات کرتے ہین ۔[3] "
فضل	اپنے پروردگار کے فضل سے سید ہی راہ پر ہین ۔[4] "
صریح	نہین ہے یہ مگر صریح جادو ۔[5] "
عرش	اور اس کا عرش پانی پر تھا ۔[6] "

۱- سید محمد ، ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ۱۵۶ ، ۱۵۷
۲- مولوی عبدالحق قدیم اردو مذکورہ ص ۱۴۲
۳- ایضاً ص ۱۴۳
۴- ایضاً ص ۱۴۳
۵- سید محمد ، ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ۱۵۷
۶- ایضاً ص ۱۵۷

ضرر   وہ ضرر کو چھو جاتے ھین اسے ۔[1] ،،

بخشش   انہین کے لیے تو بخشش اور ۔[2] ،،

مزدوری   بہت کھری مزدوری ۔[3] ،،

روزی   مگر خدا ھی پر ھے اسکی روزی ۔[4] ،،

قدیم الفاظ :

وے   اور وے ھی مطلب کو پہچین گے ۔[5] ،،

یے   یے دونون بدستور ترجمہ کرتے تھے ۔[6] ،،

پر بمعنی لیکن   پر ان نے بات نہ مانی ۔[7] ،،

جنہون کو (جن کو

تلک   قیامت تلک نام نیک ان کا صفحہ روزگار پر رھے گا ۔[8] ،،

سے بمعنی صد   بارہ سے انیس ھجری مین ۔[9] ،،

حاصل مصدر :

ٹھہراو   جانتا ھے وہ اس کے ٹھہراو کو ۔[10] ،،

١۔ سید محمد ، ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ١٥٧

٢۔ ایضاً ص ١٥٧

٣۔ ایضاً "

٤۔ ایضاً ص ١٥٦

٥۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ١٢٣

٦۔ ایضاً ص ١٣٩

٧۔ ایضاً "

٨۔ ایضاً ص ١٤٢

٩۔ ایضاً ص ١٣٩

١٠۔ مولوی سید محمد ، ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ١٥٦

چال چلن　　کون ہے تم مین سے بہتر چال چلن کی راہ سے ۔[۱] ،،

فارسی عربی الفاظ کی جمع بطریق اردو :

معنون　　معنون کو سمجھنا ۔[۲] ،،

ضررون
نعمتین　　اور اگر چکھائیے دیتے ہین ہم ان کو نعمتین ضررون کے بعد ۔[۳] ،،

آسمان　　بنا ڈالا آسمانون کو اور زمین کو چھ دن مین ۔[۴] ،،

زمانون　　گنتی کے کچھ زمانون تک ۔[۵] ،،

صنعتون　　اس کی عبارت جو سراسر صنعتون سے بھری ہوئی ہے ۔[۶] ،،

ترجمے
تفسیرون
معنے
مترجمون
مفسرون　　مگر فارسی ترجمے اور تفسیر سے جس لفظ کے جو معنے مترجمون اور مفسرون نے لکھے ہین ۔[۷] ،،

۱۔ مولوی سید محمد ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ۱۵٦
۲۔ ایضاً ص ۱۵۷
۳۔ ایضاً ص ۱۵٦
۴۔ ایضاً ص "
۵۔ مولوی سید محمد ، ارباب نثر اردو ۱۵٦
٦۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، ۱۳۹
۷۔ ایضاً ص ۱۴۰

هندی الفاظ :

روئین — ایک زبان تو کیا اگر تمام روئین بدن کے زبان گویا ہون ۔[۱] ،،

چسکا — اور چسکا لگا دیتے ہین ، ہم آدمی کو اپنی رحمت کا ۔[۲] ،،

اسم فاعل " والا ،، لاحقہ کے ساتھ :

روزی دینے والا — روزی دینے والا ، خاوند روز قیامت کا ۔[۳] ،،

راہ دکھانے والا — راہ کھانے والی ان پرہیز گارون کی ہے ۔[۴] ،،

چلنے پھرنے والا — اور نہین کوئی چلنے پھرنے والا مگر زمین مین ۔[۵] ،،

اسم فاعل " ہارا " لاحقہ کے ساتھ :

دینے ہارا — خدا کے نام سے جو بڑا بخشنے والا نعمت دنیے ہارا ہے ۔[۶] ،،

بخشنے ہارا — ہر ایک حمد خدا کے لئے ہے کہ وہ مالک سب کا بخشنے ہارا ہے ۔[۷] ،،

محاورات :

ٹھٹا لگانا — اور گھیرے گا انہین وہی عذاب کہ جس پر ہمیشہ وہ ٹھٹے لگایا کرتے تھے ۔[۸] ،،

۱- مولوی سید محمد ، ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ۱۵۷
۲- ایضاً ص ۱۵۷
۳- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۴۲
۴- ایضاً ص ۱۴۳
۵- مولوی سید محمد ، ارباب نثر اردو ، ص ۱۵۶
۶- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۴۲
۷- ایضاً ص ۱۴۲ ۸- مولوی سید محمد ، ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ۱۵۷

مہر کرنا　　خدا نے ان کے دلون اور کانون پر مہر کی ھے ۔[۱] ،،

خیرات دینا　　جو کچھ کہ ہم نے روزی ان کو دی اس مین سے خیرات کرتے ہین ۔[۲] ،،

آنکھون پر پردہ ہونا　　اور پردے ان کی آنکھون پر ھین ۔[۳] ،،

فارسی محاورات / مصادر کا ترجمہ :

نماز کردن　　جو بن دیکھے ایمان لاتے ھین اور نماز کیا کرتے ھین ۔[۴] ،،

راست کردن　　اصل اصول نہین سے راست کرتا ہے[۵]

ڈاکٹر مولوی عبدالحق اس ترجمے کے اسلوب زبان و بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ھین :

" جہان تک اردو زبان کی ساخت اور ترکیب کا تعلق ھے یہ ترجمہ پہلے کے تمام ترجمون کے مقابلے مین زیادہ بامحاورہ اور سلیس ھے اگرچہ الفاظ کی رعایت مدنظر رکھی ھے۔ کیون کہ ایسے صحیفون کے ترجمے مین اس کے بغیر چارہ نہین ، تاہم حتی الامکان اردو کے روزمرہ کو ہاتھ سے نہین جانے دیا اور جملے کی ترکیب عربی کے نہج پر نہین بلکہ اردو کے ڈھنگ پر ھے۔ یہی وجہ ھے کہ یہ ترجمہ بغیر کسی دقت کے صاف صاف سمجھ مین آتا ھے [۶] ،،

۱- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، ۱۴۳
۲- ایضاً ص ۱۴۳
۳- ایضاً ص "
۴- ایضاً "
۵- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ص ۱۴۱
۶- ایضاً ص ۱۴۰ ،

مولوی صاحب کی یہ رائے کافی حد تک صحیح ہے۔ اس ترجمے مین واقعی ارد و محاورے کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ لیکن ہر جگہ ارد و کا ڈھنگ نہین نبھ سکا ۔ اس ترجمے مین آیات کی ترکیب اور الفاظ قرآنی کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور ایسے ہی مقامات پر قرآنی مفہوم الجھ کر رہ گیا ہے۔ مثلا سورہ ہود کی آیت

" اور چسکا لگا دیتے ہین ہم آدمی کو اپنی رحمت کا پھر چھین لیتے ہین اس سے تو ضرور وہ .... اور نہ بڑا ناشکر ہو جاتا ہے اور اگر چکھا دیتے ہین ہم ان سے نعمتین ضررون کے بعد وہ ضرر کہ چھو جاتے ہین اسے تو کہنے لگتا ہے کہ گئے گذرے ہوئین سب برائیان مجھ سے اور ضرور وہ بہت مگن اور بڑا ہوتا ہے مگر وہی لوگ کہ جو جھیل جاتے ہین ۔ اور کرتے رہتے ہین جو کھرے کام تو انہین کے لیے تو بخشش اور بہت کھری مزدوری ۔[۱] "

ان آیات کا ترجمہ شاہ عبدالقادر نے بہ الفاظ ذیل کیا ہے :۔

" اوراگر ہم چکھا دین آدمی کو اپنی طرف سے مہر ، پھر وہ چھین لین اس سے ، تو وہ ناامید ناشکر ہو ۔ اور اگر ہم چکھا دین اس کو آرام ، بعد تکلیف کے جو پہنچی اس کو ، تو کہنے لگے

۱۔ سید محمد ، ارباب نثر اردو ، مذکورہ ص ۱۵۶ ، ۱۵۷

گئیین برائیان مجھ سے - تو وہ خوشیان کرے بڑائیان کرتا - مگر
جو لوگ ثابت ھین ، اور کرتے ھین نیکیان - ان کو بخشش ھے اور
ثواب بڑا -۱ ،، سورہ ہود آیت ۹ تا ۱۱

ان ھی آیات کا شاہ رفیع الدین کا ترجمہ نیچے درج کیا جاتا ھے -

" اور اگر چکھا دین ھم آدمی کو اپنی طرف سے رحمت پھر کھنیچ
لیوین ھم اس سے اس کو تحقیق وہ البتہ ناامید ناشکرا ھے اور اگر
چکھا دین ھم اس کو نعمت پیچھے سختی کے لگی تھی اس کو البتہ
کہے گا گئین برائیان مجھ سے - تحقیق وہ خوشیان کرنے والا شیخی
خورہ ھے - مگر جن لوگون نے کہ صبر کیا اور کام کئے اچھے یہ لوگ واسطے
ان کے بخشش ھے اور ثواب بڑا -۲ ،، (سورۂ ہود آیت ۹ تا ۱۱)

تینون تراجم کے درج بالا اقتباسات کے تقابلی مطالعے سے معلوم ھوتا ھے کہ فورٹ
ولیم کالج کا ترجمہ بے ربط اور الجھا ھوا ھے اور قرآنی مفہوم کے ابلاغ سے قاصر ھے
اسکے مقابلے مین شاہ عبدالقادر کا ترجمہ بدرجہا بہتر ھے اور شاہ رفیع الدین کا
ترجمہ لفظی ھونے کے باوجود قرآنی مفہوم کے ابلاغی نقطۂ نگاہ سے اول الذکر سے
بہتر ھے -

آیندہ سطور مین چند الفاظ کا ترجمہ تینون تراجم سے بطور تقابل پیش کیا
جاتا ھے -

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص۲۱۹ ، ۲۲۰

۲- شاہ رفیع الدین ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص ۳۱۰

قرآنی الفاظ	ترجمه فورٹ ولیم کالج
وَيُقِيمُونَ الصلوة	اور نماز کیا کرتے هین
يُنفِقُون	خیرات کرتے هین
اولئک هم المفلحون	وے هی مطلب کو پہنچین
اجر کبیر	کھری مزدوری

= ==============

قرآنی الفاظ	ترجمه شاه عبدالقادر
ويقيمون الصلوة	اور درست کرتے هین نماز
ينفقون	خرچ کرتے هین
اولئک هم المفلحون	وهی مراد کو پہنچے
اجر کبیر	ثواب بڑا

================

قرآنی الفاظ	ترجمه شاه رفیع الدین
ويقمون الصلوة	اور قائم رکھتے هین نماز کو
ينفقون	خرچ کرنے
اولئک هم المفلحون	یه لوگ وهی هین چھٹکارا پانے والے
اجر کبیر	ثواب بڑا

اس ترجمہ مین سورة البقرہ کی آیت ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب و یقیمون الصلوۃ کا ترجمہ درج ذیل الفاظ مین کیا گیا ھے۔

" راہ دکھانیوالی ،، ان پرھیزگارون کی ھے جو بن دیکھے ایمان لاتے ھین اور نماز کیا کرتے ھین ۔۱ ،،

" اس ترجمے (پرھیزگارون کی) مین حرف اضافت "" کی ،، کے بجائے "" کو ،، علامت مفعول ھونا چاھیے تھی ۔ حرف اضافت "" کی ،، سے ترجمہ کرنے کی وجہ سے مفہوم قرآن خبط ھو گیا ھے۔ اگر حرف اضافت کی کے ساتھ ترجمہ کرنا مقصود تھا تو "پرھیزگارون کی رھنما ،، موزون ترجمہ ھوتا اسی طرح وسما رزقناھم ینفقون ،، کے ترجمے مین لفظ خیرات ،، سے معنی محدود کر دیئے گئے ھین ۔ اس لفظ کے معنی خیرات کے علاوہ ہر نیک کام مین خرچ کرنے کا بھی مفہوم ھونا چاھیئے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم مین رحمن اور رحیم کا ترجمہ " بڑا بخشنے والا نعمت دینے ھارا کیا گیا ھے۔ اس کو ترجمہ نہین کہا جا سکتا۔ رحمن اور رحیم دونون مبالغے کے صیغے ھین جن کے معنی " بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ،، ھین ۔ سورة الضحی مین " و وجدت عائلاً فاغنی ،، مین عائلاً کا ترجمہ عیال دار کر دیا ۔ حالانکہ تمام مترجمین اور مفسرین نے اس کے معنی مفلس اور نادار ھی لکھے ھین ۔ غرضیکہ فورٹ ولیم کالج کے اس ترجمے مین ایسے بہت سے مقامات ھین جہان اس قسم کی لغزشین پائی جاتی ھین ۔ معلوم نہین کہ ان لغزشون کی ذمہ داری کس حد تک مترجمون پر ھے۔ اور کس حد تک زیادہ محاورہ کی اصلاح کرنے والون پر

۱۔ مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مذکورہ ، ص ۱۲۳

بہر کیف فورٹ ولیم کالج والا ترجمہ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے ترجمے سے چودہ پندرہ سال بعد کا ہے۔ پھر بھی ان دونوں بھائیون کا ترجمہ فورٹ ولیم کالج کے ترجمے کے مقابلے مین قرآنی مطلب سے زیادہ قریب ہے ۔[1] ،،

۱۔ ڈاکٹر حمید شطاری ، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر ، مذکورہ ص ۱۹۹ تا ۲۰۰

ترجمان القرآن بلطائف البیان
================

یہ نواب صدیق حسن خان کا ترجمہ و تفسیر قرآن عزیز ہے۔

صدیق حسن ابن اولاد حسن کا آبائی شہر قنوج تھا ۔ لیکن ان کی پیدائش بانس بریلی مین ننھیال کےگھر ١٢٤٨ ھ / ١٨٣٢ ء مین ہوئی ۔[1] ،،

نشوونما قنوج مین پائی ۔ چھ سال کی عمر مین والد ماجد فوت ہو گئے۔[2] ،، اپنے بھائی احمد حسن سے ابتدائی کتابین پڑھین ۔ بعد ازان فرخ آباد چلےگئے اور مولوی محمد حسین شاھجہان پوری اور دیگر علماء سےکسب فیض کرتے رہے ۔[3] ،، ١٢٦٩ھ مین دھلی آ گئے ۔ اور مفتی مولانا صدرالدین (م ١٢٨٥ھ) سے پڑھتے رہے ۔[4] ،، ٢١ سال کی عمر مین علوم متداولہ سےفارغ ہو گئے۔ ۔[5] ،،

١٢٧٦ھ مین بھوپال آ گئے۔ تاریخ نگاری ریاست کی خدمت پر مامور ہوئے۔ مدارالمہام منشی محمد جمال الدین کی صاحبزادی سےنکاح ہوا ۔ کچھ ہی عرصہ بعد نواب سکندر بیگم (١٢٨٥ ھ) کا انتقال ہو گیا ۔ اور ان کی جگہ ان کی بیٹی نواب شاہ جہان بیگم تخت نشین ہوئین ۔ لیکن اس سےپہلے ہی وہ بیوہ ہو چکی تھین ۔ بیگم صاحبہ ، نواب صدیق حسن خان کی قابلیت و دیانت سےمتاثر ہوئین اورآپ سے نکاح کرلیا ۔[6] ،،

١۔ نواب علی حسن خان ،ماثر صدیقی ،جلد دوم نول کشور لکھنو ١٩٢٤ء ص ٢٠١
٢۔ عبدالحی لکھنوی ،نزھتہ الخواطر جلد ٨ ، طیب اکادمی ملتان ١٩٩٣ءص ٢٠٢
٣۔ ابو یحیی امام خان نوشہروی ،تراجم علمائے حدیث ھند لاھور ١٩٩٢ء ص ٢٧٩
٤۔ ایضاً ص ٢٧٩
٥۔ ایضاً ص ٢٨١
٦۔ ایضاً ص ٢٨٦

اور نوابی اور خان کے خطاب سے سرفراز ہوئے ۔[۱] ،،

نواب صاحب کی تصنیف کردہ تصانیف کی تعداد ۲۲۲ سے زیادہ ہے ۔[۲] ،،

ان کی چند ایک مشہور کتابون کے نام یہ ہین : ۔[۳] ،،

۱۔ ترجمان القرآن ، تفسیر اردو ۱۵ جلدون مین

۲۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن

۳۔ عون الباری

۴۔ السراج الوهاج

۵۔ اتحاف النبلاء

۶۔ ابجد العلوم

۷۔ اکیسر فی اصول التفسیر

ان کی وفات ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء مین ہوئی اور بھوپال مین دفن ہوئے ۔[۴] ،،

ترجمان القرآن بلطائف بیان

اس ترجمہ و تفسیر کا آغاز ۱۳۰۲ ھ مین ہوا ۔ ۱۳۰۷ ھ مین نواب صاحب کا انتقال ہو گیا ۔ گویا کہ نواب صاحب نے تقریباً نصف قرآن کی تفسیر سات جلدون مین

۱۔ رحمان علی ، تذکرہ علمائے ہند ص ۹۴۔۹۵

۲۔ عبدالحی لکھنوی ، نزهته الخواطر ، جلد ۸ طبیب اکادمی ص مذکورہ ص ۲۱۰

۳۔ رحمان علی ، تذکرہ علمائے ہند مذکورہ ص ۹۵

۴۔ ایضاً ص ۹۵

مین قلمبند کی تھی - مابقی پارون کی تفسیر ان کے ایک شاگرد مولوی ذوالفقار احمد خان نے آٹھ جلدون مین ۱۳۱۵ ھ مکمل کی -[1] ،،

تفسیر کے دیباچے مین لکھا ھے :

" لیکن جب تقاضا زیادہ ھوا توچارو ناچار غرہٗ رمضان سنہ ۱۳۰۲ھ روز دو شنبہ سے مین نے لکھنا اس تفسیر کا شروع کیا - موضح القرآن کو اس کے مولف نے سنہ ۱۲۰۵ ھجری مین لکھا تھا - جس کو تین برس کم سو برس ھوئے - وہ ترجمہ تھا - اب یہ تفسیر ھے ..... اس تفسیر مین ترجمہ آیتون کا مع فوائد کے موضح القرآن سے لیا ھے باقی مطالب تفسیر حافظ ابن کثیر ، تفسیر قاضی محمد بن علی شوکانی تفسیر فتح البیان سے لے کر لکھے ھین - عبارت موضح القرآن کو مطابق روزمرہ کے کر لیا ھے - بالکل موافق کے اصل کے نہین رکھا اس لیے کہ تین کم سو برس کی مدت مین بعض محاورے اردو زبان کے بدل گئے ھین -[2] ،،

درج بالا اقتباس سے ظاھر ھے کہ نواب صاحب نے شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کو اپنی تفسیر مین شامل کر لیا ھے اور صرف اس کی قدیم زبان کو "" مطابق روزمرہ کے کر لیا ھے نواب صاحب نے شاہ عبدالقادر کے ترجمے مین کس حد تک تصرّف[3] کیا ھے اس کا اندازہ

۱- جمیل نقوی ، اردو تفاسیر (کتابیات) مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۹۲ء ص ۴۷

۲- نواب صدیق حسن خان ،ترجمان القرآن جلد اول مطبع صدیقی لاھور ۱۳۰۷ھ ص ۲ ، ۳

تقابلی مطالعہ سے واضح ہوگا - سطور ذیل مین دونون تراجم کا موازنہ پیش کیا جاتا ہے-

مثال نمبر ۱ سورۃ العمران آیت ۷ تا ۹ کا ترجمہ :

ترجمان القرآن از صدیق حسن خان :

" وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر کتاب جس مین بعض آیتین پکی ہین وہ جڑ ہین کتاب کی دوسری کئی طرف ملتی ہین - جن کے دل پھرے ہوئے ہین وہ لگتے ہین ڈھب والی آیتون سے تلاش کرتے ہین گمراہی اور ان کی کل بٹھانی ان کی کل کوئی نہین جانتا - سوا اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین سو وہ کہتے ہین ہم ان پر یقین لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور سمجھائے وہی سمجھتے ہین جن کو عقل ہے- اے رب نہ پھیر ہمارے دل جب تو ہم کو ہدایت دے چکا - دے ہم کو اپنے یہان سے مہربانی تو ہی ہے سب دینے والا اے رب تو جمع کرنے والا ہے- لوگون کو ایک دن جس مین شبہ نہین - بے شک اللہ خلاف نہین کرتا وعدہ -[۱] "

ان آیات کا ترجمہ شاہ عبدالقادر نے ان الفاظ مین کیا ہے :

" وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر کتاب ،اس مین بعضی آیتین

۱- نواب صدیق حسن خان ،ترجمان القرآن جلد دوم مطبع صدیقی لاہور ۱۳۰۷ ھ ص ۳۹۶

پکی هین ،سو جڑ هین کتاب کی ،اور دوسری هین کئی طرف ملتی ،سو جن کے دل پھرے هوئے هین ،وه لگتے هین ان کی ڈهب والیون سے تلاش کرتے هین گمراهی اور تلاش کرتے هین ان کی کل بیٹھانی اور ان کی کل کوئی نہین جانتا ،سوا الله کے ، اور جو مضبوط علم والے هین سو کہتے هین هم اس پر یقین لائے سب کچھ همارے رب کی طرف سے هے - اور سمجھائے وهی سمجھتے هین - جن کو عقل هے - اے رب همارے دل نه پھیر جب هم کو هدایت دے چکا اور دے هم کو اپنے هان سے مہربانی ،تو هی هے سب دینے والا ، اے رب تو جمع کرنے والا هے لوگون کو ایک دن ،جس مین شبه نہین بے شک الله خلاف نہین کرتا وعده -۱- ،،

— درج بالا اقتباس مین زبان کے اعتبار سے درج ذیل اصلاحات کی گئی هین :

شاه عبدالقادر	نواب صدیق حسن خان
۱- سو جڑ هین کتاب کی	وه جڑ هین کتاب کی
ب- وه لگتے هین ان کی ڈهب والیون سے تلاش کرتے هین گمراهی	ب - وه لگتے هین ڈهب والی آیتون سے تلاش کرتے هین گمراهی
ج - هم اس پر یقین لائے	ج - هم ان پر یقین لائے
د - اے رب همارے دل نه پھیر جب هم کو هدایت دے چکا	د - اے رب نه پھیر همارے دل جب تو هم کو هدایت دے چکا -

۱- شاه عبدالقادر ، ترجمه قرآن مجید ، مذکور ، ص ۸۳ ، ۹۴

ھ۔ اور دے ہم کو اپنے ھان سے ھ۔ دے ھم کو اپنے یہان سے مہربانی مہربانی

مثال نمبر۲ سورۃ العمران آیت ۵۵ تا ۵۸ کا ترجمہ :

نواب صدیق حسن خان نے درج ذیل الفاظ مین نقل کیا ھے۔

" جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ مین تجھ کو پھر لون گا اور اٹھا لون گا اپنی طرف اور پاک کر دون گا کافرورن سے اور رکھون گا تیرے تابعون کو اوپر منکرون کے قیامت کے دن تک پھر میری طرف ھے تم کو پھر آنا ، پھر فیصلہ کر دون گا تم مین جس بات مین تم جھگڑتے ھو سو جو لوگ کافر ھوئے ان کو عذاب کرون گا سخت عذاب دنیا و آخرت مین اور کوئی نہین ان کا مدد گار اور جو لوگ یقین لائے اور عمل کئے نیک ان کو پورا دے گا اللہ ان کا حق اللہ کو خوش نہین آتے بے انصاف یہ پڑھ سناتے ھین ھم تجھ کو آیتین اور ذکر تحقیق ۔۱۔ "

ان آیات کا ترجمہ شاہ عبدالقادر نے درج ذیل الفاظ مین لکھا ھے :

" جس وقت کہا اللہ نے ، اے عیسی مین تجھ کو بھر لون گا اور اٹھا لون گا اپنی طرف اور پاک کر دون گا کافرون سے اور رکھون گا

۱۔ نواب صدیق حسن خان ، ترجمان القرآن جلد دوم مذکورہ ص ۴۳۶

تیرے تابعون کو اوپر منکرون سے قیامت کے دن تک ، پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا ، پھر فیصلہ کر دون گا تم مین ، جس بات مین تم جھگڑتے تھے - سو وہ جو کافر ہوئے ان کو عذاب کرون گا سخت عذاب ، دنیا مین اور آخرت مین اور کوئی نہین ان کا مددگار اور وہ جو یقین لائے اور عمل نیک کئے سو ان کو پورا دے گا ان کا حق اور اللہ کو خوش نہین آتے - بے انصاف یہ پڑھ سناتے ہین ہم تجھ کو آیتین اور مذکورہ تحقیق -[1] ،،

درج بالا اقتباس مین زبان کے اعتبار سے درج ذیل اصلاحات عمل مین لائی گئی ہین

شاہ عبدالقادر	نواب صدیق حسن خان
ا- اور رکھون گا تیرے تابعون کو اوپر منکرون سے	ا- اور رکھون گا تیرے تابعون کو اوپر منکرون کے
ب- سو وہ جو کافر ہوئے	سو جو لوگ کافر ہوئے
ج - سخت عذاب دنیا مین اور آخرت مین	سخت عذاب دنیا وآخرت مین
د - اور وہ جو یقین لائے اور عمل نیک کئے	د - اور جو لوگ یقین لائے اور عمل کئے نیک

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۵۵ ، ۵٦

ھ۔ سو ان کو پورا دےگا ان کا حق ھ۔ ان کو پورا دےگا اللہ ان کا حق

و۔ اور مذکور تحقیق و۔ اور ذکر تحقیق

شاہ عبد القادر کے ترجمہ قرآن مین ، نواب صدیق حسن خان کی لسانی اصلاحات سے اندازہ ھوتا ھے کہ یہ نہایت معمولی نوعیت کی اصلاحات ھین ۔ حقیقت یہ ھے کہ نواب صاحب نے ترجمے سے کچھ زیادہ اعتنا نہین کیا ۔ مثلاً پہلی مثال مین " کل بیٹھانی اور دوسرے اقتباس مین " بھر لینا ،، متروک اور قدیم قسم کے محاورات ھین ۔ لیکن نواب صاحب نے ان سے کسی قسم کا تعرّض نہین کیا ۔ بلکہ ان محاورات کو جون کا تون درج کر دیا ھے ضرورت اس امر کی تھی کہ ان محاورات کو تبدیل کیا جاتا ان کی جگہ نئے الفاظ و محاورات لائے جاتے ۔

نواب صاحب نہایت خود پسند شخص تھے ۔ انہون نے اپنی کتاب اکیسر فی اصول التفسیر (تذکرہ المفسرین) مین جا بجا اپنی تصانیف کی تعریف و توصیف کی ھے ۔ باقی تقریباً کوئی مفسر ایسا نہین جو ان کی تنقید و تنقیص سے بچا ھو ۔[1] ،،

اندرین حالات کہا جا سکتا ھے کہ نواب صاحب کا اپنی تفسیر مین شاہ عبد القادر کے ترجمۂ قرآن پر انحصار اور ان کے فوائد کا مِن و عَن اندراج در حقیقت شاہ صاحب کی عظمت کے حضور اپنا سر نیاز تسلیم کرنے کے مترادف ھے اور صریحاً ان کے ترجمہ قرآن کو خراج تحسین اور ھدیہ عقیدت پیش کرنے والی بات ھے ۔

۱۔ پروفیسر عبد الصمد صارم ، تاریخ التفسیر ، مطبوعہ معین الادب لاھور ، ۱۹۷۱ ص ۳۰ ۔

مولوی نذیر احمد دہلوی کا ترجمۂ قرآن

شمس العلماء ،مولانا نذیر احمد ،موضع ریہڑ ضلع بجنور مین ۱۸۳۱ء مین پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام سعادت علی تھا ۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کرتے رہے [1] ۔ ،،

پھر دہلی آگئے ۔ اور کچھ عرصہ بعد دہلی کالج مین داخلہ مل گیا ۔ ۱۸۵۴ء مین کالج سے فارغ التحصیل ہوئے [2] ۔ ،،

۱۸۵۴ء مین کنجاہ ،ضلع گجرات مین مدرس مقرر ہوئے ۔ دوسال بعد ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہوکر کانپور آئے مگر جلد ہی استعفیٰ دے دیا ۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے مین ایک انگریز خاتون کی جان بچانے کی پاداش مین ڈپٹی انسپکٹر مدارس الہ آباد بنا دیئے گئے [3] ۔

اُنہون نے انگریزی بھی سیکھی اورپھر تعزیرات ہند کا اُردو ترجمہ کیا ۔ اس خدمت کے صلے مین تحصیلدار بنا دیئے گے ۔ ۱۸۶۳ء مین ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر ترقی ہوگئی ۔ ۱۸۷۷ء مین سرسید احمد خان کی وساطت سے حیدرآباد پہنچ گئے ۔ اور ترقی کرتے کرتے بورڈ آف ریونیور کے ممبر بن گئے [4] ۔ ،،

۱۔ رام بابو سکسینہ ،تاریخ ادب اردو ، غضنفر اکیڈمی کراچی ، ۱۹۸۵ء ص ۲۵۶

۲۔ ڈاکٹر ملک حسن اختر ، تاریخ ادب اردو ، لاہور ، ۱۹۷۹ء ص ۸۱۳

۳۔ ایضاً ص ۸۱۳

۴۔ ایضاً ص ۸۱۳

۱۸۸۴ء مین پنشن لے کر دھلی آ گئے۔ اور یکسوئی سے علمی مشاغل مین مشغول ھو گئے۔ آخر ۱۹۰۲ء مین جہان فانی سے رخصت ھو گئے۔ [1]

تصانیف :۔ [2]

==========

آپ نے بہت سے اصلاحی ناول ، مثلاً مراۃ العروس ، توبتہ النصوح ، ابن الوقت ، وغیرہ لکھے۔ علاوہ ازین کئی مذھبی کتابین مثلاً ادعیۃ القرآن ، اجتہاد اور قرآن پاک کا ترجمہ وغیرہ سپرد قلم کین۔

۱۔ ڈاکٹر ملک حسن اختر ، تاریخ ادب اردو ، مذکورہ ص ۸۱۳

۲۔ ایضاً ص ۸۱۳

شاہ عبدالقادر اور مولوی نذیر احمد کے تراجمِ قرآن کا تقابلی جائزہ :

==

مولوی نذیر احمد کا ترجمۂ قرآن پہلی بار ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ ء مین منصۂ شہود پر آیا ـ ۱ ،،

گویا یہ ترجمہ شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن سے ۱۰۸ سال بعد منظرِ عام پر آیا ـ شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمے مین اُردو زبان کے قواعد و مزاج کا بھی خیال رکھا اور ساتھ ساتھ ترتیبِ قرآنی کو بھی ملحوظ رکھا ـ لیکن مولوی نذیر احمد نے ترتیب قرآنی کو بالکل نظر انداز کر دیا ـ اور صرف اردو زبان کے قواعد و مزاج کو مدِنظر رکھا ـ

مولوی نذیر احمد کا ترجمۂ ، شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن سے بہتر ثابت نہ ہو سکا ـ بلکہ اول الذکر ترجمۂ قرآن کے خلاف بعض جیّد اورنامور علماء نے کتابچے اور رسالے لکھ کر شائع کرائے ـ مثلاً

مولانا اشرف علی تھانوی ،، نے "اصلاحِ ترجمۂ دھلویہ ،، کے نام سے چوالیس صفحات پر مشتمل ایک رسالہ سپرد قلم کیا ـ ۲ ،،

اِسی طرح ابو محمد عبداللہ محدث چھپراوی نے بھی ایک رسالہ رفع النواشی عن وجوہ الترجمہ والحواشی ،، کے نام سے تحریر کیا ـ ۳ ،،

۱ـ پروفیسر عبدالصمد صارم ، تاریخ التفسیر ، مذکورہ ص ۳٦

۲ـ مولانا اشرف علی تھانوی ،اصلاح ترجمہ دھلویہ ،مطبوعہ بلالی پریس ، انبالہ ،تاریخ ندارد

۳ـ ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم ،قرآن مجید کے اردو تراجم ،مذکورہ ص ۲۲۲

سطور ذیل مین هردو تراجم کا تقابلی جائزہ پیش کیا جاتا هے :

١- شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن مین کوئی لفظ بلا ضرورت نہین - لیکن مولوی نذیر احمد کے ترجمۂ قرآن مین فالتو اور بلا ضرورت الفاظ جگہ جگہ نظر آتے هین - مثلاً آیت لَمَسجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التقوٰی مِن اَوّلِ یومٍ اَحَقُّ اَنْ تقُومَ فِیه -١- ،، کا ترجمہ بہ الفاظ ذیل کیا گیا هے :

" هان وُہ مسجد جسکی بنیاد شروعِ دِن سے پرهیزگاری پر رکھی گئ اس کا البته حق هے تم اس مین کھڑے هو کر (امامتؒ کرو) -٢- ،،

آیت کے لفظ مین "" امامت کرنے ،، کا مفہوم نہین هے -

اِسی طرح اُن کے ایک اور معترض شیخ محمد اسماعیل کا اعتراض یه هے که سورۃ البقرہ کی آیت ، واِذ قالَ رُبکَ لِلملٰئکۃِ اِنی جاعِلٌ فی الارضِ خلیفه -٣- "" کا ترجمه کیا گیا هے -

جب تمہارے پروردگار نے فرشتون سے کہا که مین زمین مین (اپنا ایک) نائب بنانے والا هون تو (فرشتے) بولے کیا تو زمین مین ایسے شخص کو (نائب) بناتا هے جو اس مین فساد پھیلائے اور خون ریزیان کرے اور (بنانا هے تو هم کو بنا که) هم تیری حمد (و ثنا) کے ساتھ تیری تسبیح و تقدیس کرتے

١- سورۃ التوبه آیت ١٠٨

٢- مولوی نذیر احمد ، ترجمه قرآن مجید ، مذکورہ ص ٢٢٦

٣- البقرہ آیت ٣٠

رهتے هین ۔[1] "

شیخ محمد اسماعیل کا اعتراض یہ هے کہ مترجم نے فرشتون سے جو گستاخانہ کلمات (بنانا هے تو هم کو بنا ") منسوب کئے هین ۔ اُن کا قرآن کی آیت سے کوئی تعلق نہین ۔[2] "

۲۔ مولوی نذیر احمد نے ،اپنی عادت سے مجبور هو کر کہین کہین سوقیانہ الفاظ و محاورات اور عامیانہ لب و لہجہ اختیار کیا هے ۔ ایک مذهبی صحیفے کے ترجمے مین متانت و ثقاهت سے گری هوئی زبان کسی صورت مین بهی گوارا نہین کی جا سکتی ۔ مثلاً نذیر احمد نے اپنے ترجمۂ قرآن مین مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات استعمال کئے هین[3]:

چهنڈ ۔ جهک مارنا ۔ جهوٹا لپائیا ۔ چهچهورا ۔ چهدا اُتارنا ۔ چهدا رکهنا ۔ چیلے چانٹے ۔ چین بول جانا ۔ عقل پر ٹیکی پڑنا ۔ کهوجڑا هدڑا وغیرہ ۔

۳۔ مولوی صاحب بعض الفاظ قرآنی کے مفہوم کی ادائیگی سے قاصر رهے هین ۔ مثلاً آیت فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ۔[4] "

۱۔ مولوی نذیر احمد ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۸

۲۔ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی ، مقالہ مشمولہ رسالہ نقوش لاهور شمارہ نمبر ۵۵ ، ۵۶ ص ۴۹ ، ۵۰

۳۔ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ، مولوی نذیر احمد احوال و آثار ، مطبوعہ لاهور ۱۹۷۱ء ص ۲۷۶ ، ۲۷۷

۴۔ سورۃ الانفال آیت ۵۷

کا ترجمہ حسب ذیل ھے

تو اگر تم اُن کو لڑائی مین (موجود) پاؤ تو (اُن پر)

ایسا زور ڈالو کہ جو لوگ اُن کی پُشتی پر ھین اِن کو بھاگتے

دیکھ کر اُن کو بھی بھاگنا ھی پڑے شاید یہ لوگ (شکست

سے ڈر کر) عبرت پکڑین [1] ،،

مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ھین کہ (پشتی) ھمارے محاورے مین بمعنی مدد گار مستعمل ھے اور لفظ خلف کا اس معنی مین استعمال نہین پایا گیا گو واقع مین اُن کے مدد گار ھون مگر اس سے ترجمہ کرنا صحیح نہین [2] ،،

مثال نمبر ۲ :

آیت یَومَ یَرَونَ المَلٰئِکَۃَ لا بُشریٰ یَومَئِذٍ لِلمُجرِمِینَ وَ یَقُولُونَ حِجراً محجوراً [3] ،،

ترجمہ : جس دِن لوگ فرشتون کو دیکھین گے اُس دن گنہگارون کو کوئی خوشی

(نصیب) نہ ھو گی۔ اور (فرشتون کو دیکھ کر) کہین گے دور دفان [4] ،،

مولانا اشرف علی محاکمہ کرتے ھوئے لکھتے ھین کہ ،لفظ دور دفان وھان بولا جاتا ھے جہان قائل معقول کو حقیر سمجھتا ھو اور یہان تو کفار فرشتون سے ھیبت کھا کر حجرا محجورا کہین گے اسلئے باعتبار قاعدے کے اس مقام پر یہ ترجمہ صحیح نہین اور

۱۔ مولانا نذیر احمد ، ترجمہُ قرآن ،مذکورہ ص ۲۲۲

۲۔ مولانا اشرف علی تھانوی، اصلاحِ ترجمہ دہلویہ، مذکورہ، ص ۲۱

۳۔ سورۃ الفرقان آیت ۲۲

۴۔ مولانا نذیر احمد ،ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۴۳٦

-۴

نہ اس ترجمے کو معنی لغوی سے کوئی مناسبت ہے اس سے اچھا ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے ۔[۱] "

" جس دن دیکھیں گے فرشتے ، کچھ خوشخبری نہیں اُس دن گنہگاروں کو اور کہیں گے کہیں روکی جاوے کوئی اوٹ ۔[۲] "

۴- مولوی نذیر احمد کے ترجمے اور شاہ عبدالقادر کے ترجمے میں ایک سو سال کا بُعد ہے لیکن عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب کے ترجمے میں ہندی الفاظ کا تناسب شاہ صاحب کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے بطور مثال چند الفاظ لکھے جاتے ہیں :

کمیری : وہ گائے ہو نہ تو کمیری کہ زمین جوتتی ہو ۔[۳] "

ہیکڑی : مگر اُن میں سے جوناحق کی ہیکڑی کرتے ہیں ۔[۴] "

پھٹکا بھر : اللہ تو پھٹکے بھر میں حساب کرنے والا ہے ۔[۵] "

پکھالیں : اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کی پکھالیں انڈیل دے ۔[۶] "

چپیٹ : جسکو شیطان نے اپنی چپیٹ سے مخبوط الحواس کر دیا ہے ۔[۷] "

گت : اور اُن سے پہلے لوگوں کی سی گت (ہوئی ہے) ۔[۸] "

۱- مولانا اشرف علی تھانوی ، اصلاح ترجمۂ دہلویہ ، مذکورہ ص ۳۲

۲- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، ۳۶۹

۳- مولوی نذیر احمد ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۱۵

۴- ایضاً ص ۲۹

۵- ایضاً ص ۴۰

۶- ایضاً ص ۵۱

۷- ایضاً ص ۵۷

۸- ایضاً ص ۶۳

۵- شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمے مین محاورات کا استعمال بڑی سلیقه مندی اور ذھانت سے کیا ھے۔ لیکن مولوی نذیر احمد کے ترجمے مین محاورات کی کثرت کھٹکنے لگتی ھے۔ اور یون لگتا ھے که محاورات کو ٹھونسنے کی شعوری کوشش کی گئی ھے۔

مولوی نذیر احمد کے محاورات کی چند مثالین درج ذیل ھین :

ٹامک ٹوئیے مارنا :

اُن کو ڈھیل دیتا ھے که اپنی سرکشی مین پڑے ٹامک ٹوئیے مارا کرین -[1] "

لیس دینا :

اوراُن پر ذلت اورمحتاجی لیس دی گئی -[2] "

نیگ لگنا :

اور جب تک قربانی اپنے نیگ نه لگ جائے اپنا سر نه منڈواؤ -[3] "

ھیکڑی کرنا :

مگر اُن مین سے جو ناحق کی ھیکڑی کرتے ھین وہ تو تم کو الزام دئیے بغیر رھنے کے نہین) تو تم اُن سے ڈرو -[4] "

چُھدے رکھنا :

پھر اگر تمھاری بات ماننے لگین تو تم بھی اُن پر (ناحق کے چُھدّے رکھنے کے)

۱- مولوی نذیر احمد ، ترجمه قرآن ، مذکورہ ص ٦
۲- ایضا ۔ ص ۱۳
۳- ایضاً ص ۳۸
۴- ایضاً ص ۲۹

پہلو نہ ڈھونڈتے پھرو ۔[۱] ،،

بول بالا ہونا :

اور اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو (آخر کار) تمہارا ہی بول بالا ہے ۔[۲] ،،

کنسوئیان لینا :

جھوٹی باتون کی کنسوئیان لیتے پھرتے ہین ۔[۳] ،،

پچھلے صفحات مین شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن سے چند دیگر تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے ۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شاہ صاحب کا ترجمہ اپنی گونا گون خصوصیات کی بنا پر ہر دور مین علماء سے خراجِ عقیدت وصول کرتا رہا ہے ۔ اسکی اہمیت اور افادیت کسی دور مین کم نہین ہوئی بلکہ یہ ایک سدا بہار ترجمہ ہے ۔ مولانا رحیم بخش مؤلف اعظم التفاسیر لکھتے ہین :

" اِس وقت اردو کے مختلف اور متعدد ترجمے ہمارے پیشِ نظر ہین جو خاص خاص مصلحتون کی وجہ سے وقتاً فوقتاً لکھے گئے اور اَب بھی لکھے جا رہے ہین ۔ جنکے بارے مین کوئی نہ کوئی ایسی بات بیان کی جاتی ہے ۔ جو دیکھنے والون کے لیے پرکشش اور اُن کو مائل کرنے کا باعث ہو لیکن جب عمیق نظر سے دیکھا جاتا ہے تو جو دِل فریب خوبیان شاہ عبدالقادر کے ترجمے مین موجود ہین وُہ ہر گز

۱۔ مولوی نذیر احمد ،ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۱۰۲

۲۔ ایضاً ص ۸۳

۳۔ ایضاً ص ۱۳۹

کسی کو نصیب نہین ہوئین - اور نہ آیندہ ہو سکتی هین (ایک تک)

مین ڈنکے کی چوٹ کہون گا کہ ٹھیٹھ اردو اور عام محاورات

مین اِس حسن و خوبی کے ساتھ قرآنِ مقدس کا ترجمہ کرنا صرف مولانا

موصوف ھی کا حصہ تھا - اسکے سامنے تمام هندوستانی علماء نے

سر تسلیم خم کر دیا هے - ایک فاضل کا یہ قابل قدر قول بے شک

آبِ زر سے لکھنے کے لائق هے کہ اگر اُردو زبان مین قرآن مجید نازل

ہوتا تو اُن ھی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا جنکی رعایت

جناب مولانا شاہ عبد القادر نے اس ترجمے مین پیش نظر رکھی هے - (۱) "

۱- مولانا رحیم بخش دهلوی ، حیات ولی ، مذکورہ ص ۳۵۱ - ۳۵۲

باب چهارم

شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کی لسانی خصوصیات کا جائزہ لینے سے قبل ، اردو مین دینی نثر کے ارتقاء کا بیان ضروری ہے تاکہ ان کے ترجمے کو اس لسانی پس منظر مین دیکھا جا سکے ۔

فصل اول

اردو مین مذہبی نثر کا آغاز و ارتقاء (اٹھاہوین صدی عیسوی کے اختتام تک)

برصغیر پاکستان و ہند کی سر زمین کو مسلمان فاتحین نے فتح کیا لیکن قلوب و اذہان کی تسخیر کا کام صوفیائے کرام نے سر انجام دیا ۔ یہ حضرات دور دراز کے بلاد و امصار سے آکر یہان کے گوشے گوشے مین پھیل گئے ۔ ان کے اعلیٰ کردار ،عرفانی و روحانی تعلیمات کے زیر اثر غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے ۔ سید سلیمان ندوی رقم طراز ہین:۔

> "اگر یہ کہنا صحیح ہے کہ ہندوستان کے ملک کو غزنین اور غور کے بادشاہون نے فتح کیا تو اس سے زیادہ یہ کہنا درست ہے کہ ہندوستان کی روح کو خانوادہ چشت کے روحانی سلاطین نے فتح کیا ۔[1] "

> " صوفیائے کرام کا نصب العین اشاعتِ اسلام تھا لہذا انہون نے تبلیغ و تفہیم دین کی ضروریات کے پیش نظر عام فہم زبان و بیان

۱۔ سید سلیمان ندوی ، نقوش سلیمانی ،مطبوعہ اعظم گڑھ ۔ ۱۹۵۰ء ص ۳۰

کو اپنایا ۔

ڈاکٹر محمد عزیر لکھتے ھین ۔

"اس مشترک زبان کی تشکیل مین مسلمان درویشون اور صوفیون نے بڑا حصہ لیا وہ مسلمان تاجرون اور سپاھیون کے ساتھ ھندوستان آئے تھے اوران کی روحانی فتوحات کا دائرہ سلاطین کی ملکی فتوحات سے کم وسیع نہ تھا ۔[1] ،،

ان قدسی صفات بزرگون نے عوامی رشد و ھدایت کےلیے اردو زبان (جو اس وقت ھندوی زبان کہلاتی تھی) کو نہ صرف تقریری لحاظ سے اظہار کا وسیلہ بنایا بلکہ تحریری مقاصد کےلیے بھی اسی زبان کو اختیار کیا ۔ اردو زبان کے آغاز و ارتقاء کے سلسلے مین سب سے پہلے صوفیائے کرام کی زبان سے نکلے ھوئے اردو کے فقرے اور ان کے اقوال سامنے آتے ھین ۔ یہ فقرے اور اقوال تیرھوین اور چودھوین صدی عیسوی کی تاریخی کتب ،صوفیاء کے تذکرون اور ان کے ملفوظات مین ملتے ھین ۔ اگرچہ یہ سب کتابین فارسی زبان مین ھین لیکن ان مین کہین کہین ان پاکیزہ نفس بزرگون کے اردو فقرے اور اقوال بھی درج ھین ۔ مثلاً شیخ فریدالدین گنج شکر (۱۲٦۵ ھ / ٦٦۴ ھ جو قطب الدین بختیار کاکی (۱۲۳۵ء ٦۳۳ ھ) کے مرید اور خلیفہ اعظم تھے ۔ ان کے درج ذیل فقرے اور اقوال مختلف کتب، تاریخ اور تذکرون مین ملتے ھین :

خواجہ بختیار کاکی نے ایک دفعہ آنکھ پر پٹی بندھی دیکھ کر پوچھا کہ یہ پٹی کیون باندھ رکھی ھے تو شیخ فرید الدین نے جواباً کہا ،آنکھ آئی ھے" خواجہ صاحب

---

۱ ۔ ڈاکٹر محمد عزیر، اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اردو کا حصہ (علی گڑھ ۱۹۵۵ء) ص ۲٦

نے فرمایا ،اگر آنکھ آئی ہے ، این را چرا بستہ اید ۔[1] ،، اسی طرح درج ذیل فقرے ان کی زبان سے مختلف مواقع پر صادر ہوئے۔

۱- مادر مومنان ، پونون کا چاند بھی بالا ہوتا ہے ۔[2] ،،

۲- سر سہ کبھی سرسہ کبھی نرسہ ۔[3] ،،

۳- خواہ کھوہ کھاہ خواہ دوہ کھاہ ۔[4] ،،

شیخ حمیدالدین ناگوری (م ۱۲۷۴ء / ۶۷۳ ھ سے ان کے والد محترم نے ایک موقع پر فرمایا " ہان بابا کچھ کچھ ۔[5] ،،

شیخ اخی سراج ، شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی (م ۱۳۵۶ء / ۷۵۷ھ) کے مرید تھے۔ آپ نے مرید کو بنگال جانے کا حکم دیا تو مرید نے عرض کیا کہ وہان شیخ علاوالدین قل پہلے سے موجود ہین فرشتہ کا بیان ہے کہ شیخ بہ زبان ہندی فرمود ، تم اوپر وے تل ۔[6] ،،

سید اشرف جہانگیر سمنانی (م ۱۳۹۵ء / ۷۹۸ ھ) ایک دفعہ ردولی کے پاس سے گزرے قریب ایک گاؤن مین مولانا کریم الدین دانش مند رہتے تھے۔ سید صاحب انہین ملنے گئے تو مولانا نے از راہ انکسار فرمایا " چھیری کے منہ کھنڈ اسمائے ۔[7] ،،
یعنی بکری کو کھانے کے لئے کھانڈ ملے ۔

۱- محمود شیرانی ، مقالات شیرانی ،مرتبہ مظہر محمود شیرانی حصہ اول لاہور ۱۹۶۶ء ص ۱۳۸

۲- امیر خورد ، سیرالاولیاء مطبوعہ اسلام آباد ص ۱۸۳

۳- محمود شیرانی ، مقالات شیرانی ،مذکورہ ص ۱۳۸

۴- ایضاً ص ۱۳۹

۵- ایضاً ص ۱۳۶

بقیہ اگلے صفحے پر

حضرت خواجه بنده نواز گیسو دراز (م ۱۴۲۱ء / ۸۲۵ ھ) کا ایک قول ان کے ایک مرید عبداللہ بن عبدالرحمن نے عشق نامہ مین درج کیا ھے - " بھوکون موی سون خدا کچھ اپڑیتا ھے ، خدا کون اپڑنے کی استعداد ھور ھے -[1] "

ان فقرون اور اقوال سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ھے کہ بزرگان دین ھندوی زبان مین گفتگو کرتے تھے -

آئندہ سطور مین ان پاکیزہ ھستیون کے نثری کارنامون پر نظر ڈالی جائے گی جو حقیقتاً قدیم اردو کے ابتدائی نمونے ھین -

ان نثری آثار مین خواجہ اشرف جہانگیر سمنانی (م ۱۳۹۵ء/ ۷۹۸ ھ) کے رسالۂ اخلاق و تصوف کو پہلی باقاعدہ تصنیف قرار دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۱۳۰۸ء / ۷۰۸ ھ مین تصنیف ھوا - اس مین خواجہ صاحب نے اپنے سلسلے کے ایک بزرگ مولانا وجیہہ الدین کے ارشارات کو اردو زبان مین جمع کیا ھے نمونہ حسب ذیل ھے -

> " اے طالب آسمان زمین سب خدا مین ھے - ھوا سب خدا مین ھے جو تحقیق جان اگر تجھ مین سمجھ کا ذرہ ھے تو صفات کے باھر بھیتر سب ذات ھی ذات -[2] "

ص ۱۹۱:

۱- محمد قاسم فرشتہ ، تاریخ فرشتہ ، مطبوعہ نول کشور ص ۳۹۹

۲- سید سلیمان ندوی ، نقوش سلیمانی ، مذکورہ ، ص ۵۰

۱- حکیم سید شمس اللہ قادری ، اردوئے قدیم لکھنو ، ۱۹۳۰ء ص ۲۳

۲- حامد حسن قادری داستان تاریخ اردو ، (مذکورہ) ص ۲۴

۳- ایضاً

لیکن بعد ازین سر زمین دکن نےاردو نثر کی ترقی و ترویج مین جو بھر پور کردار ادا کیا وہ بجائے خود ایک قابل فخر کارنامہ ھے۔ دراصل اس ادبی ترقی کے پیچھے کار فرما ، سیاسی پشت پناھی کے عنصر کو نظر انداز نہین کیا جا سکتا ۔ حسن بہمنی جو سلطان محمو تغلق ($\frac{۷۲۵ھ}{۱۳۲۵ء}$ تا $\frac{۷۵۲ھ}{۱۳۵۱ء}$) کا امیر دربار اور والئی دکن تھا ۔ نے ۱۳۴۷ء / ۷۴۸ھ) مین بغاوت کر کے خود مختاری کا اعلان کر دیا ۔ اسطرح دکن مین بہمنیہ سلطنت کا قیام عمل مین آیا۔

یہ سلطنت آیندہ دو صدیون تک (۱۵۲٦ء / ۹۳۲ھ) قائم رھی ۔ حسن بہمنی نےاردو زبان کو دفتری اور کاروباری زبان کا درجہ عطا کیا ۔ اسطرح اردو زبان ترقی کی منازل طے کرنے لگی ۔[۱] ،،

دکن کے نثری ادب مین پہلا نام شیخ عین الدین گنج العلم (م ۱۳۹۳ء / ۷۹۵ھ) کا سامنے آتا ھے۔ شیخ عین الدین گنج العلم کی تصانیف کے بارے مین سید شمس اللہ قادری لکھتے ھین :-

" شیخ عین الدین کے رسالے مذھبی احکام و مسائل کے متعلق ھین ۔ اوران کا ایک مجموعہ قلعہ سنیٹ جارج کی کالج لائبریری مین موجود تھا ۔[۲] ،،

لیکن قادری صاحب نےمذکورہ رسائل کی عبارت کا کوئی نمونہ پیش نہین کیا ۔

١- حامد حسن قادری ،داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۳۷ ، ۳۸

٢- شمس اللہ قادری ، تاریخ زبان اردو ، نول کشور لکھنو ،١٩٢٥ء ص ١١٥

اردو نثر کی قدیم ترین کتاب جو زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آئی وہ " معراج العاشقین " ہے اور اسکے مصنف محمد حسینی گیسو دراز (۱۴۲۲ء / ۸۲۴ھ) ہین ـ[۱]

معراج العاشقین کا موضوع تصوف ہے نمونہ کی چند سطور یہ ہین :

" نبی علیہ السلام کہے ، انسان کے بوجنے کو پانچ تن ـ ہر ایک تن کون پانچ دروازے ہین ـ ہور پانچ دربان ہین ـ پیلا تن واجب الوجود، مقام اس کا شیطانی ، نفس اس کا امارہ یعنی واجب کی آنکھ ، سون غیر نہ دیکھنا سو ، حرص کے کان سون غیر نہ سننا سو ـ حسد تک سون بد بوئی نہ کیتا سو ، بغض کی زبان سون بد گوئی نہ لینا ، سون کیتہ کی شہوت کون غیر جاگا خرچنا سو ، پیر طبیب کامل ہونا ، نبض پہچان کر دوا دینا ـ[۲] "

حضرت گیسو دراز کے دو مزید اردو رسالے " معراج نامہ " اور " رسالہ سہ بارہ " دریافت ہوئے ہین دونون کی عبارت کے نمونے یہ ہین :

(معراج نامہ) : " تحقیق خدا کے مباتے ستر ہزار پردے او جیالے کے ہور اندھارے کے اگر اس مین تے یک پردہ اٹھ جاوے تو اسکی آنچہ تے مین جلون ـ[۳] "

۱ـ شمس اللہ قادری ، تاریخ زبان اردو ، مذکورہ ص ۱۱۵

۲ـ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز معراج العاشقین ، مرتبہ گوپی چند نارنگ ، دلی (انڈیا) ۱۹۵۷ء ص ۱۹

۳ـ حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو مذکورہ ص ۴۰ ، ۴۱

رسالہ سہ بارہ کا اقتباس :

سوال : ایمان کے جھاڑان کیا اور ایمان کی ڈالیان کیا اور ایمان کے پات کیا اور ایمان کا وطن کیا اور ایمان کا بیج کیا اور ایمان کا پوست کیا اور ایمان کا سر کیا اور ایمان کا جیو کیا ۔

جواب : ایمان کا جیو قرآن ، ایمان کی جڑ توبہ ، ایمان کی ڈالیان سو بندگی ایمان کی پات پرہیز گاری ۔ ایمان کا تخم سو علم ۔ ایمان کا پوست سو شرم ، ایمان کا وطن سو مومن کا دل ہے[۱] ۔ ،،

حضرت بندہ نواز گیسو دراز کے بعد ، حضرت شاہ میران جی شمس العشاق کا نام آتا ہے ۔ آپ مکہ معظمہ مین پیدا ہوئے ۔ وہان سے واپسی پر حضرت خواجہ گیسو دراز کے خلیفہ سے بیعت کی ۔ بیجا پور مین ۱۴۹۶ء / ۹۰۲ ھ مین وفات پائی [۲] ۔ ،،

ان کی تصانیف کے بارے مین شمس اللہ قادری رقم طراز ہین :

حضرت میران جی شمس العشاق نے بھی نثر اردو مین کئی رسالے لکھے ہین ۔ منجملہ ان کے دو رسالے ہم نے بھی دیکھے ہین ایک کا نام جل ترنگ اور دوسرے کا گل باس ہے ۔ یہ چھوٹے چھوٹے رسالے ہین اور شاہ صاحب نے ان مین تصوف کے اسرار و نکات تمثیل کے پیرائے مین بیان کئے ہین [۳] ۔ ،،

۱- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۴۰ ، ۴۱

۲- ایضاً ص ۴۲

۳- شمس اللہ قادری ، تاریخ زبان اردو ، مذکورہ ص ۱۱٦

شمس الله قادری نےنمونه عبارت نہین دیا ۔ البته حامد حسن قادری نے دو مزید رسالون کا انکشاف کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی عبارات کے نمونے بھی پیش کئے ھین :

شرح مرغوب القلوب کا نمونه :

" خدا کہیا تحقیق مال اور پنگڑے تمہارے دشمن ھین ۔ چھوڑ دیو دشمنان کون اے کیا غفلت ھےجو تجھے اندھلا کیا موت کی یاد تھےتجھے بسرا کر ۔[1] ،،

سب رس کا نمونه ۔[2] ،،

اول تجھے جو کوئی سکھلاتا ھے ۔ اسے پوچھ ، تون منجھین سکانا سو تجھ پر کھلا ھے ۔ اس کا کام اس پر نہین کھلیا ۔ سو تجھ پر کیا کھلےگا ۔ تون کیا سمجھ کر بھولیا ھے ۔ بھوسکیگا تو ادھر اودھر کیان چار حکایتان اس حکایتان سو کیا حاصل ۔[3] ،،

حضرت شاہ میران جی کے بعد ان کے بیٹے شاہ برھان الدین جانم کی تصنیف کلمته الحقائق سامنے آتی ھے ۔ اس رسالے مین تصوف کے مسائل سوال و جواب کے انداز مین بیان کئے گئے ھین ۔ نمونه یه ھے ۔

" یه تن الادھا دستا ۔ ولیکن جیتا بکار ، ٹوٹنے نہین بلکه

۱۔ حامد حسن قادری ،داستان تاریخ اردو ،مذکوره ص ۴۲

۲۔ ملا وجہی کی مشہور کتاب " سب رس ،، کا ذکر آگے آئے گا ۔

۳۔ حامد حسن قادری ،داستان تاریخ اردو ، مذکوره ص ۴۲

ستنتر بکار روپ دستا ہے۔ یک تل قرار نہین ، جیسون مرکٹ روپ ۔[1]"

شاہ برہان الدین جانم کے فرزند اور جانشین حضرت شاہ امین الدین اعلی (م ۱٦٧۵ء ۱۰۸٦ھ) نے نثر مین کئی رسالے سپرد قلم کئے۔ ان کے ایک مشہور رسالہ گنج فیض کا نمونہ حسب ذیل ہے:

" اللہ تعالی گنج مخفی کو عیان کرنا چاہا تو اول اس مین سون ایک نظر نکلی ، سو اس سے امین دیکھ ہوا ۔ امین شاہد کہتے ہین ، یو دونون ذات کے دو طور ہین ، ذات نے اپس کو دیکھا اسے نظر کہتے ہین ۔ دیکھ کر گواہی دیا تو اسے شاہد کہتے ہین یہ تینون مرتبے ذات کے ہین [2]۔ "

" ان کی عبارت ان کے پدر بزرگوار اور جد امجد کی تصانیف کے مقابلے مین صاف و آسان ہے۔[3] "

بعد ازین سید میران جی حسینی (م ۱۰٧۰ء) کا اسم گرامی سامنے آتا ہے آپ شیخ امین الدین اعلی کے مرید اور سلطان عبد اللہ قطب شاہ (۱٦۲۵ء/ ۱۰۳۵ھ تا ۱٦٧۲ء / ۱۰۸۳ ھ) کے ہم عصر تھے ۔ انہون نے عبد اللہ بن محمد ، عین القضات ہمدانی (م ۵۳۳ ھ کی مشہور تصنیف " تمہید ات " کا دکنی زبان مین ترجمہ کیا۔[4] "

۱- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۴۳

۲- ایضاً ۴۳ " "

۳- شمس اللہ قادری ، تاریخ زبان اردو ، مذکورہ ص ۱۱٧

یہ ترجمہ کب تکمیل پذیر ہوا اس بارے مین شمس اللہ قادری لکھتے ہین :

" لیکن یہ امر یقینی ہے کہ شیخ امین الدین کی بیعت اور بیجاپور کی واپسی کے بعد شاہ صاحب نے اسے تصنیف کیا ہے اس بنا پر ہم بآسانی کہہ سکتے ہین کہ ١٠٦٩ ھ کی حدود مین وفات سے کچھ عرصہ پہلے یہ ترجمہ تمام ہوتا ہے۔[1] "

اسکی عبارت کا نمونہ یہ ہے :

" اے عزیزان ، اے بات نہیں سنیان ۔ بادشاہ گھوڑا مستعد کئے باج نہین سوار ہوتے۔ ہور گھوڑے مین کچ کھوڑا اچھے تو بھی نہین قبول کرتے ۔ یعنی پیر کے عشق مین پختا ہوئے باج خدا کے عشق مین نا آسک سی ہور دیکھنا سک سی ۔ اگر عشق خالق نداری بارے عشق مخلوقے مہیا کن ۔ اس کا معنا خدا کی پچھانت کا بل نہین تو اول اپنی پچھانت کر۔[2] "

اسی عہد مین ایک عالم دین مولانا عبداللہ تھے۔ انہون نے ١٦٢٢ء/١٠٣٢ھ مین احکام الصلوۃ کے نام سے ایک رسالہ دکنی اردو مین لکھا ۔ جس مین حنفی فقہ کی رو سے احکام شریعت بیان کئے نمونہ یہ ہے :

" روح قبض ہوا ۔ اسی وقت اس کیان انکھیان موچنا ۔ ہور

١- شمس اللہ قادری ، تاریخ زبان اردو ، مذکورہ ص ١١٧ ، ١١٨

٢- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ، ص ٤٤

پاؤن دراز کرنا هور هاتھ دراز کرنا دونون پہلو کی طرف ولیکن
سینے پر نا رکھنا - هور اسکی ٹھڈی هور سرکون - ملا کر بندنا
یو سب سنت هے- هور مرنے تے اول اسکے سر کون قطب کی طرف
سلانا هور موے بعد ازغسل دینا اسی طریق سون -[۱] ،،

۱۰۷۸ ھ کے لگ بھگ ایک بزرگ میران یعقوب نے شمائل الاتقیاء ودلائل الاتقیاء کا ترجمہ دکنی اردو مین کیا - اس بارے مین شمس اللہ قادری لکھتے هین :

" شیخ برهان الدین غریب المتوفی ۷۳۲ ھ ....
کے مریدون مین شیخ رکن الدین بن عماد کاشانی ایک مشہور
مصنف گزرے هین - انہون نے ایک ضخیم کتاب شمائل الاتقیاء
ودلائل الاتقیاء کے نام سے لکھی اس کے مضامین عربی فارسی
کی سو سے زیادہ کتابون سے ماخوذ هین - ایک دکنی بزرگ
میران یعقوب نے اس کا ترجمہ دکنی اردو مین ۱۰۷۸ ھ
کے قریب کیا یہ ترجمہ نہایت صاف و سادہ زبان مین هے-
مترجم نے کتاب مین کسی قسم کا تصرّف نہین کیا - نمونہ عبارت
حسب ذیل هے:

" ذکر معجزہ و کرامت هور ولیان کون کرامت هے کہ اپنو پورا
علم دھر تے هین ولے مغلوب هور بیخود هین - جیکچہ اپنو تھے

۱- حامد حسن قادری ،داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۴۵

ظاهر ہوتا ہے سو اسے کرامت کہتے ہین - اما معونت اوہے جو بعضے دیوانے جو پورا علم و معرفت نہین دھرتے ہین انو تھے کچھ خرق عادت یعنی کدھن نہین ہوتا ہے - سو چیز ظاہر ہوتا ہے - ہور سند راج اسد راج اسے کہتے ہین - جو بعضے بے ایمان لوگون کچھ سحر ہور منتر ہور اس وزان کے چیزا ظاہر کرتے ہین - [1] "

شاہ ولی اللہ قادری نے ۱۱۰۹ ھ مین، بیجا پور کے مشہور بزرگ شیخ محمود (م ۹٦۵ ھ) کی فارسی تصنیف معرفت السلوک کا دکنی زبان مین ترجمہ کیا - آپ کا انتقال ۱۱۴۴ھ مین ہوا - [2] "

نمونہ یہ ہے :

" من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے بیان مین بیان کرون - ہور اس کی شرطان کی شرح کون عیان کرون - کیا واسطا کہ سر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے نکتین کے تحقیق کرنا بہوت مشکل ہے کیا واسطا کہ یو کلام صاحب دل کا ہے نہ ہر ایک بے دل کا ہے - ہور عارفان نے اس بات مین بہوت کتابان کئی ہین - [3] "

سید شاہ میر، متوطن قصبہ راجوتی اسی زمانے کے بزرگ ہین - انہون نے ایک

۱- ڈاکٹر نصیرالدین ہاشمی، دکن مین اردو، لاہور ۱۹۵۲ء ص ۳۷

۲- شمس اللہ قادری، تاریخ اردو، مذکورہ ص ۱۱۹، ۱۲۰

۳- حامد حسن قادری، داستان تاریخ اردو، مذکورہ ص ۴۹

رسالہ "" اسرار التوحید ،، کے نام سے لکھا ، اور مزید ایک رسالہ حقائق بھی ان کی تصنیف ہے جس کا ایک نسخہ ۱۷۸۳ء / ۱۱۹۷ھ کا لکھا ہوا ہے۔ نمونہ حسب ذیل ہے :

" قل انما انا بشر منثلکم جو خدائے تعالی فرمایا یعنی مین معبود نین بلکہ تمہارے سا عبد ہون - خدا کی نسبت - ہور خدا نین بلکہ بندہ ہون - خدا کا رسول ہو ن - تمہین مج سون ہے - ہور مین خدا سون ہون یعنی تمہین میرے نور ہین - ہور مین خدا کا نور ہون - اپس سون مجکون جدا مت جانو - ہور مجھے اپس مین دیکھو - ہو ر سمجھو کہ خدائے تعالی منت رکھیا ہے - تمنا پر اس بات کا کہ لقد من اللہ - [1] ،،

محمد باقر آگاہ صوبہ مدراس کے رہنے والے تھے - انہوں نے متعدد کتابین عقائد و فقہ سے متعلق تحریر کین - ۱۸۰۵ء / ۱۲۲۰ھ مین انتقال کیا - درج ذیل عبارت انکے منظوم رسائل کے دیباچہ سے اقتباس ہے :

" بعض علماء متاخرین خلاصہ عربی کتابون کا نکال کر فارسی مین لکھے ہین تا وہ لوگ جو عربی پڑھ نہین سکتے ان سے فائدہ پاوین لیکن اکثر عورتان اور تمام امیان فارسی سے بھی آشنا نہین ہین -

---

۱- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۴۹

اسلئے یه عاصی مطلب قسم اول کا بہت اختصار کے ساتھ لے
کر دکھنی رسالون مین بولا ہے - اور ہر رساله کے وزن علیحدہ
ہونے سے خواہش و آرزو پڑھنے والون کی زیادہ ہووے - چھ رساله
اول کے مع رساله عقائد سنه ایک ہزار ایک سو اور اسی اور پانچ مین
اور ایک ہزار ویک سو اور اسی اور چھ مین (۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ ء)
بنے ہین اور ان سب رسالون مین شاعری نین کیا ہون بلکه صاف اور
ساده کہا ہون اور اردو کے بھاکے مین نہین کہا - کیا واسطے که
رہنے والے یہان کے اس بھاکے سے واقف نہین ہین - اے بھائی یه
رسالے دکھنی زبان مین ہین -[1] "

مولانا محمد غوث ،ایک جید عالم اور دربار ارکاٹ کے مدارالمہام نے فقه حنفی کی کتاب کیدانی کا اردو مین ترجمه کیا ان کا انتقال ۱۸۲۳ء / ۱۲۳۸ھ مین ہوا - ان کی تحریر کا نمونه یه ہے :-

" بوج که تحقیق بنده آزمائی جاتی ہے درمیان اس کے که
بندگی کرے خدا کی اور ثواب پاوے اور درمیان اسکے که گناه
کرے خدا کی اور عذاب کیا جاوے اور آزمائش تعلق رکھتی ہے
سات شرعی چیزون کے که کرے اوسنے وسات خلاف شرع چیزون کے

۱- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکوره ص ۵۳ ، ۵۴

که چھوڑ دیوے اسے۔ اس واسطے ضرور ہوا بیان کرنا شرعی
چیزون کا و خلاف شرع چیزون کا ۔۱ ‚‚

قاضی بدرالدولہ خلف مولانا محمد غوث (۱۷۹۳ء / ۱۲۰۸ھ) مین پیدا ہوئے اور ۱۸۶۳ء / ۱۲۸۰ء مین انتقال کیا ۔ دربار ارکاٹ مین قاضی تھے متعدد کتابون کے مصنف تھے۔ ان کی تفسیر قرآن مجید سے اقتباس درج ذیل ہے:

" واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ، اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی سب
مل کر ۔ اللہ کی رسی سے مراد اللہ کا دین ہے۔ یعنی دینِ اسلام
اختیار کرو ۔ اس کو رسی سے تعبیر کیا ۔ کیونکہ باریک تنگ راہ مین
گزرنا چاہیے اور پیر پھسلنے کا اندیشہ ہووے تو رسی جس کی دونون
طرف راہ کے دونو جانب سے باندھے ہون پکڑے تو اس کو خوف نہین
رھتا ۔ حق کی راہ بھی بہت باریک "تنگ ہے اکثر لوگون کے
پیر اس پر لغزش پاتے ہین ۔ جس نے دین اسلام مضبوط پکڑا تو
بڑے خوف سے نجات پایا ۔۲ ‚‚

احسن مارہروی صاحب نے اردو کے دکنی ادب کو تصانیف کے اعتبار سے (معراج العاشقین سے وجہی کی سب رس تک) درج ذیل تین ادوار مین منقسم کیا ہے۔۳ ‚‚

پہلا دور ۱۳۹۸ء / ۸۰۱ھ تا ۱۴۹۴ء / ۹۰۰ھ معراج العاشقین

۱- حامد حسن قادری ،داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۵۵

۲- ایضاً ص ۵۵ ، ۵۶

۳- احسن مارہروی ،نمونہ منثورات ،مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد ، ۱۹۸۶ء ص ۳۹ ، ۵۷

دوسرا دور ۹۰۱ھ / ۱۴۹۵ء تا ۱۰۰۱ھ / ۱۵۹۲ء شرح مرغوب القلوب اور کلمۃ الحقائق

تیسرا دور ۱۰۰۱ھ / ۱۵۹۲ء تا ۱۱۰۱ھ / ۱۶۸۹ء

گنج مخفی ۔ شرح تمہید ہمدانی ، احکام الصلواۃ ، سب رس ، پھر ہر دور کا اسلوبیاتی و لسانی جائزہ اختصار سے پیش کیا ہے ۔

ان کے خیال مین دکنی نثر کی اولین دستیاب تصنیف خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی معراج العاشقین ہے ۔ جسے دکن کی اردو نثر کا پہلا نمونہ کہا جا سکتا ہے ۔[1] ،،

معراج العاشقین کے بعد تقریباً ایک صدی تک نثر کی کوئی کتاب نہین ملتی ۔ اس کتاب مین مستعمل نامانوس الفاظ کی فہرست بھی دی ہے بطور نمونہ کچھ الفاظ ذیل مین درج کئے جاتے ہین ۔[2] ،، نامانوس الفاظ کے موجودہ مترادفات قوسین مین لکھے گئے ہین :

بوجنا	(بوجھنا)	کون	(کو)
ہور	(اور)	پیلا	(پہلا)
آنک	(آنکھ)	سون	(سے)
نک	(ناک)	جاگا	(جگہ)
کیے	(کیا)	معر یفت	(معرفت)
سَگُن	(تشبیہ)	لگ	(تک)

۱۔ احسن مارہروی ، نمونہ منثورات ، مذکورہ ص ۳۹ ، ۴۰

۲۔ ایضاً ص ۴۱

تے	(سے)	اپنیکون	(اپنے کو)
آنا	(لانا)	اند ھارا	(اند ھیرا)
اے	(یہ)	اچھنا	(ھونا)
باج	(بغیر)	نین	(نہیں)

دوسرے دور کی تصانیف شرح مرغوب القلوب مصنفہ شاہ میران جی اور کلمتہ الحاقق مصنفہ شاہ برہان الدین جانم کے بارے مین لکھتے ھین :-

" اس دور مین بھی دو تصنیفون سے زیادہ کتابین اس وقت تک دستیاب نہین ھو سکین - یہ گمان قرین قیاس ھے کہ اس دور مین دو سے زیادہ اور بہت زیادہ کتابین لکھی گئی ھون گی مگر . . . . حاضر کے سوا غائب کا ذکر فضول ھے - مبصرین زبان کو اس دور کا لب و لہجہ پہلے دور سے متنافر نظر نہ آئے گا - بلکہ جا بجا نوعیت مضامین کے لحاظ سے پہلے دور کے مقابل مین بعض اسالیب بیان اور الفاظ نئے معلوم ھون گے - لہذا دور اول کے مستعملہ الفاظ کو چھوڑ کر بعض نئے الفاظ ذیل مین لکھے جاتے ھین [1] - ،،

پچھانت	(پہچان)	جے کچ	(جو کچھ)

۱- احسن مارھروی ، نمونہ منثورات ، مذکورہ ص ۴۳ ، ۴۴

نانون	(نام)	بہوت	(بہت)
او	(وہ)	سرانا	(سراھنا)
کہیا ھے	(کہا ھے)	انون	(ان)
ھمنا	(ھم)	جیو	(جی)
انوکیان	(ان کے پاس)	انوتھی	(معرفت)
تون	(تو)	منج	(مین)
انپڑ	(پہنچ)	جھالان	(بوچھاڑ)
پنگڑا	(بچہ)	اندھلا	(اندھا)
پیلے پیلین	(پہلے پہل)	بی	(بھی)

احسن مارھروی تیسرے دور کے بارےمین رقم طراز ھین :

" مقررہ شمار کےلحاظ سے یہ دور تین صدیون تک پھیلے ھوئے ھین مگر ان زمانون کی زبانون مین کوئی بیّن اور مابہ الامتیاز فرق نہین نظر آتا ھے۔ بجز اس کے کہ ایک دور کے مقابل مین دوسرے دور مین بعض الفاظ کی کمی و بیشی ھو گئی ھے۔ تیسرے دور کی کتاب سب رس کا انداز بیان اپنے متقدم نمونون سے ضرور جُدا نظر آتا ھےاور اسکی مقفیٰ و مسجّع عبارت پڑھ کر کہا جا سکتا ھے کہ شمالی ھند مین جب اردو نثر نویسی کی ابتداء ھوئی ھو گی تو اغلباً اسی قسم کا تقلیدی نمونہ سامنے رکھا گیا ھوگا ، باین ھمہ

اس کی زبان بھی بہت قدیم ہے۔ سیکڑون الفاظ اور بہت سے محاورے ایسے پائے جاتے ہین جو اس وقت سمجھ مین نہین آتے۔ محاورات وغیرہ کی اجنبت کے علاوہ زبان کی صرف و نحو مین بھی اس وقت کی زبان سے بہت فرق ہے۔ جسکی چند مثالین حسب ذیل ہین۔[۱] ،،

۱- اکثر عربی الفاظ کے املا کو سادہ کر دیا ہے۔ جیسے نفع کو نفا وضع کو وضا وغیرہ

۲- مؤنث مین فعل کی جمع جیسے اصیل عورتان مانتیان ہین ، دین و ایمان پہچانتیان ہین۔

۳- جتنی - ایسی - جیسی - کی جمع جتنیان - ایسیان - جیسیان وغیرہ۔

دکنی ادب پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر پرکاش مونس لکھتے ہین :-

"اس حقیقت سے انکار نہین کیا جا سکتا کہ اردو ادب کی ابتدائی نشو و نما کا سہرا شمالی ہند کے نہین بلکہ سر زمین دکن کے سر ہے وہین اس سودا سلف اور بول چال کی بولی کی نوک پلک درست کر کے ضبط تحریر مین لایا گیا اور وہین اس مین ادبیات کی تخلیق کی داغ بیل پڑی۔[۲] ،،

۱- احسن مارہروی ، نمونہ منثورات ، مذکورہ ص ۵۳ ، ۵۴

۲- ڈاکٹر پرکاش مونس ، اردو ادب پر ہندی ادب کے اثرات ، الہ آباد (انڈیا) ۱۹۷۸ء ص ۱۵۰

ڈاکٹر شہناز انجم لکھتی ہین :

" یہ حقیقت ہے کہ آٹھوین صدی سے تقریباً گیارھوین صدی تک جنوبی ہند مین اردو نثر مین ایسے بہت سے مذہبی رسائل اور تصنیفات وجود مین آئین جو اردو نثر کے تاریخی سفر مین سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہین ۔ اس سلسلے مین شیخ عین الدین گنج العلم ، شمس العشاق شاہ میران جی ، شاہ برہان الدین جانم اور شاہ امین الدین اعلی اہم مقام رکھتے ہین ۔ ان بزرگون کی تصانیف مین ایک مخصوص ادبی لطافت اور روحانی کشش ہے جس نے اردو نثر کو متصوفانہ لب و لہجہ اور رفعت بخشی ہے ۔[1] "

دکنی اردو نثر کے اسلوب کا جائزہ لیتے ہوئے طارق سعید لکھتے ہین :

" معراج العاشقین اگر پہلی نثری تصنیف نہ بھی تسلیم کرین تو کلمۃ الحقائق کی اولیت کو بہرحال تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے ۔ یہی دکن کی وہ سر زمین ہے جہان شاہ میران جی شمس العشاق ، اوران کے صاحبزادے شاہ برہان الدین جانم سے ادبی نثر کا سراغ لگنا شروع ہو جاتا ہے ۔ شاہ برہان الدین جانم کے صاحبزادے شاہ امین الدین اعلیٰ نے بھی نثری ادب کے نمونے یادگار کے طور پر چھوڑے ہین ۔ لیکن

۱۔ ڈاکٹر شہناز انجم ، ادبی نثر کا ارتقاء لاہور ، ۱۹۸۹ء ص ۶۱

اسلوب کی خاصیت جس کے امتزاج سے کوئی شہ پارہ آفاقی اور کلاسیکی ہو جاتا ہے اسکے حصول سے یہ نثر پارے قاصر ہین ۔ ان نثر پارون مین ایک طرف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو ملتی ہے تو دوسری طرف کہین کہین تمثیلی پیرایہ ملتا ہے جس کے سبب بعض نقاد حضرات ان مین مرصّع اسلوب کی تلاش کرتے ہین ۔ لیکن اصل اور سچی بات یہ ہے کہ دنیا کی دوسری عظیم اور آفاقی زبانون کے مانند ارد و مین مرصّع و مقفیٰ و مرجّز اسلوب کا ظہور سب سے پہلے وجہی کی سب رس مین ہوا ۔ وجہی کے اسی مرصّع و مقفیٰ و مرجز اسلوب کی قوت کے آگے ساری داستان کا وجود سرنگون ہے ۔ اس لحاظ سے اسلوبیاتی ارتقا مین دکن کو سبقت حاصل ہے ۔[1] ،،

۱۔ طارق سعید ،اسلوب اور اسلوبیات ، لاہور ۱۹۷۸ء ص ۳۷۸

اردو نثر شمالی ہند مین

شمالی ہند مین پہلی نثری تصنیف ،سید اشرف جہانگیر سمنانی (م ۱۳۹۵ ء / ۷۹۸ ھ) کا رسالہ نثر ھے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ھے۔ اسکے بعد تقریباً ساڑھے تین سو سال کے توقف سے ، فضل علی فضلی کی تصنیف دہ مجلس یا کربل کتھا سامنے آتی ھے۔ یہ کتاب بعہد محمد شاہ ۱۷۱۹ء / ۱۱۳۱ھ تا ۱۷۴۸ء / ۱۱۶۱ھ) معرض تحریر مین آئی - کربل کتھا ،حقیقتاً روضتہ الشھداء کا ترجمہ ھے جو ملا حسین واعظ کاشفی (م ۱۴۹۹ء / ۹۱۰ ھ) کی تصنیف ھے۔ فضلی نے کتاب کے دیباچے مین لکھا ھے کہ میری بڑی تمنا تھی کہ یہ کتاب نہایت سہل اور عام فہم زبان مین لکھی جائے مگر چونکہ مذھبی کتاب تھی اور میرے سامنے اس سے پہلے کوئی نمونہ موجود نہ تھا لہذا مجھے اس کی تحریر مین بہت پس و پیش تھا - فضلی مذھب امامیہ سے تعلق رکھتے تھے -[1] ،،

نمونہ عبارت :

اس کا سبب تالیف کا یہ تھا کہ قبلہ حقیقی اور کعبہ تحقیقی میرے نواب مستطاب ، معلی القاب ، اعنی بابا ام اشرف علی خان ، سلمہ اللہ الملک المنان ہر سال تعزیہ ابو عبداللہ الحسین علیہ

۱- رام بابو سکسینہ ،تاریخ ادب اردو ، (مترجم محمد عسکری) مطبوعہ غضنفر اکیڈمی کراچی ،تاریخ ندارد ص ۲۰۲ ، ۲۰۳ -

الصلواۃ و السلام کا بخلوص نیت اندرون محل بوجہ احسن بجا لاتا
تھا اور بندۂ حقیر پرتقصیر حسب الارشاد اس قبلہ گاہ کے روضتہ
الشہداء کا خلاصہ کہ سب نکتہ سنجان مناقب شاہ لافتیٰ نے اور
سب دقیقہ فہمان مصائب سیّد الشہدا نے واقعہ شہادت کربلا
کا اس مین لکھا ھے سناتا تھا ۔ لیکن معنی اس کے عورتون کی
سمجھ مین نہ آتے تھے ۔ اور فقرات پر سوزوگداز اس کتاب مذکورہ بسبب
لغات فارسی ان کو نہ رلاتے تھے ۔[1] ،،

کربل کتھا کے اسلوب تحریر پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر جمیل جالبی رقم طراز ھین :

" کربل کتھا ،، مین واضح طور پر دو اسالیب بیان ملتے ھین ۔
دیباچہ ،مقدمہ اور ہر مجلس کے ابتدائی حصون پر فارسی نثر
کا اسلوب نمایان ھے ۔ یہان عبارت مین استعارات ،صفات اور
اسمائے صفات سے رنگینی پیدا کی گئی ھے ۔ اور مسجع و مقفیٰ ،
انداز نثر کو باقی رکھا گیا ھے ۔ عربی آیات و فقرات سے سننے
والون پر علم و فضل کا اعتبار قائم رکھا گیا ھے یہ اس دور کا وہ
معیاری اسلوب تھا جسکی پیروی عام طور پر کی جاتی تھی ۔
.... جملون کی ساخت اور اس کے آھنگ پر فارسی

۱۔ احسن مارھروی ، نمونہ منثورات ، مذکورہ ص ٦۴

کے اسلوب کا گہرا اثر ہے لیکن جیسے جیسے عبارت آگے بڑھتی ہے بیان رواں اور عام بول چال کی زبان سے قریب تر ہوتا جاتا ہے اور وہ دوسرا اسلوب سامنے آتا ہے جس سے آج " کربل کتھا ،، کی اہمیت قائم ہوتی ہے۔ اس اسلوب میں فارسی جملے کی ساخت کا اثر ہلکا پڑ جاتا ہے۔ عام بول چال کا لہجہ ابھر آتا ہے۔ محاورہ اور روزمرہ سے عبارت میں دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس اسلوب میں افسانوی رنگ بھی ہے اور مکالموں کا انداز بھی۔ بیانیہ طرز بھی ہے اور خطیبانہ آہنگ بھی۔[1] ،،

شاہ مراد اللہ انصاری سنبھلی نے قرآن پاک کے پارہ عم کی تفسیر، تفسیر مرادیہ کے نام سے ۱۱۸۵ھ / ۱۷۷۱ء میں مکمل کی جیسا کہ درج ذیل اقتباس سے ظاہر ہے:

" حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہے، سزاوار ہے، پاک پروردگار کے تیئں، جس خداوند نے، اپنے فضل و کرم سے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے " عم " سپارے کی تفسیر ہندی زبان میں تمام کروا دی اور اس عاصی گناہ گار مراد اللہ انصاری سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خدمت فرما کر توفیق بخش کر، اوس کے دل میں اپنے کلام کو بیان بخشا۔ زبان کو ہاتھوں کو، قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری

۱- ڈاکٹر جمیل جالبی تاریخ ادب اردو، جلد ۲ مجلس ترقی ادب اردو لاہور ۱۹۸۲ء
ص ۱۰۳۶، ۱۰۳۷

کروایا ۔ یہ خیر کا کام پورا کردیا ۔ پھر اس تفسیر کا نام
" خدا کی نعمت ،، مقرر کروایا ۔ یہ تفسیر محرم کے مہینے کی
چوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی برس ھجری
تمام ھو کر پچاسی شروع ھوا تھا جو تمام ھوئی ۔[۱] ،،

اس تفسیر کا تاریخی نام " خدائی نعمت ،، ھے جس سے ۱۱۸۵ھ کے اعداد نکلتے ھین ۔ اکثر مطبوعہ نسخون مین اس کا نام " خدا کی نعمت مرقوم ھے جو صحیح نہین ھے ۔[۲] ،،

نمونہ عبارت حسب ذیل ھے:

" ان وقتون مین یمن کے ملک مین وہ بادشاہ جس کا زونو اس نام
تھا بادشاھی کرتا تھا ۔ اس کا ایک وزیر تھا ۔ کاھن تھا ۔ ساحر
جادوگر تھا ۔ جادو کے بہت طرح طرح کے عمل جانتا تھا
اس بادشاہ کے ملک کا کاروبار اسی کے ھاتھ مین تھا ۔ بادشاہ
بغیر اس کے حکم کے کچھ کر نہ سکتا تھا ۔ سب لوگ اس کے تابع
تھے[۳] ۔ ،،

یہ اقتباس پڑھ کر یہ بات سامنے آتی ھے کہ شاہ مراد اللہ کا مقصد علم دین کو " صاف عبارت ،، مین لکھ کر عام آدمی تک پہنچانا تھا ۔ اسی لئے انہون نے وہ زبان

۱- شاہ مراد اللہ انصاری ،تفسیر مرادیہ ،مطبوعہ بمبی ۱۳۱۰ھ ص ۲۸۷

۲- ڈاکٹر جمیل جالبی ، تاریخ ادب اردو جلد دوم (حصہ اول) مذکورہ ص ۱۰۴۴

۳- شاہ مراد اللہ انصاری ،تفسیر مرادیہ مذکورہ ص ۱۲۱

استعمال کی ھے جو ان کے چاورن طرف بولی جا رھی تھی ۔ یہ وھی زبان ھے جو سوائے چند الفاظ اوران کے مخصوص تلفظ و املا کے آج بھی گلی کوچون اور بازارون مین بولی جاتی ھے ۔ اوراسی وجہ سے یہ تفسیر اتنی مقبول ھوئی کہ برعظیم کے مختلف شہرون سے کئی بار شائع ھوئی ۔ یہ تفسیر پڑھ کر اس دور کی عام زبان کے خد و خال اسکی ساخت اوراسکے کئی لہجے سامنے آتے ھین ۔ اس کتاب مین ارد و کے جتنے الفاظ استعمال مین آئے ھین ۔ اتنی تعداد مین اس سے پہلے شمال کی کسی اور تصنیف مین استعمال نہین ھوئے ۔ تفسیر مرادیہ کا انداز خطیبانہ ھے۔۱ ،،

ڈاکٹر ابوالخیر کشفی لکھتے ھین :

" ارد و کے دینی اور تفسیر ی ادب مین تفسیر مرادیہ کی اھمیت کی اولین وجہ اس کی اولیت ھے۔ اسکی اھمیت کا دوسرا سبب شاہ مراد اللہ صاحب کا مقصد تبلیغی اور عام آدمی ھین ۔ قرآن حکیم کی تفہیم کا ذوق پیدا کرنا ھے۔ انہون نے اپنے پڑھنے والون کو لغوی اور فلسفیانہ بحثون مین نہین الجھایا ھے بلکہ وہ تعلیمات قرآنی کو اس طرح پیش کرتے ھین کہ آدمی مین ذوق عمل پیدا ھو ۔ ابتدائی دور کے تفسیری ادب مین ھمین نسبتاً یہ پہلو زیادہ نمایان نظرآتا ھے۔ ادبی طور پر یہ کتاب نہایت اھم ھےاور مین پورے یقین کے ساتھ اسے جدید ارد و نثر کا نقطہ آغاز سمجھتا ھو ن ۔۲ ،،

۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ، تاریخ ادب ارد و ، جلد دوم حصہ دوم مذکورہ ص ۱۰۲۵

۲۔ ڈاکٹر ابوالخیر کشفی ، مضمون بعنوان تفسیر مرادیہ ،، مشمولہ فکر و نظر جلد ۳۶ شمارہ ۳ ، ۴ ، اسلام آباد ص ۲۱۳

بعد ازین شاہ عبدالقادر (م ۱۸۱۵ء / ۱۲۳۰ ھ) اور شاہ رفیع الدین (م ۱۸۱۷ء / ۱۲۳۳ء) کے تراجم قرآن سامنے آتے ھین - شاہ عبدالقادر کا ترجمہ ۱۲۰۵ھ مین تکمیل پذیر ھوا - شاہ رفیع الدین کا ترجمہ چند سال کی تاخیر سے منصہ شہود پر آیا -

شاہ عبدالقادر کا ترجمہ بامحاورہ اور شاہ رفیع الدین کا ترجمہ لفظی ھے شاہ عبدالقادر نے دانستہ فارسی اور عربی کے الفاظ کم استعمال کیے ھین - لیکن شاہ رفیع الدین کے ھان یہ التزام نہین ملتا - شاہ رفیع الدین کے ھان ، ترجمہ لفظی ھونے کے باوجود ،الفاظ کی تعداد شاہ عبدالقادر کے مقابلے مین زیادہ ھے - زبان کے لحاظ سے بھی شاہ عبدالقادر کے ھان ایک قوت محسوس ھوتی ھے -[1] "

حضرت شاہ حقانی نے قرآن پاک کی تفسیر الموسوم بہ تفسیر حقانی (۱۷۹۱ء/ ۱۲۰۶ھ) مین سپرد قلم کی عبارت کے نمونہ کی چند سطور یہ ھین :

" احوال اس کے لکھنے کا یہ ھے جو غور کر کے دیکھا تفسیر زبان عربی مین اور فارسی مین ، عالمون ،فاضلون ،بزرگون نے اس بارہ ۱۲۰۶ سے چھ برس کے عرصے مین تصنیف کری ھین اور اپنے فہم و عقل کے زور سے معنون کو آیت آیت ،حرف حرف کے ساتھ فصاحت اور بلاغت کے لکھے ھین اور زیر زبر کو قاعدہ صرف و نحو کے سے ثابت

۱- ڈاکٹر جمیل جالبی ،تاریخ ادب اردو جلد دوم (حصہ دوم) ص ۱۰۵۸

کیا ہے۔ اور شان نزول اور احوال پیغمبرون کے موافق حدیث اور روایت صحابہ رضی اللہ عنہم کے داخل کرے ہین ۔[1] ،،

" اس تفسیر مین بھی روز مرہ کی عام زبان استعمال کی گئی ہے اور انداز بیان بھی سادہ و سہل ہے۔ یہ تفسیر شاہ مراد اللہ کے انداز بیان سے قریب اور اس روایت کی نکھری ہوئی صورت ہے۔[2] ،،

درج بالا سطور کی روشنی مین حسب ذیل نتائج سامنے آتے ہین :

۱۔ اردو نثر کا ابتدائی دور (آغاز سے فورٹ ولیم کالج کے قیام تک) مذہبی نثر کا دور ہے ۔ اس دور مین مذہب سے ہٹ کر تحریر کی جانے والی کتب کی تعداد معدودے چند ہے۔ چنانچہ صاحب ارباب نثر اردو رقم طراز ہین :

اس زمانہ مین جہان تک موجودہ تحقیقات سے پتہ چلا ہے چند ہی کتابین مذہب سے ہٹ کر لکھی گئین اور ان مین بھی مذہب کا عنصر غالب ہے۔ ایسی کتابون مین ایک مولانا وجہی کی کتاب سب رس ہے جو ۱۰۴۴ھ مین تالیف ہوئی ۔ اگرچہ یہ ایک قصہ ہے لیکن مصنف نے جا بجا مذہبی امور سے بحث کی ہے اور صفحے کے صفحے اس موضوع کی نذر کر دیئے ۔ غرض اس زمانہ قدیم مین جو کچھ لٹریچر پیدا ہوا وہ مذہب کی بدولت تھا اور اس ابتدائی

۱۔ احسن مارہروی، نمونۂ منثورات، مذکورہ، ص ۸۱

۲۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ، تاریخ ادب اردو ، جلد دوم (حصہ دوم) ص ۱۰۶۰

دور مین اس کا دامن صرف مذہب تک محدود رہا جب ذرا
ترقی ہوئی تو قصص و حکایات کا ذخیرہ فراہم ہونے لگا [1]۔ ،،

ب۔ اسلوب بیان بے تکلف ہے۔ سادگی کو اپنایا گیا ہے۔ عبادت آرائی اور انشاء پردازی سے اجتناب کیا گیا ہے۔

ج۔ اصل مدعا اصلاح و ہدایت ہے لہذا عوام الناس کی دینی ضروریات کو مذنظر رکھتے ہوئے عوامی زبان کو اظہار و ابلاغ کا وسیلہ بنایا گیا ہے۔

د ۔ اردوئے قدیم کے پہلے مصنف کی حیثیت سے حضرت محمد حسینی گیسودراز (م ۱۴۲۲ء / ۸۶۵ ھ) کا نام نامی سامنے آتا ہے۔ اگرچہ حامد حسن قادری نے خواجہ سید اشرف جہانگیر سمنانی (م ۷۹۸ ھ) کے رسالہ اخلاق و تصوف کو پہلی تصنیف قرار دے کر شمالی ہند کو اولیت کا شرف بخشا ہے لیکن کچھ محقیقن ان کے اس تحقیقی ادعا سے متفق نہین ۔ مثلاً ڈاکٹر سید اعجاز حسین اس رسالے کے بارے مین رقم طراز ہین :

" ضرورت یہ تھی کہ اس کتاب کا پتہ نشان قادری صاحب بتاتے اتنے دعوی کے لیے ضروری تھا کہ اس نسخہ کو اور لوگ بھی دیکھ سکتے۔ تاریخی لحاظ سے اسکی خاص اهمیت ہوتی ۔ اس کا شائع ہونا بھی ضروری تھا۔ نہ معلوم صیغۂ راز مین یہ کتاب کیون ہے [2]۔ ،،

۱۔ مولوی سید محمد ، ارباب نثر اردو ، لاہور ، ۱۹۵۰ء ص ۵ ، ۶

۲۔ ڈاکٹر سید اعجاز حسین ، تاریخ ادب اردو ، مطبوعہ اردو اکیڈمی سندھ ، کراچی ۱۹۷۱ء ص ۲۸۰

اسی طرح مولانا شمس الله قادری نے شیخ عین الدین گنج العلم کو دکنی اردو کا پہلا مصنف قرار دیا ہے اور ان کے مجموعۂ رسائل اردو کو سینٹ جارج کالج کی لائبریری مین موجود بتایا ہے۔ مگر ان رسائل کی عبارت کا نمونہ پیش کرنے سے قاصر رہے ہین - بہرکیف محمد حسینی گیسو دراز کا رسالہ شائع ہو کر منظر عام پر آ چکا ہے لہذا اندرایں حالات وہی اردو کے پہلے مصنف قرار پاتے ہین

ھ- اردو نثر کا دکنی دور جو تقریباً نوین صدی ہجری سے بارھوین صدی ہجری تک جاری رہا ، کے دوران مین شمالی ہند مین تحریر کردہ اردو کی کوئی نثری تصنیف دستیاب نہین ہوتی - یہ امر بجائے خود لائق توجہ بھی ہے اور باعث حیرت بھی - ڈاکٹر اعجاز حسین نے اس قضیہ کو حل کرنے کی سعی کی ہے چنانچہ لکھتے ہین :

" ان بیانات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نثر کی ابتدائی نشو و نما کا فخر بھی دکن ہی کو حاصل ہے۔ گو ان مین زیادہ تر کتابین مذہبی ہین جو ادبی نقطہ نگاہ سے زیادہ اہمیت نہین رکھتین مگر پھر بھی زبان کی عہد بہ عہد ترقی کا کافی پتہ چلتا ہے۔ درحقیقت یہان فارسی کا غلبہ اس قدر تھا کہ اردو مین لکھنا لوگ ننگ و عار سمجھتے تھے۔ اس کے بعد بھی عرصہ تک خطوط وغیرہ فارسی مین لکھے جاتے رہے۔ یہان تک کہ مرزا غالب نے بھی ریختہ کو اپنے لیے باعث ننگ سمجھا

اور دوسری وجہ نظم کی ہر دلعزیزی تھی ، رقعے وغیرہ بھی نظم ھی مین لکھے جاتے تھے[1] - ،،

و - جنوبی ھند مین اردو نثر کی نشو و نما اور ترقی و ترویج کے پیچھے کارفرما ، سیاسی پشت پناھی کے عنصر کو بھی نظر انداز نہین کیا جا سکتا - حسن بہمنی جو سلطان محمد تغلق کا امیر دربار اور والئی دکن تھا - نے ۱۳۴۷ء / ۷۴۸ھ مین بغاوت کر کے خود مختاری کا اعلان کر دیا - اس طرح دکن مین بہمنیہ سلطنت کا قیام عمل مین آیا - یہ سلطنت آیندہ دو صدیون تک ۱۵۱۶ء / ۹۳۲ھ قائم رھی - حسن بہمنی نے اردو زبان کو دفتری اور کاروباری زبان کا درجہ عطا کیا اسطرح اردو زبان ترقی کی منازل طے کرنے لگی[2] - ،،

ز - دوسری زبانوں سے اردو میں ترجمہ کرنے کی بنیاد بھی صوفیائے کرام نے رکھی - سید میران حسینی (م ۱۱۰۲) نے عبداللہ بن محمد عین القضات ھمدانی کی مشہور متصوفانہ تصنیف " تمہیدات ،، کا دکنی اردو مین ترجمہ کیا اسی طرح میران یعقوب نے ۱۰۷۸ھ کے لگ بھگ شمائل الاتقیاء و دلائل الاتقیاء از شیخ رکن الدین عماد کاشانی کو اردو کا جامہ پہنایا نیز شاہ ولی اللہ قادری نے ۱۱۰۹ھ مین شیخ محمود کی فارسی تصنیف "" معرفت السلوک ،، کو اردو مین ڈھالا - صوفیائے کرام کے اس قبیل کے تراجم نے اردو زبان کو ترقی کی شاھراہ پر ڈال دیا - دکنی اردو مین معرض وجود مین آنے والا پہلا ادبی نثر کا شاھکار ملا وجہی کی سب رس کو گردانا جاتا ھے ، سب رس محمد یحیی بن سیبک فتاحی نیشاپوری

۱- ڈاکٹر سید اعجاز حسین ، تاریخ ادب اردو ، مذکورہ ص ۲۸۳

۲- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ۳۷ ، ۳۸

کے قصہ " حسن و دل ،، کا ترجمہ ہے پہینم شمالی ہند کی نثری تصنیف " کربل کتھا ،، ملا حسین واعظ کا شفی (۱۴۹۹ ء) کی تصنیف روضۃ الشہداء کا ترجمہ ہے ، بعدازین شاہ عبدالقادر (م ۱۸۱۵ء / ۱۲۳۰ ھ) اور شاہ رفیع الدین (م ۱۸۱۷ء / ۱۲۳۳ھ) کے تراجم قرآن معرض تحریر مین آئے۔ میر محمد حسین تحسین کی کتاب " نو طرز مرصع ،، ایک ادبی کارنامہ ہے۔ جو مشہور فارسی قصہ چہار درویش کا ترجمہ ہے۔ اس کے بعد فورٹ ولیم کالج مین معرض وجود مین آنے والے نثری ادب کی اکثر و بیشتر کتابین تراجم ہین ۔

ڈاکٹر الف ۔ د ۔ نسیم لکھتے ہین :

" عربی اور فارسی کی بعض کتابون کے دکنی نثر مین ترجمے اور شرحین اور مختلف رسائل نظم و نثر مین آیات و احادیث کے ترجمے صوفیائے کرام کا ایک اور ایسا دینی اور لسانی کارنامہ ہے جو تاریخ ادب اردو مین یاد رہنے کے قابل ہے۔ صوفیاء نے اردو زبان کو اس کے بچپن ہی مین اظہار کے ایسے سانچے مین اور اسلوب مہیا کر دیئے جو اتنی تھوڑی عمر مین کسی زبان سے متوقع نہین ہوتے۔ اسطرح انہون نے جہان عربی اور فارسی نہ جاننے والے مسلمانون اور غیر مسلمون کے لیے عربی فارسی کتابون مین موجود دینی ، صوفیانہ اور اخلاقی باتون

تک پہنچنا آسان کر دیا وہاں قرآن و حدیث کو بھی ترجمہ
کے آئینے میں دیکھنے کے قابل بنا دیا اور اس کے ساتھ ساتھ
زبان قدیم کو بھی الفاظ و اسالیب اور معانی و مضامین کے لحاظ
سے مالا مال کر دیا ۔[1] ،،

ز ۔ لسانی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ دکنی اردو پر پنجابی زبان کے اثرات بہت گہرے ہیں ۔ پنجابی الفاظ کی کثرت ، قاری کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتی ہے ۔ دراصل دکنی اردو میں پنجابی الفاظ کی افراط اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ اردو زبان کی ابتدائی تشکیل و تعمیر میں مذکورہ زبان نے بنیادی کردار ادا کیا ہے اور اس کا ہیولیٰ سر زمین پنجاب میں تیار ہوا یہ نورائیدہ زبان جب پنجاب سے آگے بڑھی تو اپنے ابتدائی اور تشکیلی عناصر کو ساتھ لے گئی ۔ یہی وجہ ہے کہ دکنی اردو کے علاوہ شمالی ہند کی ابتدائی اردو میں بھی پنجابی زبان کے الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہیں ۔ اس مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار لکھتے ہیں :

"اس اردو پر ہر علاقے کی مقامی بولی کے کچھ نہ کچھ اثرات
بھی تھے ۔ جو بین العلاقائی رنگ کے اندر جھانکتے نظر آتے
ہیں ۔ جب سترھویں صدی عیسوی کے اختتام پر دلی کو زبان

۱۔ ڈاکٹر الف ۔ د ۔ نسیم ، اردو زبان و ادب کے ابتدائی نمونے مقالہ مشمولہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند ، جلد ۳ لاہور ، ۱۹۷۱ء ص ۱۵۰

کے لحاظ سے مرکزی حیثیت حاصل ہوئی اور زبان مین تراش خراش کا عمل شروع ہوا تو یہ علاقائی عناصر ارد و سے خارج ہونے لگے۔ متروکات کا یہ سلسلہ ناسخ تک چلتا رہا ۔ جس کے نتیجے مین ہندوی کے بہت سے وہ عناصر بھی زبان بدر ہوگئے جو اس کی قدیم شکل و صورت کے اہم اجزائے ترکیبی تھے۔ دکنی اور گجراتی ارد و مین اگرچہ وہ عناصر با افراط موجود ہین جو آج ارد و مین تو نہین لیکن پنجابی زبان مین موجود ہین ۔ تو یہ کوئی اتفاقی بات نہین بلکہ یہ عناصر ہندی کے آغاز اور اس کے آیندہ سفر کی روداد سناتے ہین ۔[۱] ،،

الغرض ارد و کا قدیم نثری ادب جس کا ایک بڑا حصہ دکنی ادب پر مشتمل ہے۔ عوامی زبان مین ہے۔ اور اسکی سب سے اہم خصوصیت مذہبیات ہے۔ مذہبیات مین طریقت اور شریعت دونون شامل ہین ۔ اس مین نماز روزے کے مسائل سے لے کر وحدت الوجود ایسے مسائل بھی زیر بحث آئے ہین ۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اظہار کے بجائے ابلاغ اور طرز بیان کے بجائے مواد کی تفہیم پر زور دیا گیا ہے۔ زیر تبصرہ دور مین صوفیاء و علماء نے عام فہم ، سادہ اور بے تکلف اسلوب بیان اپنا کر دینی مسائل کی تشریح و توضیح کو اپنا مقصد وحید ٹھہرا یا ۔

۱۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار ، ارد و کی پیدائش اور ارتقاء مقالہ مشمولہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند جلد ششم ، لاہور ۱۹۷۱ء ص - ۱۱۱

لیکن ادبی مورخین اور نقاد حضرات نےاردو کےاس ابتدائی دینی و مذھبی ادب سے بے اعتنائی و بےتوجہی کا رویہ اختیار کیا ۔ ڈاکٹر ابو الخیر کشفی اس ضمن مین لکھتے ھین :

"ایکاور سبب یه ھےکه ھمارےبیشتر ادبی نقاد دینی کتابون کو انجمن سےباھر ھی رکھنا چاھتےھین ۔ اگر ان صاحبون سے کہا جائےکه کیا آپ موضح القرآن ،خطبات احمدیه ،الفاروق سیرۃ النبی ،اور ترجمان القرآن کو اردو نثر کےمرحلےاوراھم نشانات قرار نہین دیتےتو خاموش رھتےھین ۔ مگر اپنےطرز عمل کو بدلنا نہین چاھتے۔[۱] ،،

۱۔ ڈاکٹر سید ابو الخیر کشفی ،مقاله بعنوان تفسیر مرادیه ،مشموله فکر و نظرمجله، تحقیقات اسلامی ،اسلام آباد جلد ۳٦ شماره ۴ ۱ ۳ ، ص ۲۰۸ ، ۲۰۹

فصل دوم

ترجمہ قرآن شاہ عبدالقادر کا لسانی مطالعہ

شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن کا شمار ، شمالی ہند مین منصہ شہود پر آنے والی چند ایک ابتدائی نثری تحریرون مین ہوتا ہے۔ گویا کہ اردو زبان کے نثری ادب کے آغاز و ارتقاء مین بھی اس ترجمے کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ مزید برآن یہ ترجمہ قرآن " ریختہ ،، مین نہین بلکہ "" ہندی متعارف ،، مین ہے۔ مقدمہ مین شاہ صاحب نے لکھا ہے:

" اس مین زبان ریختہ نہین بولی بلکہ ہندی متعارف تا عوام کو بے تکلف دریافت ہو ،،۱ ،،

ریختہ اور ہندی متعارف کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے جناب منشی محمد ظہیرالدین خان بہادر رقم طراز ہین :

" اس مین نکتہ باریک یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ زبان اردو ریختہ متعارف نہین کہ زبان اردو مین اکثر الفاظ فارسی اور عربی ریختہ ہوتے ہین کہ اسی معنی کر اس زبان کا نام ریختہ ہوگیا ہے۔

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مطبع منشی نول کشور کانپور ، ۱۸۸۸ء مقدمہ ، ص ۴

۲- شاہ عبدالقادر کے ترجمہ قرآن مطبوعہ منشی نول کشور ، بمقام کانپور ، سال اشاعت ۱۸۸۸ء کا مقدمہ منشی محمد ظہیرالدین خان بہادر نے لکھا ہے۔ یہ مقدمہ ۵ صفحات پر مشتمل ہے اور اسی مقدمے مین منشی صاحب نے شاہ صاحب کا مقدمہ ضمناً درج کردیا ہے

پس یہاں مراد حضرت مترجم مفسر علیہ الرحمہ کا یہ ہے کہ ہر
شخص ہندی جاہل مطلق کی فہم مین بے تکلف آوے لہذا
تلاش کر کے لفظ ہندی عام فہم بالقصد لاتے ہین کہ ارد و محاورے
سے بھی جدا ٹھیٹھ ہندی ہے مثلاً لفظ (صور) کی کہ و
نفخ فی الصور ،، اس کا ارد و مین ترجمہ یہی ہو سکتا ہے کہ
پھونکا گیا بیچ صور ،، کے ،، ۔ ارد و مین بھی یہی لفظ صور کی
کہا جاوے گی ۔ اس کی ہندی ٹھیٹھ جاہلون کے سمجھنے کے واسطے
کیا ہو سکتی ہے لہذا حضرت مترجم علیہ الرحمۃ فقط بنظر فہم
عوام اجہل کے اس طرح افادہ فرماتے ہیں کہ جس وقت پھونکا
جائے گا نرسنگھا علی ھذا عذاب کا ترجمہ دکھ پانا اور مفلحون
کا ترجمہ مراد کو پہنچے افادہ فرمایا ہے اور ارد و مین یہی لفظ
عذاب اور فلاح کی بولی جائے گی ۔ پس اس نظر سے اس کو ترجمہ
ہندی عام فہم سمجھنا چاہیے نہ ارد و ریختہ [1] ۔ ،،

منشی ظہیر الدین کے مندرجہ صدر اقتباس کا ماحصل یہ ہے کہ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ ریختہ یعنی اردوئے متعارف مین نہین ہے (اردوئے متعارف مین عربی اور فارسی کے الفاظ کثیر تعداد مین شامل ہوتے ہیں ۔) بلکہ یہ ترجمہ ہندی متعارف مین ہے ۔ ہندی متعارف سے مراد ایسی اردو ہے جو اس وقت کے عوام کی زبان تھی ۔

---

۱ ۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ مقدمہ ص ۴ ، ۵

گویا یہ ترجمہ اپنے زمانے کی عوامی اردو مین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مین عربی و فارسی الفاظ نسبتاً کم اور ہندی کے الفاظ کا تناسب زیادہ ہے۔

یہان اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس زمانے مین اردو کے لیے ریختہ اور ہندی دونون الفاظ استعمال کئے جاتے تھے۔ مثلاً فورٹ ولیم کالج کا ترجمہ قرآن جو ۱۸۱۹ ع مین تکمیل پذیر ہوا، کی زبان کے لیے ریختہ اور ہندی دونون لفظ استعمال کئے گئے ہین۔

اس ترجمے کی قدر وقیمت کا صحیح اندازہ لگانے کے لیے اس کا لسانی مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے۔ لہذا آیندہ سطور مین اسکی مختلف لسانی خصوصیات کو زیر مطالعہ لایا گیا ہے۔

ہندی کے مفرد الفاظ :
==============

سنوار   کہین ہمارا کام تو سنوار ہے [1]"

مگر جنھون نے توبہ کی اس پیچھے اور سنوار پکڑی تو اللہ بخشتا ہے مہربان [2]"

توضیح مطالب : سنوار بر وزن گنوار بمعنی سجاوٹ ۔ درستی اصلاح جیسے ماں باپ کی مار مار نہین سنوار ہے [3]"

۱۔ شاہ عبد القادر، قرآن مجید مترجم، مذکورہ ص ۴

۲۔ ایضاً ص ۳۵۷

۳۔ نور الحسن نیر، نور اللغات، جلد ۳ مذکورہ ص ۳۷۲

چھپٹیان : بچو آگ سے جسکی چھپٹیان ھین آدمی اور پتھر ۔[۱] ،،

جو لوگ منکر ھین ، ھرگز کام نه آوین گے اون کو اون کے مال نه

اولاد ، الله کے آگے کچھ ، وھی ھین چھپٹیان دوزخ کی ۔[۲] ،،

توضیح مطالب : چھپٹی بمعنی لگڑی کی چھیلن جو لگڑی چھیلنے سے نکلتی ھے یہان

اینڈھن مراد ھے [۳]۔ ،،

بہتیرا : گمراہ کرتا ھے اس سے بہتیرے ۔[۴] ،،

ڈھڈھا : زرد ڈھڈھا رنگ اس کا ۔[۵] ،،

توضیح مطالب : ڈھڈھا بمعنی ۱۔ فرو تازہ ۔ ۲۔ نہایت زرد شوخ رنگ

۳۔ چمکیلا ۔ مصحفی کا شعر ھے

کندن سے رنگ کو ترے پہنچے ھے کب میان

جلوے مین گرچه ھے زر خورشید ڈھڈھا ۔[۶] ،،

فرا : اور ھم اسی کے ھین نرے ۔[۷] ،،

اور مدد ھے نری الله کے پاس سے جو زبردست ھے حکمت والا ۔[۸] ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵

۲۔ ایضاً ص ۴۹

۳۔ نورالحسن نیز ، نوراللغات ، جلد ۲ مذکورہ ص ۲۲۸

۴۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم مذکورہ ص ٦

۵۔ ایضاً ص ۱۰

٦۔ سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیه ، جلد دوم ، مذکورہ ص ۳۲۹

۷۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۰

۸۔ ایضاً ص ٦۵

ببیان : نکاح مین لاوےببیان مسلمان ۔۱۔ "

بھنیٹا : سو تم جھوٹھلا چکےاب آ گے ہو تا ہےبھنیٹا ۔۲۔ ،،

توضیح مطالب : بھنیٹا یا بھینٹ بمعنی سامنا ۔ مقابلہ ۔ ملاقات ۔۳۔ ،،

لڑائی ، شاہ عبدالقادر نےبھنیٹا کےمعنی لڑائی اور جہاد لکھےہین ۔۴۔ ،،

ٹیکی : بنائےآسمان بن ٹیکی ۔۵۔ ،،

توضیح مطالب : ٹیکی یا ٹیک بمعنی تھونی ۔ کھمبا ۔ سہارا ۔۶۔ ،،

بکس : اور پھٹ جاوےآسمان پھر وہ اوس دن بکس رہا ہے ۔۷۔ ،،

توضیح مطالب : بکسنا مصدر سےاسم بکس بمعنی سڑ مردہ ہونا بکس مرجھایا ہوا

میر حسن کا شعر ہے :

کلیجا پکڑ مین تو بس رہ گئی

کلی کی طرح سی بکس رہ گئی ۔۸۔ ،،

ناڑ : پھر کاٹ ڈالتے اوس کی ناڑ ۔۹۔ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۸۰

۲۔ ایضاً ص ۳۷۴

۳۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات ،جلد اول ،مذکورہ ص ۷۸

۴۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ،مذکورہ حاشیہ بر صفحہ ۳۷۴

۵۔ ایضاً ص ۵۸۹

۶۔ نورالحسن نیز ، نوراللغات ،جلد ۱۲ مذکورہ ص ۲۹۴

۷۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۸۹

۸۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات ،جلد اول ص ۶۰۶

۹۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۹۰

توضیح مطالب : ناڑ یہان رگ کےمعنون مین مستعمل ھے۔ فرہنگ آصفیہ مین ناڑ
کےمعنی گردن لکھے ھین ۔۱ ،،،
نوراللغات مین یہ لفظ موجود ھی نہین ھے ۔۲ ،،
پنجابی زبان مین یہ لفظ رگ کےمعنون مین آتا ھے۔ پنجابی کی ایک
لغت تنویر اللغات مین مذکور ھے۔ ناڑ بمعنی رگ ، نبض، نس ۔۳ ،،

کسیلا (کڑوا) : بدلےاون دو باغون کےدواور باغ
جھاؤ : جس مین کچھ ایک میوہ کسیلا اور جھاو ۔۴ ،،

توضح مطالب : جھاؤ ایک قسم کا درخت جو دریا کےکنارے ھوتا اور اس سے ٹوکرے
ٹوکریان بنائی جاتی ھین ۔۵ ،،

نیاؤ : توکہتہ جمع کرے گا ھم سب کو رب ھمارا پھر فیصلہ کرےگا ھم مین
انصاف کا اور وھی ھےنیاؤ چکانے والا ۔٦ ،،

توضح مطالب : نیاؤ بکسر اول مذکر بمعنی انصاف ، فیصلہ ۔ عدل ۔ تصفیہ ۔۷ ،،

بھجنگ (کالا) : پہاڑون مین گھاٹیان ھین سفید اور سرخ طرح طرح اون کے
رنگ اور بھجنگ کالے ۔۸ ،،

۱۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد چہارم مذکورہ ص ۵۲۲
۲۔ نورالحسن نیز ، نوراللغات جلد چہارم مذکورہ ص ۷٦۱
۳۔ سید تنویر بخاری ، تنویراللغات ، لاھور ۱۹۹۸ء ص ۸۹۷
۴۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۳۹
۵۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۲ ، مذکورہ ص ٦۷
٦۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۴۰
۷۔ نورالحسن نیز ، نوراللغات جلد چہارم ، مذکورہ ص ۸۸۴

کھوکھری : بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلا وےگا ہڈیان جب کھوکھری ہو گئین -۱- ،،

نروگا (تندرست) : جب آیا اپنے رب پاس لےکر دل نروگا -۲- ،،

ڈیٹھ : کیا ہم کرین گے ڈر والون کو برابر ڈھیٹھ لوگون کے -۳- ،،

توضیح مطالب : ڈھیٹھ یا ڈھیٹ بمعنی بےباک ،بےشرم ، سرکشن جو کسی کا کہا نہ مانے -۴- ،،

گابھ : اور گابھ نہین رھتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوس کو خبر نہین -۵- ،،

توضیح مطالب : گابھ مذکر بمعنی حیوانات کا حمل -۶- ،،

پرا : یا آتے اوس کےساتھ فرشتے پرا باندھ کر -۷- ،،

توضیح مطالب : فوج کی قطار - گروہ - غول جیسے کبوترون کا پرا -

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۵۵

۲- ایضاً ص ۲۵۹

۳- ایضاً ص ۲۶۶

۴- نورالحسن نیز نوراللغات ،جلد ۳ ، مذکورہ ص ۱۵۵

۵- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۹۲

۶- نورالحسن نیز ، نوراللغات جلد ۴ مذکورہ ص ۲۳۲

۷- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۵۰۶

مرزا دبیر کا شعر ہے :

تسلیم کے سواروں نے گھوڑے دیئے ملا
اوران مین پیدلون کا آکر پرا ملا [1] "

جھونجھل : پھر جب ہم کو بھی جھونجھل دلائی تو ہم نے اون سے بدلا لیا [2] "

توضیح مطالب : جھونجھل اسم مونث بمعنی غصہ خشم ، غضب - خفگی [3] "

باؤلا : پھر اوس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھایا ہے باؤلا [4] "

توضیح مطالب : باؤلا وہ شخص جس کے دماغ مین ہوا بھر گئی ہو - پاگل ، دیوانہ ، سودائی [5] "

کھوہ : کیا تو خیال رکھتا ہے کہ غاز اور کھوہ والے ہماری قدرتون مین اچنبھا تھے [6] "

توضیح مطالب : کھوہ یا کھو بمعنی غاز - گڑھا - پہاڑ کے اندر کا کھو کھلا حصہ [7] "

۱- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، مذکورہ ص ۵۱۰
۲- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۰۷
۳- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول مذکورہ ص ۳۶۲
۴- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۱۰
۵- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد اول ، مذکورہ ص ۳۶۲
۶- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۹۵
۷- مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۴ ، مذکورہ ص ۲۰۳

بھبوکا : اور بھیج دےاس پر ایک بھبھوکا آسمان سے پھر صبح کو رہ جاوےمیدان پٹپٹر -۱- ،،

توضیح مطالب : بھبوکا بمعنی شعلہ ، شرارہ ناسخ کا شعر ھے-

اس بھبوکے کےنظارہ سے نہ جل جائے کہین

اسلئے چشم کو ھم اشک فشان رکھتے ھین

۲- گرم جلتا ھوا - دھکتا ھوا -

میر حسن کا شعر ھے

یہ سنتے ھی شعلہ بھبوکا ھوئی

لگی کہنے ھے ھےبلا کیا ھوئی -۲- ،،

چکوتی : اور جب دی ھم نےموسی کو کتاب اور چکوتی شاید تم راہ پاو -۳- ،،

اور جب چکوتی کرنےلگو لوگون مین تو چکوتی کرو انصاف سے -۴- ،،

توضیح مطالب : فرھنگ آصفیہ -۵- ،، اور نور اللغات -۶- ،، مین چکوتا لکھا ھےگویا کہ ان دونون لغتون مین یہ الفاظ مذکر آیا ھے - لیکن شاہ عبدالقادر رنےاسے ھر جگہ چکوتی ھی لکھا ھے - بہر کیف زمانی بعد کےپیش نظر تذکرہ وتانیث کا فرق درخور اعتنا نہین چکوتا بمعنی فیصلہ - بےباقی -

---

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۰۰

۲- سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ جلد اول ، مذکورہ ص ۴۳۰

۳- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۸

۴- ایضاً ص ۸۵

۵- سید احمد دھلوی ،فرھنگ آصفیہ ،جلد ۲ مذکورہ ص ۱۱۴

۶- نورالحسن نیر ، نور اللغات ،جلد دوم ، مذکورہ ص ۲۰۲

داغ کا شعر هے :

پلا دے اور تھوڑی سی نه گھبرا میفروش اتنا

چکوتا اب کئے دیتے هین تیرا آنے پائی سے ۔۱ "

مورت : جب کہا اوس (ابراهیم) نے اپنے باپ کواور اپنی قوم کو یه کیا مورتین هین جن پر تم لگے بیٹھے هو ۔۲ "

چنگا : اوس مین آزار چنگے هوتے هین لوگون کے ۔۳ "

چنگی : اور چنگی کردی اوس کی عورت ۔۴ "

توضیح مطالب : چنگا بمعنی اچھا ، تندرست ، طاقت ور ، پنجاب مین یه لفظ تنہا بھی بولا جاتا هے ۔ مگر دهلی مین آج کل بھلا کے ساتھ استعمال هوتا هے جیسے بھلا چنگا مر گیا ۔۵ "

پیٹ (حمل) : اور ڈال دے گی هر پیٹ والی اپنا پیٹ ۔۶ "

اکارت : سو جو کوئی کرے نیک کام اور وہ یقین رکھتا هو سو اکارت نه کرین گے اوس کی دوڑ ۔۷ "

۱۔ نور الحسن نیر ، نور اللغات ، جلد دوم ، مذکورہ ص ۲۰۲

۲۔ شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۳۱

۳۔ ایضاً ص ۲۷۴

۴۔ ایضاً ص ۳۳۴

۵۔ نور الحسن نیر ، نور اللغات ، جلد دوم ص ۴۱۲

۶۔ شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۳۷

۷۔ ایضاً ص ۳۳۵

اوچان : جب کھول دیوین یا جوج ماجوج کواور وہ ہر اوچان سے
پھیلتے آوین ۔[۱] ،،

ٹوٹا : گوائی (گنوائی) دنیا اورآخرت یہی ہے ٹوٹا صریح ۔[۲] ،،

اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے ۔[۳] ،،

سیر کے واسطے نکلا جو وہ رشک یوسف
بند رستے ہوئے ٹھٹھ لگ گئے بازارون مین ۔[۴] ،،

کتھری : اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور کتھری کو چھوڑ دے ۔[۵] ،،

توضیح مطالب : مولوی نورالحسن نیر لکھتے ہین کہ کھترا اردو مین کونا کے ساتھ
مستعمل ہے
یعنی کونا کھترا لیکن شاہ عبدالقادر نے زیر نظر ترجمہ مین
کھتری لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ اس وقت دہلی مین کھتری ہی
مستعمل ہو [۶]

اکلا : چھوڑ دے مجھ کو اور اوس کو جو مین نے بنایا اکلا [۷]

۱۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۳۳۵
۲۔ ایضاً ص ۳۳۸
۳۔ ایضاً ص ۵۷۶
۴۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات ،جلد دوم ،مذکورہ ص ۲۸۳
۵۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم مذکورہ ص ۵۹۹
۶۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات ،جلد چہارم ،مذکورہ ص ۱۸۸
۷۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۹۹

توضیح مطالب : الا اسم مذکر لغوی معنی ایک سے نسبت رکھنے والا ۔۱۔ ،،

شاہ عبدالقادر نے حاشیہ مین درج ذیل معنی لکھے ھین :

" اپنے مان باپ کے ہان ایک بیٹا جس کا شریک نہ ھوا اور

بھائی یا الا لیاقت مین دنیا کی ۔۲۔ ،،

پنڈا : اور تو کیا بوجھا کیسی ہے وہ آگ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے

نظر آتی ھے پنڈے پر ۔۳۔ ،،

پوریان : کیون نہین سکتےھین کہ ٹھیک کردین اوس کی پوریان ۔۴۔ ،،

توضیح مطالب : پور بمعنی انگلی کے تین ٹکڑون مین سے ایک ٹکڑا ۔

ناسخ کا شعر ھے :

یار کی شیرین ادائی کا جہان مین شور ھے

پور جو انگلی کی ھے وہ نیشکر کا پور ھے ۔۵۔ ،،

ھانس : جس وقت جان پہنچی ھانس تک ۔۶۔ ،،

توضح مطالب : ھانس سینہ سے اوپر اور گردن کے نیچے کی ھڈی ۔۷۔ ،،

۱۔ سید احمد دھلوی ،فرھنگ آصفیہ ، جلد اول مذکورہ ص ۱۸۹

۲۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ برحاشیہ ص ۵۹۹

۳۔ ایضاً ص ۵۹۹

۴۔ ایضاً ص ۶۰۱

۵۔ نورالحسن نیر ،نوراللغات ،جلد ۲ ، مذکورہ ص ۱۰۰

۶۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۱۲

۷۔ سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، جلد ۴ مذکورہ ص ۶۹۴

ٹھر : نہین دیکھتے وھان دھوپ نہ ٹھر ۔[1] ،،

توضیح مطالب: ٹھر اسم مونث بمعنی ٹھنڈ پالا نہایت سردی ۔[2] ،،

سکت : سو کیا خوب سکت والے ھین ۔[3] ،،

بیاتی : اور جب بیاتی اونٹینان چھٹی پھرین ۔[4] ،،

توضیح مطالب: بیانا بمعنی بچہ دینا مویشیون کا ۔[5] ،،

بیاتی سے مراد ھے حاملہ ، شاہ عبدالقادر حاشیے مین لکھتے ھین

" بیانے کے قریب اونٹنی بہت عزیز ھوتی ھے بچے کی توقع سے اور دودھ کی ۔[6] ،،

کھنڈ : تم کو چڑھنا ھے کھنڈ پر کھنڈ ۔[7] ،،

توضیح مطالب: کھنڈ بمعنی ۱۔ ٹکڑا ۔ ۲۔ منزل ۔ درجہ ۔[8] ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۶۰۳

۲۔ سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، جلد ۲ ص ۱۶

۳۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۶۰۵

۴۔ ایضاً ص ۶۱۱

۵۔ نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد اول مذکورہ ص ۷۲۴

۶۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ حاشیہ بر ص ۶۱۱

۷۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۶۱۵

۸۔ سید احمد دھلوی ، فرھنگ ، آصفیہ ، جلد ۳ ، مذکورہ ص ۶۳۲

پٹپٹر : اور بھیج دے اس (باغ) پر ایک بھبوکا آسمان سے پھر صبح کو
ره جاوے میدان پٹپٹر ۔۱ ،،

پھر ڈال دیا ہم نے اوس کو پٹپٹر میدان مین اور وہ بیمار تھا ۔۲ ،،

توضیح مطالب : وہ بیابان جہان گھاس درخت اور پانی تک نہ ہو ۔ ویران جگہ
ہموار میدان ۔۳ ،،

پھانک : یہان تک کہ جب برابر کردیا ۔ دو پھانکون تک پہاڑ کے ۔۴ ،،

پھر حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو کہ مار اپنے عصا سے دریا کو پھر
پھٹ گیا تو ہوگی ہر پھانک جیسے بڑا پہاڑ ۔۵ ،،

توضیح مطالب : پھانک اسم مونث ، بمعنی قاش ، کسی چیز کا قوسی کٹا ہوا
ٹکڑا ۔ تراشا ہوا ٹکڑا ۔۶ ،،

لون : اور جان کو بنایا ہم نے اس سے پہلے لون کی آگ سے ۔۷ ،،

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ اندھیرا نہ اوجالا
اور نہ سایہ اور نہ لون ۔۸ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۰۰
۲۔ ایضاً ص ۴۶۱
۳۔ سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول مذکورہ ص ۵۰۱
۴۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۰۶
۵۔ ایضاً ص ۳۷۸
۶۔ سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول مذکورہ ص ۵۴۵
۷۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، جلد مذکورہ ص ۲۶۳
۸۔ ایضاً ص ۴۴۶

توضیح مطالب : لون - ہوائے گرم - باد سموم -
صاحب فرہنگ آصفیہ مزید لکھتے ہیں کہ بعض
شعرا نے لون بھی باندھا ہے بلکہ دہلی مین بھی جہان اوراکثر
الفاظ مین نون بڑھا کر بولتے ہین - وہان یہ لفظ بھی ان مین
داخل ہے - کسی نامعلوم شاعر کا شعر بھی درج ہے -

" لگے جلنے پتھر چلی ایسی لون
لگے جوش کھانے جوانون کے خون -۱- "

ورے : پائیے اون سے ورے ایک لوگ -۲- "
چکھا وین گے ہم اون کو تھوڑا سا عذاب ورے اس بڑے عذاب سے -۳- "

توضیح مطالب : ورے بمعنی اس طرف - ادھر پاس - نزدیک پرے کا نقیض -
آتش کا شعر ہے :

" خدا نے چاہا تو دریائے عشق مین
کود ے جواب کے ہم تو ورے سے پرے ہوئے -۴- "

دھابا : سومد د کرو میری محنت مین بنادون تمہارے اون کے بیچ ایک دھابا -۵- "

توضیح مطالب : اسم مذکر بمعنی کچی چھت - کچا کوٹھا یا مکان - لیکن یہاں مراد
دیوار یا رکاوٹ ہے -۶-

۱- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۴ ، مذکورہ ص ۲۱۷
۲- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۰۶
۳- ایضاً ص ۴۲۵
۴- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۴ مذکورہ ص ٦٨٨
۵- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۰٦
٦- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۲ مذکورہ ص ۲۸۸

ڈیک : بولا ای رب میری بوڑھی ہو گئین میری ہڈیان اور ڈیک نکلی سر سے بوڑھاپے کی ۔[۱] ،،

توضیح مطالب : ڈیک مذکر بمعنی آگ کا بڑا اونچا شعلہ[۲]، یعنی بالون کی سفیدی کے سبب سر آگ کی طرح چمکنے لگا ہے ۔[۳] ،،

گھاٹ ٹھکانا : پھر پہنچا ویگا اون کو آگ پر اور برا گھاٹ ہے جس پر پہنچے ۔[۴] ،،

پنیھارا : پھر بھیجا اپنا پنیھارا اوس نے لٹکایا اپنا ڈول ۔[۵] ،،

پاؤلی : اور بیچ آئے اوس کو ناقص مول کو گنتی کی کئی پاؤلیان ۔[۶] ،،

توضیح مطالب : پاؤلی اسم مونث کسی سکہ کا چوتھا حصہ ۔ چوّنی ۔ روپیہ کا چوتھا حصہ ۔[۷] ،،

نیگ : اور ضائع نہین کرتے ہم نیگ بھلائی والون کا ۔[۸] ،،

جادوگر کہنے لگے فرعون سے بھلا کچھ ہمارا نیگ بھی ہے اگر ہو جاوین

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۰۸

۲۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۳ ، مذکورہ ص ۱۵۷

۳۔ مولانا فتح محمد خان جالندھری ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ (حاشیہ) ص ۴۹۲

۴۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۳۰

۵۔ ایضاً ص ۲۳۵

۶۔ ایضاً ص ۲۳۵

۷۔ سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، مذکورہ ص ۴۸۶

۸۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۴۰

هم زبر ـ۱ـ ،،

تو الله نے رکھ چھوڑا ہے اون کو جو تم مین نیکی پر ہین

نیگ بڑا ـ۲ـ ،،

توضیح مطالب : نیگ وہ حق جو رشتہ دارون یا خدمتی لوگون کو تقریبات مین دینے کا دستور ہے ـ انیس کہتے ہین ـ حق دار ہون مین نیگ کا میرے بھی رہے دھیان ـ

قلق کا شعر ہے :

" کوئی کہتی تھی نیگ تو دلواؤ

واری جاون میری نچھاور لاؤ ـ۳ـ ،،

بھرتی : تم نہین دیکھتے ہو کہ مین پوری دیتا ہون بھرتی ـ۴ـ ،،

سو پوری دے ہم کو بھرتی اور خیرات کر ہم پر ـ۵ـ ،،

توضیح مطالب : بھرتی بمعنی ۱ـ حشو ـ ۲ـ اندراج ـ ۳ـ تکمیل ـ ۴ـ جہاز یا مال گاڑی وغیرہ کا بھار ـ اسباب بوجھ ـ۶ـ ،،

۱ـ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۷۶

۲ـ ایضاً ص ۴۳۰

۳ـ نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۴ مذکورہ ص ۸۹۱

۴ـ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۴۰

۵ـ ایضاً ص ۲۴۴

۶ـ سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، ص ۴۳۵

باسن (برتن) : رکھدیا پینے کا باسن بوجھ مین اپنے بھائی کے -۱- ،،

اچنبھار (تعجب) اوراگر تواچنبھے کی بات ہےتو اچنبھا ہے اون کا کہنا ۲- ،،

کٹا کا : اور بھیجتا ہے کٹا کےپھر ڈالتا ہےجس پر چاہے -۳- ،،

کھڑکا : پہنچتا رہےگا منکرون کو اون کے کہے پر کھڑکا -۴- ،،

بانٹی (تقسیم) جیسا ہم نےبھیجا ہےان بانٹی کرنےوالون پر -۵- ،،

بوٹی : جنھون نےکیا ہے قرآن کو بوٹیان -۶- ،،

توضیح مطالب : بوٹی گوشت کےچھوٹے ٹکڑ ے کو کہتےہین -- ،،

لیکن یہان عام ٹکڑا مراد ہے۷-

جڑاول : اور چوپائے بنا دیئے تم کو اون مین جڑاول ہے اور کتنے فائدے -۸- ،،

توضیح مطالب : جڑاول یا جڑاو بمعنی جاڑون کےکپڑے گرم کپڑے - جڑاوَل

فصیح ہے -۹- ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۴۲

۲- ایضا ص ۲۴۸

۳- ایضاً ص ۲۴۹

۴ - ایضاً ص ۲۵۲

۵ - ایضاً ص ۲۶۶

۶ - ایضاً ص ۲۶۶

۷ - سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، مذکورہ ص ۴۱۹

۸- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۶۷

۹ - نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۲ مذکورہ ص ۳۱۴

گارا : اور هم نےبنایا آدمی کھنکھناتے سنےگارے سے -۱ ،،

توضیح مطالب : گارا اسم مذکر بمعنی گوندھی‌هوئی مٹی جس سےدیوار چنتےیا اینٹین تھاپتے هین -۲ ،،

هُڑدنگا : بندگی کروالله کی اوربچو هُڑدنگے سے -۳ ،،

توضیح مطالب : هُڑدنگا بمعنی شریر - مُفسد - هنگامه پرور لیکن یہان مراد شیطان هے-۴

پچ : اور قسمین کھاتے هین الله کی پچ کی قسمین -۵ ،،

جب رکھی منکرون نےاپنے دل مین پچ نادانی کی ضد -۶ ،،

توضیح مطالب : پچ بمعنی تعصب - طرفداری - پاس - حمایت -

غالب کا شعر هے :

پچ آ پڑی‌هےوعدهٔ دلدار کی مجھے
وه آئے یا نه آئے یہان انتظار هے -۷ ،،

۱- شاه عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۶۳

۲- سید احمد دهلوی ، فرهنگ آصفیه ، جلد ۴ مذکوره ص ۲

۳- شاه عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۷۱

۴- سید احمد دهلوی ، فرهنگ آصفیه جلد ۴ ، مذکوره ص ۷۱۴

۵- شاه عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۷۱

۶- ایضاً ص ۵۳۰

۷- سید احمد دهلوی ، فرهنگ آصفیه جلد اول ، مذکوره ص ۵۰۴ اور نور الحسن نیر ، نور اللغات ،جلد دوم ، مذکوره ص ۴۸

پرایا (بیگانہ) : ایک بندہ پرایا مال نہین مقدور رکھتا [1] ،،

ببری : اور اون کی اون سے اور بیریون سے اور بالون سے [2] ،،

توضیح مطالب : بیری بمعنی ۱- ایال کے تراشے ہوئے بال

۲- گھوڑے کی ایال یا دم کے بال [3] ،،

بیورا : اور اوتاری ہم نے تجھ پر کتاب بیورا ہر چیز کا [4]

توضیح مطالب : بیورا خبر - حال - بھید - تفصیل - تشریح - روزنامچہ

اختلاف [5] ،،

پرلی : جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات ادب والی مسجد سے پرلی

مسجد تک [6] ،،

توضیح مطالب : پرلی بمعنی اس طرف کی - اس پار کی [7] ،،

تاولا : اور مانگتا ہے آدمی برائی جیسے مانگتا ہے بھلائی اور ہے انسان

تاولا [8] ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۷۵

۲- ایضاً ص ۲۷۶

۳- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، مذکورہ ص ۳۶۳ ، ...

۴- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ، ص ۲۷۷

۵- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، مذکورہ ص ۴۷۰
اور نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد اول ، مذکورہ ص ۷۴۱

۶- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ، ص ۲۸۲

۷- سید احمد دہلوی ، فرہنگ ، آصفیہ ، جلد اول مذکورہ ص ۵۱۸

۸- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ

توضیح مطالب : تاؤلا اسم مذکر بمعنی جلد باز ،مضطرب ، جیسے تاولا سو باولا ۔ تاؤلی کے معنی جلدی کے هین جیسے کیون تاؤلی کرتا هے [1] ۔ "

ڈیرا : اور بنا دیئے تم کو چوپایون کی کھال سے ڈیرے جو هلکے لگتے هین تم کو جس دن سفر مین هو [2] ۔ "

توضیح مطالب : ڈیرا بمعنی خیمه کپڑے کا گھر ۔ عارضی مکان ۔ مکان [3] ۔ "

سنا : اور هم نے بنایا آدمی کھنکھنا تے سنے گارے سے [4] ۔ "

توضیح مطالب : یه لفظ پنجابی مین عام مستعمل هے ۔ نور اللغات اور فرهنگ آصفیه مین مذکور نہین هے ۔ البته پنجابی کی لغت مین درج ذیل معانی درج هین ۔

سِنا بمعنی گیلا ۔ تر ۔ بھیگا هوا [5] ۔ "

پھناوا : سکھایا هم نے بنانا ایک تمہارا (پہناوا) که بچاؤ هو تم کو [6] ۔ "

پھٹکی : هم نے تم کو بنایا مٹی سے پھر بوند سے پھر پھٹکی سے [7] ۔ "

۱۔ سید احمد دهلوی ، فرهنگ آصفیه ، جلد اول ،مذکوره ص ۵۸۹

۲۔ شاه عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۷۶

۳۔ سید احمد دهلوی ، فرهنگ آصفیه ، جلد ۲ ، مذکوره ص ۳۳۳

۴۔ شاه عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۶۳

۵۔ سید تنویر بخاری ، تنویر اللغات ،مذکوره ص ۶۰۲

۶۔ شاه عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۳۳۴

۷۔ ایضاً ص ۳۳۷

توضیح مطالب : پھٹکی جمے ہوئے خون کا چھوٹا سا ٹکڑا ۔[1] ،،

جانچ : آزمائش : اگر مل گئی ان کو جانچ پھر گیا الٹا اپنے منہ پر ۔[2] ،،

راج : اور نہین کوئی اوس کا ساجھی راج مین ۔[3] ،،

کوڑا : تحقیق پھر کر دیا ہم نے ان کو کوڑا ۔[4] ،،

ستھریان (باکردار عورتین) اور ستھریان ھین واسطے ستھرون کے ۔[5] ،،

ستھرے (باکردار مرد) اور ستھرے واسطے ستھریون کے [6]۔ ،،

چھوکری (لڑکی) : نہ زور کرو اپنی چھوکریون پر بد کاری کے واسطے ۔[7] ،،

راکس : بولا ایک راکس جنون مین سے ۔[8] ،،

دل (لشکر ۔ انبوہ) گھیر بلاوین گے ہم ، ہر فرقے مین سے ایک دل ۔[9] ،،

سیدھ : جب منہ دھرا مدین کی سیدھ پر ۔[10] ،،

۱۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد اول ص ۵۴۷

۲۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۶۷

۳۔ ایضاً ص ۳۵۰

۴۔ ایضاً ص ۳۵۰

۵۔ ایضاً ص ۳۶۳

۶۔ ایضاً ص ۳۶۳

۷۔ ایضاً ص ۳۸۸

۸۔ ایضاً ص ۳۹۲

۹۔ ایضاً ص ۳۹۶

توضیح مطالب : سیدھ ٹیڑھ کا نقیض ۔ سیدھا پن ۔ نشانہ ۔ ھدف ۔ سامنے جیسے ناک کی سیدھ مین چلے جاؤ ۔1۔ "

بیاج : (سود) جو دیتے ھو بیاج پر کہ بڑھتا رھے ۔2۔ "

اندھا یا : اور جو یقین نہین لاتے اون کے کانون مین بوجھ ھے اور یہ اون کو اندھا یا ۔3۔ "

الوپ : نہ ملیگا تم کو بچاؤ اوس دن اور نہ ملیگا الوپ ھو جانا ۔4۔ "

توضیح مطالب : الوپ بمعنی پوشیدہ مخفی رضا کا شعر ھے

الوپ یون بھی نہ کوئی ھواس زمانے مین

وہ میرے دل مین ھین لیکن نظر نہین آتے ۔5۔ "

نرسنگا : اور جس دن پھونکا جاوے نرسنگا تو گھبرا جاوے جو کوئی ھین آسمان و زمین مین ۔6۔ "

توضیح مطالب : نرسنگا بمعنی ایک قسم کا بجانے کا سینگ ۔ بگل ۔ صور ،

۱۔ سید احمد دھلوی ،فرھنگ آصفیہ ،جلد ۳ ، مذکورہ ص ۱۲٦

۲۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۱٦

۳۔ ایضاً ص ۲۹۳

۴۔ ایضاً ص ۵۰۱

۵۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد اول مذکورہ ص ۳۵۲

٦۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۹۳

ے آگے کو نرسنگا باجا پیچھے کو فوجون کا پرا

دیکھا تو پھر اک آن مین ھاتھی نہ گھوڑا نہ گدھا ۔[۱] ،،

(دوھا)

لگن : قلعیے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب ۔[۲] ،،

توضیح مطالب : لگن بمعنی طشت ۔ ٹب ، غالب کا شعر ھے :

" دھوتا ھون جب مین پینے کو اس سیمتن کے پاؤن

دکھتا ھے ضد سے کھنیچ کے باھر لگن کے پاؤن ۔[۳] ،،

کھدیڑا : کہا نکل یہان سے مردود کھدیڑا ۔[۴] ،،

توضیح مطالب : کھدیڑا ،کھدیڑنا ، مصدر سے بنایا گیا ھے ۔

کھدیڑنا بمعنی دھتکارنا ۔ بھگانا ۔[۵] ،،

پات : کھل گیے اون پر عیب اون کے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پات بہشت کے ۔[۶] ،،

۱۔ سید احمد دھلوی ،فرھنگ آصفیه ، جلد ۴ ص ۵۵۵

۲۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۳۸

۳۔ سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیه جلد ۴ ، مذکورہ ص ۲۰۴

۴۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۵۱

۵۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیه ، جلد ۳ مذکورہ ص ۶۱۷

۶۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید متراجم ، مذکورہ ص ۱۵۲

تولین (وزن) پھر جنکی تولین بھاری پڑین سو وھی ھین جن کا بھلا ھوا۔[۱] ،،

بدلیان : وھی ھے کہ تم کو دکھاتا ھے بجلی ڈر کو اور امید کو

اور وھی ھے جو اٹھاتا ھے بدلیان بھاری ۔[۲] ،،

سانگ : ھم نے حکم بھیجا موسی کو کہ ڈال اپنا عصا تبھی وہ لگا

نگلنے جو سانگ وہ بناتے تھے ۔[۳] ،،

پھر ڈالا موسی نے اپنا عصا پھر تبھی وہ نگلنے لگا جو سانگ

اُنھوں نے بنایا تھا ۔[۴] ،،

توضیح مطالب : سانگ بمعنی - ۱- بھیس بدلنا - ۲- کھیل تماشہ

۳- مضحکہ - تمسخر -

حالی نے کہا ھے :

گو دین کی صورت ھے پر سیرت نہین اُسکی

یہ دین ھے یا دین کا ھے سانگ بتاؤ

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم مذکورہ ، ص ۱۵۰

۲- ایضاً ص ۲۴۹

۳- ایضاً ص ۱۴۳

۴- ایضاً ص ۳۷۷

صبا کا شعر ھے :

جائیے میلے مین وہ مہ اورون کے ساتھ

سانگ دیکھو گردش افلاک کے ۔[۱] "

سمجھوتی : اور لکھدی ھم نے اوس کو تختون پر ھر چیز مین سے سنجھوتی اور بیان ۔[۲] "

کیا اسی پر اوتری سمجھوتی ھم سب مین سے ۔[۳] "

دھڑ : اور ھم نے جانچا سلیمان کو اور ڈال دیا اوس کے تخت پر ایک دھڑ ۔[۴] "

بودا : وہ بولا کہ اے میری مان کے چنے لوگون نے مجھے بودا سمجھا ۔[۵] بودا ھے چاھنے والا اور جن کو چاھتا ھے ۔[۶] "

چاؤ : اور چلا اپنے چاو پر تو اوس کا حال جیسے کتا ۔[۷] "

بھلا دیکھ تو جس نے پوجنا پکڑا اپنی چاؤ کا کہین تو لے سکتا ھے اوس کا ذمہ ۔[۸] "

۱- "مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۳ مذکورہ ص ۲۸۰ - ۲۸۱

۲- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۶۶

۳- ایضاً ص ۴۶۳

۴- ایضاً ص ۴۶۶

۵- ایضاً ص ۱۹۷

۶- ایضاً ص ۳۷۶

۷- ایضاً ص ۱۷۱

۸- ایضاً ص ۳۷۷

توضیح مطالب : چاؤ بمعنی ۱- حسرت ۲- ذوق شوق - تمنا -
رشک کا شعر ہے :

یار کو ہم سے کچھ لگاؤ نہین
وہ محبت نہین وہ چاؤ نہین -[1] "

پور : اور مارو اون کے پور پور -[2] "

توضیح مطالب : پور کا لفظ شاہ عبدلقادر نے جن معنون مین استعمال کیا ہے-
صاحب فرہنگ آصفیہ -[3] " اور صاحب نوراللغات -[3] " کے
پور کے وہ معنی بیان نہین کیے - یہ لفظ پنجابی مین اب بھی
شاہ صاحب کے مفہوم کے مطابق استعمال ہوتا ہے - پنجابی لغت
لغت تنویر اللغات مین لکھا ہے - پور (۱) کشتی مین ایک بار
جتنی سواریان سوار ہون - (۲) اناج کی اتنی مقدار جو ایک دفعہ
بھوننے کے لیے برتن مین ڈالی جائے - ۳- گنے کے رس یا گڑ شکر
وغیرہ کی اتنی مقدار جو ایک دفعہ تیار ہو -[4] "

۱- مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۲ ، مذکورہ ، ص ۳۸۰
۲- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۷۶
۳- مولوی سید احمد دہلوی فرہنگ آصفیہ جلد اول ، مذکورہ ص ۵۳۹
۳- مولوی نورر الحسن نیر ، نوراللعات ، جلد ۲ مذکورہ ص ۱۰۰ ، ۱۰۱
۴- سید تنویر بخاری ، نوراللغات مذکورہ ص ۲۶۶

ڈھکیلا : اوس کےواسطے دوزخ پیٹھے کا اوس‌مین برا سن کر ڈھکیلا
جا کر[1]۔ "

توضیح مطالب: ڈھکیلنا بمعنی پیچھے سے ریلنا ۔ ڈھکیلنا ۔ لکھنو والے
بولتے‌ھین ۔ دھلی والےدھکیلنا کہتےھین ۔

ناسخ کا شعر ھے:

میرے ساغر کو نه سختی سے ڈھکیل اے میفروش
شیشه دل ٹوٹ جاتا ھےذرا سی ٹھیس مین

ڈھکیلا مصدر سےبنایا گیا ھے[2]۔ "

الاھنا : نه ٹھہرا الله کےساتھ دوسرا حاکم پھر بیٹھ رھے گا تو
اولانھا پا کر بےکس ھو کر ۔[3] "

اور جو کوئی بدلا لےاپنےظلم پر سو اون پر بھی نہین اولانھا
اولانھا تو ان پر ھےجو ظلم کرتےھین ۔[4] "

توضیح : الانھا بمعنی گله شکوہ ۔ بدنامی ۔ برائی [5]۔ "

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸۴

۲- نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد سوم مذکورہ ص ۱۵۱

۳- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸۴

۴- ایضاً ص ۵۰۰

۵- سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیه ،جلد اول ، مذکورہ ص ۲۱۱

یہ لفظ پنجاب کے بعض مقامات پر اب بھی استعمال ہوتا ہے۔

چورا : اور کہتے ہین کیا جب ہم ہوگئے ہڈیان اور چورا کیا ہم پھر اوٹھین گے نئے بن کر ۔[۱] "

بھیجی ہم نے ان پر بار .... نہ چھوڑتی کوئی چیز جس پر گزری کہ نہ کر ڈالتی اوس کو جیسے چورا [۲]

ڈھاٹی : ابلیس بولا .... اگر تو مجھ کو ڈھیل دے قیامت کے دن تک تو اوس کی اولاد کو ڈھاٹھی دے لون ۔[۳] "

توضیح ڈھاٹی : وہ کپڑا جو گھوڑے کے منہ مین لگام کی جگہ دیتے ہین[۴] ۔ "

شاہ عبدالقادر نے ترجمہ قرآن کے حاشیہ پر لکھا ہے " یعنی اپنا مسخر کر لون جیسے گھوڑے کو لگام دیا ۔[۵] "

بڑھتی : اور زیادہ کیا اون کو اپنے بنائے ہوئے بہت شخصون پر بڑھتی دے کر ۔[۶] "

داغ کا شعر ہے:

کوئے سفاک مین بے خوف چلا ہے دیکھو

گھر سے یہ داغ بھی کم بخت مگر بڑھتی ہے ۔[۷] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸۷

۲۔ ایضاً ص ۵۳۹

۳۔ ایضاً ص ۲۸۹

۴۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد سوم مذکورہ ص ۱۲۹

۵۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۲۸۹

۶۔ شاہ عبدالقادر ایضاً ص ۲۹۰

۷۔ نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد اول مذکورہ ص ۵۸۲

روگ : اور ہم اوتارتے ہیں قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون ـ۱ـ ،،

توضیح مطالب : روگ بمعنی دکھ ، درد ، بیماری ، آزار

آتش کا شعر ہے:

" وعدہ خلاف یار سے کہیو پیام بر

آنکھون کو روگ دے گئے ہو انتظار کا ـ۲ـ ،،

روندن (پامال) :

اگر ہم چاہین کر ڈالین اوس (کھیتی) کو روندن ـ۳ـ ،،

پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندن ـ۴ـ ،،

کوٹ : لڑ نہ سکین گے تم سے سب مل کر مگر بستیون کے کوٹ مین یا

دیوارون کی اوٹ مین ـ۵ـ ،،

توضیح مطالب : کوٹ بمعنی قلعہ ـ فصیل ـ شہر نپاہ ـ گاؤن کے گرد کا کچا

پشتہ ـ۶ـ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۹۱

۲- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد دوم ، مذکورہ ص ۳۸۶

۳- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۵۳

۴- ایضاً ص ۵۵۸

۵- ایضاً ص ۵۶۶

۶- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۳ مذکورہ ص ۵۸۱

بیر (دشمنی) : اور کھل پڑی ہم مین اور تم مین دشمنی اور بیر [1] "

ڈیل (جسم) : اور جب تو دیکھے اون کو خوش لگین تجھ کو اون کے ڈیل [2] "

دڑاڑ : کیا دیکھتا ہے رحمٰن کے بنانے مین کچھ فرق ، پھر دوہرا کر نگاہ کر کہین دیکھتا ہے دڑاڑ [3] "

توضیح مطالب : دڑاڑ بمعنی درز ۔ درز ۔ شگاف ، جھری ۔

ناسخ کا شعر ہے :

جھانکنے کے لیے ہون جس مین دراڑین رخنے

اے پری رو ہے مجھے ایسی ہی دیوار پسند [4] "

کھوکھرا : جیسے وہ ڈھنڈ ہین کھجور کے کھوکھرے [5] "

رُچ : کھاؤ اور پیو رچ سے بدلا اوس کا جو آگے بھیجا تم نے [6] "

توضیح مطالب : رچ معنی خواہش ، رغبت [7] "

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵٦۹

۲۔ ایضاً ص ۵۷۵

۳۔ ایضاً ص ۵۸۳

۴۔ سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۲ مذکورہ ص ۲۵۴

۵۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۸۸ ، ۵۸۹

٦۔ ایضاً ص ۵۸۹

۷۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۳ مذکورہ ص ۱۷۸

گھابڑا (گھبرایا ھوا : جب لگےاوس کو برائی توگھابڑا -1- ،،

دھروھڑ : اور جو اپنی دھروھڑ ہین اور اپنا قول نباھتے ھین -2- ،،

توضیح مطالب : دھڑو هڑ (دھلیمین دھڑوھڑ ہ/ر د ورائے ثقیلہ سے ، اور
لکھنو مین دھرو ھر ہ/ر د و رائے خفیفه سے)
بمعنی امانت- تحویل -

بحر کا شعر ھے :

یون مفت نقد دل کو وہ دلدار لےگیا
گویا کہ اس کی تھی یہ دھرو ھر دھری ھوئی -3- ،،

اٹھان : هم نے وہ عورتین اٹھائین ایک اٹھان پر -4- ،،

گڑھی : اوتار دیا اون کو جو اون کے رفیق ھوئے تھے کتاب والے اون کی
گڑھیون سے -5- ،،

توضیح مطالب : گڑھی بمعنی چھوٹا قلعہ -

1- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۹۱

2- ایضاً ص ۵۹۲

3- نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد ۳ مذکورہ ص ۱۱۰

4- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۴۳

5- ایضاً ص ۳۲۹

جان صاحب کا شعر ھے :

کام بیگم نے کیا گونڈے مین مردون کا اجی

گڑھیان نو روز مین کروائین بہتر خالی ۔[۱] ،،

کھارا : یہ میٹھا ھے پیاس بجھاتا ھےاور یہ کھارا ھے کڑوا ۔[۲] ،،

لات : لات مار اپنے پاون سے ۔[۳] ،،

ٹھٹھ : لوگ ھونے لگتے ھین اس پر ٹھٹھ ۔[۴] ،،

توضیح مطلب : ٹھٹھ یا ٹھٹ بمعنی ھجوم ۔ بھیڑ ۔

قلق کا شعر ھے :

سیر کے واسطے نکلا جو وہ رشکِ یوسف
بند رستے ہوئے ٹھٹھ لگ گئے بازاروں میں[۵]

چاہ (چاھت) : سو تم جی کی چاہ نہ مانو[۶] ۔ ،،

پڑاو : مارے جانا اپنے پڑاو پر[۷] ۔ ،،

۱- نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد ۲ مذکورہ ص ۲۷۲

۲- شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۷۲

۳- ایضاً ص ۲۱۲

۴- ایضاً ص ۱۳۱

۵- نور الحسن نیر، نور اللغات ، جلد ۲ ، مذکورہ ، ص ۲۸۳

۶- شاہ عبد القادر، ترجمۂ قرآن، مذکورہ ۹۸

۷- ایضاً ص ۱۰۳

توضیح مطالب : پڑاو لشکر یا قافلے کے اترنے کی جگہ ۔ منزل
داغ کا شعر ہے:

مجھ کو وحشی سمجھ کے یاروں نے
میرے در پر پڑاو ڈال دیا ۔۱ ،،

سنگت : کیا دیکھتے نہین کتی ہلاک کین ہم نے پہلے ان سے سنگتین ۔۲ ،،
پھر اوٹھائی ہم نے اون سے پیچھے ایک سنگت اور ۔۳ ،،

توضیح مطالب : سنگت بمعنی رفاقت ۔ ۲۔ شراکت ۔ ۳۔ صحبت ۔۴ ۔ ہم صحبت
ہم نشین ۔ جیسے اچھی سنگت ۔ بری سنگت ۔

میر حسن کا شعر ہے:

ادھر اور ادھر رکھ کے کاندھے پہ ہاتھ
چلی ناچتی گاتی سنگت کے ساتھ ۔۴ ،،

ساجھا : ہم دیکھتے نہین تمھارے ساتھ سفارش والے جن کو تم بتاتے
تھے کہ اون کا تم مین ساجھا ہے ۔۵ ،،

۱۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد دوم ص ۷۱

۲۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۲۷

۳۔ ایضاً ص ۳۵۰

۴۔ مولوی نور الحسن نیز ، نور اللغات ، جلد سوم مذکورہ ص ۳۷۱

۵۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۳۹

توضیح مطالب : ساجھا - شرکت ۔ شراکت جیسے ساجھا - جورو خصم ھی کا بھلا ، ۲- بانٹ - حصہ جیسے سخی کی کمائی مین سب کا ساجھا -[1] ،،

اٹکل : سب یہی چلتے ھین خیال پر اور سب اٹکل دوڑاتے ھین -[2] ،،

ہم تو دیکھتے ھین تجھ کو عقل نہین اور ھماری اٹکل مین تو جھوٹا ھے -[2] ،،

توضیح مطالب : اٹکل مرکب ھے اٹ ، اور کل سے اٹ پھرنا اور کل حساب کرنا - درج ذیل معانی مین مستعمل ھے

۱- جانچ - پرکھ - پہچان جیسے تم کو نیک و بد کی اٹکل نہین -

۲- دانست۔رشک کہتے ھین :

کِن حسینون سے تم کو نسبت دون

سب سے اچھے ھو میری اٹکل مین

۳- اندازہ۔داغ کا شعر ھے :

پیمانے کی حاجت نہین مجھ تشنۂ مے کو

اے پیر مغان تو مجھے اٹکل سے پلا دے -[3] ،،

۱- مولوی سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد سوم مذکورہ ص ۲

۲- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۳۲

۳- ایضاً ص ۱۵۸

۴- مولوی نورالحسن نیر ، نورالغات جلد ۱ مذکورہ ص ۲۲۱

سمائی : پھر اگر تجھ کو جھٹلا دین تو کھہ تمھارے رب کی مہر
مین بڑی سمائی ھے ۔[1] "

بے شک تیرے رب کی بخشش مین سمائی ھے ۔[2] "

توضیح مطالب : سمائی بمعنی ۱۔ گنجائش ۔ وسعت

رشک کا شعر ھے :

تنگی سے سمائی نہین جو حرف و سخن کی
چپ سنتے ھین تعریف لب و کام و ھن کی

۲۔ حوصلہ ، طاقت برداشت

داغ کا شعر ھے :

کیا غیر چھپائے گا ترا راز محبت
اوچھے کو خدا اتنی سمائی نہین دیتا ۔[3] "

جتھا : اور کام نہ آوے گا تم کو تمہارا جتھا کچھ اگرچہ بہت ھون ۔[4] "

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۴۷

۲۔ ایضاً ص ۵۴۵

۳۔ مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد ۳ مذکورہ ص ۳۵۸

۴۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۷۷

پھر وہ تود وجھتے ہو کر لگے جھگڑنے ۔[1] "

الله اون سے راضی اور وہ اوس سے راضی وہ ہین جتھا الله

کا سنتا ہے جو جتھا ہے الله کا وہی مراد کو پہنچے ۔[2] "

توضیح مطالب: جتھا اسم مذکر بمعنی ، منڈلی ۔ گروہ ۔ جماعت ۔[3] "

دھاک : دھاک پڑے الله کے دشمنون پر اور تمہارے دشمنون پر ۔[4] "

بہتایت : اور دن حنین کے جب اترائے تم اپنی بہتایت پر ۔[5] "

بہتایت ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی ۔[6] "

ریس : ریس کرنے لگے اگلے منکرون کی بات کی ۔[7] "

توضیح مطالب: ریس بمعنی ۔ برابری ، رشک ، ہمسری ، مقابلہ

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۸۹

۲۔ ایضاً ص ۵٦۳

۳۔ مولوی سید احمد دہلوی فرہنگ آصفیہ ، جلد دوم مذکورہ ص ۳۷

۴۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، ص ۱۸۲

۵۔ ایضاً ص ۱۸۷

٦۔ ایضاً ص ۵۵۸

۷۔ ایضاً ص ۱۸۸

حالی کا شعر ہے :

خلق کرتی تھی ہماری ریس رسم و راہ مین

کردیا تھا علم نے سب کے لیے ہم کو مثال

مصحفی کہتے ہین :

جاتے ہین اگر پیر و جوان سیرِ چمن کو

اے مصحفی جاوین ہمین اس بات کی کیا ریس

ذوق کا ایک شعر ہے :

اسکے گہنے کی کرین گے کیا ریس پھول

جسکے ہے چمپا کلی گردن مین ماتھے سیس پھول [1]

روپا (چاندی) : اور ڈھیر جوڑے ہوئے سونے کے اور روپے کے [2] "

چھٹا (کھلا) : کافر چھٹا گنتے ہین اوس کو ایک برس [3] "

چٹی : اور بعضے گنوار وہ ہین کہ ٹھہراتے ہین اپنا خرچ کرنا چٹی [4] "

کیا تو مانگتا ہے اون سے کچھ نیگ سو اون پر چٹی کا بوجھ ہے [5] "

توضیح مطالب : چٹی بمعنی ، جرمانہ ، تاوان ، زر نقد جو کسی کو بہ جبر واکرہ دیا جائے یا کسی کے ذمہ بہ اکراہ صرف ہو -- "

١- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ٢ مذکورہ ص ٣٩٣
و نور الحسن نیر ، نور اللغات ، جلد ٣ مذکورہ ص ٢٢٧

٢- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٥٠

٣- ایضاً ص ١٨٩ ٤- ایضاً ص ١٩٨

٥ - ایضاً ص ٥٤٢

٦- مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد دوم ، مذکورہ ص ٣٨٩

تھانگ : بنائی ایک مسجد "........ پھوٹ ڈالنیکو مسلمانون کیاور

تھانگ اس شخص کو جولڑ رہا ھے اللہ سے -۱- "

توضیح مطالب: تھانگ بمعنی ، ۱- چورون کا گھر ، ۲- سراغ ۳- سازش

۴- چورون کی گھات -

میر کا شعر ھے:

جب سےخط سیہ ھےخال کی تھانگ

تب سےلٹتا ھے ھند چارون دانگ -۲- "

نیو : جس نےنیو رکھی اپنی عمارت کی کنارےپر ایک کھالیے کے -۳- "

کھالا :

توضیح مطالب: نیو بمعنی ، بنیاد ، دیوار کی جڑ ، رشک کا شعر ھے :

پھیلی جو آمد آمد رشک شکستہ پا

دیوار قلعہ نیو سےبیٹھی پراگ مین -۴- "

کھالا بمعنی گڑھا ، غار - نالا - ندی - وہ نیچی زمین جس

مین بہت سےندی نالے ھون -۵- "

۱- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۰۰

۲- سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد اول ،مذکورہ ص ۶۲۲

۳- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۰۰

۴- نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد ۴ ص ۸۹۶

۵- ایضاً ص ۱۷۲

پھٹکارا (لعنتی) : ہم نےکہا ہو جاؤ بندر پھٹکارے ۔۱ ،،

باؤ (ہوا) : اور پھیرنا باؤں کا اور ابر جو حکم کا تابع ہے ۔۲ ،،

خوش ہوئےاوس سےآئی اون پر باو جھوکے کی ۔۳ ،،

سہار : سو کیا سہار ہےاون کوآگ کی ۔۴ ،،

توضیح مطالب : سہار ہے بمعنی برداشت ، تحمل جیسے تم سےتکلیف کی سہار مشکل ہے ۔۵ ،،

ناتا : تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدے کی سو ماں باپ کواور نزدیک ناتے والون کو ۔۶ ،،

توضیح مطالب : ناتا بمعنی رشتہ قرابت ۔

رند کا شعر ہے :

یگانے زند گی تک ہین عزیزو اقربا اےرند

لحد مین سوئےجب جا کر نہ رشتہ ہےنہ ناتا ہے ۔۷ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۰

۲۔ ایضاً ص ۲۲

۳۔ ایضاً ص ۲۰۷

۴۔ ایضاً ص ۲۵

۵۔ مولوی نورالحسن نیر ،نوراللغات جلد ۳ مذکورہ ص ۳۹۲

۶۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۲

۷۔ مولوی نورالحسن نیر ،نوراللغات جلد ۴ مذکورہ ص ۷۵۶

ہتکنڈا : اور نہ ٹھہرا و اللہ کو ہتھکنڈا اپنی قسمین کھانے کا ۔[1] "

توضیح مطالب : ہتھکنڈا بمعنی ہاتھ کا کرتب ، ہاتھ کی چالاکی ۔

خلیل کا شعر ہے :

ہاتھ سے گیسوئے معشوق کو کھولا شبِ وصل
ہتھکنڈا شاید کا کل کا مجھے یاد آیا

غالب نے کہا ہے :

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہ
ہتھکنڈے ہین چشم نیلی فام کے

ہتھکنڈے غیر کے سن کر مجھے مکرا لوگے
پہلے دو چار گواہون کو بلا لون تو کہون ۔[2] "

لہو : حرام کیا ہے تم پر مردہ اور لہو ۔[3] "

ستھرائی : اللہ کو خوش آتے ہین ستھرائی والے ۔[4] "

دونا : تولا یا اپنا پھل دونا ۔[5] "

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، ص ۳۴

۲۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد ۴ ص ۹۶۲ مذکورہ

۳۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۵

۴۔ ایضاً ص ۳۲

۵۔ ایضاً ص ۳۳

اے ایمان والو مت کھاو سود دونیے پر دونا ـ۱ ،،

بگولا : تب پڑا اس باغ پر بگولا ـ۲ ،،

پالا : اوس کی مثال جیسے ایک باؤ اوس مین پالا وہ مار گئی کھیتی ـ۳ ،،

توضیح مطالب : پالا بمعنی اوس جو جاڑے کے موسم مین گرتی اور نباتات کو جلا دیتی ھیے ۔ ۲ ۔ کہر ـ۴ ،،

مینہ : پھر اگر نہ پڑا اس پر مینہ ـ۵ ،،

اونگھ : نہین پکڑتی اوس کو اونگھ نہ نیند ـ۶ ،،

گھہ : اور یقین لاوے اللہ پر اوس نے پکڑی گھہ مضبوط ـ۷ ،،

توضیح مطالب : گھــہ (بالفتح) بمعنی قبضہ دستہ ھتھیار کے پکڑ نے کی جگہ ۔ وہ چیز جو تلوار وغیرہ کے دستہ پر اس غرض سے لگا دیتے ھین کہ ھتھیلی کو آرام ملے ـ۸ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٦٥

۲۔ ایضاً ص ۲۳

۳۔ ایضاً ص ٦۲

۴۔ مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد دوم مذکورہ ص ۱۱

۵۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم مذکورہ ص ۲۳

٦۔ ایضاً ۲۱

۷۔ ایضاً ص ۲۱

۸۔ نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد ۲ مذکورہ ص ۳۱۹

میل : پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک میل نکلا اوس سے سبزہ زمین کا ۔۱۔ ،،

توضیح مطالب : میل میم مکسور و یائے مجہول بمعنی مشابہت ، مطابقت ۔۲

برتوا : گناہ بخشو اؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اوسکی طرف کہ
برتوا دے تمکو اچھا برتوانا ۔۳ ،،

دھارین : پھر رجوع لاو اوس کی طرف چھوڑ دے تم پر آسمان کی دھارین ۔۴ ،،

توضیح مطالب : دھار پانی کا بہاو ۔ دریا ۔ کی وہ جگہ جہان پانی زور کے
ساتھ بہتا ہو ۔۵ ،،

ٹھاکر : اور ہم نہین چھوڑنے والے اپنے ٹھاکرون کو تیرے کہے سے ۔۶ ،،

توضیح مطالب : ٹھاکر بمعنی دیوتا ، ایشور ۔ دیوتا کی مورت ۔۷ ،،

اوپری : اوپری سمجھا اور دل مین اون سے ڈرا ۔۸ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۰۸

۲۔ سید احمد دھلوی ،فرہنگ آصفیہ جلد ۴ مذکورہ ص ۵۰۷

۳۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۱۸

۴۔ ایضاً ص ۲۲۵

۵۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۲ مذکورہ ص ۲۸۹

۶۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۲۵

۷۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۲ مذکورہ ص ۱۵

۸۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۲۷

اوس کو زبان هےاوپری اور یه زبان عربی صاف ـ۱ ،،

وه بولا سلام هے یه لوگ هین اوپری ـ۲ ،،

توضیح مطالب : اوپری بمعنی ۱ـ ظاهری ـ خلاف اصل ـ دکھاوے کو

بیخود دهلوی کا شعر هے :

اوپر ی دل سے بنے بیٹھے هین میرے سوگوار

ان کو یه افسوس هے رنگ حنا جاتا رها ـ۳ ،،

۲ـ اوپری بمعنی اجنبی ـ غیر ـ جیسے انهون نے ایک اوپری آدمی

کو بھیج دیا اسکو روپیه کیونکر دیا جائے ـ۴ ،،

کھنگر : اور برسائین اوس پر پتھریان کھنگر کی ـ۵ ،،

اور برسائے ان پر پتھر کھنگر کے ـ۶ ،،

توضیح مطالب : کھنگر ـ کھنگڑ ـ اور کھنجر بھی اسی معنی مین هے یعنی جلی

هوئی اینٹ کا بڑا ٹکڑا ـ لوهے کا میل جو پگھلنے کے بعد نکلتا هے ـ۷ ،،

۱ـ شاه عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۲۷

۲ـ ایضاً ص ۵۳۸

۳ـ سید احمد دهلوی ، فرهنگ آصفیه ، جلد اول ، مذکوره ص ۳۰۸

۴ـ نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد اول ، مذکوره ص ۳۹۰

۵ـ شاه عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۲۸

۶ـ ایضاً ص ۲۶۶

۷ـ نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد ۴ ، ص ۲۰۳

چنگھاڑ : اور پکڑا اون ظالمون کو چنگھاڑ نے پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھرون مین اوندھے پڑے ۔[1] "

توضیح مطالب : چنگھاڑ ۔ بمعنی نالہ و فریاد کی بلند آواز ھاتھی کی آواز مور کا بولنا

ناسخ کا شعر ھے:

وہ ابر گھر فشان کا ایک شور
چنگھاڑ رھے تھے اک طرف مور

بعض شاعرون نے شیر کے چلانے اور بادل کے گرجنے ،نیز دیو کے چلانے کے لیے بھی استعمال کیا ھے۔

انشاء نے کہا ھے:

سن خروشِ نعرہ اپنا ھے عدو تو چیز کیا
کھا کے وحشت بھاگ جائے دیو بھی چنگھاڑ کر ۔[2] "

کل : اور اون کی کل کوئی نہین جانتا ۔ سوائے اللہ کے ۔[3] "

توضیح مطالب : کل بمعنی مشین جیسے برف کی کل ۔ حکمت عملی ہر چیز کی ڈھب ۔ وضع ۔[4] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۳۰
۲۔ نور الحسن ، نور اللغات ،جلد دوم مذکورہ ص ۳۱۲
۳۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۹
۴۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات ،جلد ۴ مذکورہ ص ۱۱۰ ،۱۱۱

پچھاڑی : اور رسول پکارتا تھا - تم کو پچھاڑی مین -[1] "

اور پچھاڑی مین بھیجا ہم نے اون ہی کے قدمون پر عیسی مریم

کا بیٹا -[2] "

توضیح مطالب: پچھاڑی بکسر اول اسم مؤنث ، ۱- اگاڑی کا نقیض ۲-

وہ رسی جو گھوڑے یا اونٹ کے پچھلے پاؤن مین باندھتے ھین ۳-

عقب - پیچھا - ۴- پیچھے عقب مین --[3] "

چوک (بھول) - مسلمان کا کام نہین کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک

کر --[4] "

بے شک اون کا مارنا بڑی چوک ھے -[5] "

ڈھب : اور اللہ کے ڈھب مین ھے سب چیز [6]

توضیح مطالب: ڈھب بمعنی روش - ڈھنگ - طریقہ

شہیدی کا شعر ھے:

شب و روز اس کے صاحبزادون کا گہوارہ جنبان تھا

عجب ڈھب یاد تھا - روح الامین کو بھی خوشامد کا -[7] "

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٦٨

۲- ایضاً ص ۱۱۴

۳- مولوی سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، ص ٥٠٦

۴- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۹۵

۵- ایضاً ص ۲۸۵

٦- ایضاً ص ۹٦

۷- مولوی سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۲ ص ۳۲۸

اَدھر : که ڈال رکھو ایک کو جیسےادھر مین لٹکتی ۔۱ ،،

توضیح مطالب: ادھر مین ا نفی کا ھے ۔ دھر مشتق ھے دھرنا سے۔ ادھر بے سہارا یعنی نه ادھر نه ادھر معلق مثلاً نه اِدھر آ سکتے ھین ۔ نه اُدھر جا سکتے ھین ۔ اُدھر مین پڑے ھین ۔۲ ،،

تھان : اور جو ذبح ھوا کسی تھان پر ۔۳ ،،

توضیح مطالب: تھان بمعنی ۱۔ گھوڑا یا ھاتھی باندھنے کی جگه

۲۔ وہ مقام جس کو لوگ متبرک سمجھ کر خدا کےسوا دوسرون کی نذر نیاز چڑھاتےھین جیسے دیوتا یا دیوی کےتھان ۔۴ ،،

توڑا : اےکتاب والو آیا ھےتم پاس رسول ھمارا توڑا پڑے پیچھے رسولون کا ۔۵ ،،

توضیح مطالب: توڑا بمعنی کمی ۔ قحط ۔ قلت ۔ کوتاھی ۔

ھوس کا شعر ھے :

ھوَس غم تشنه کامی کا نه کھا توکوئے قاتل مین

نہین اےیار یان آب دمِ شمشیر کا توڑا ۔۶

۱۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۹۷

۲۔ مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۱ مذکورہ ص ۲۵۶

۳۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۰۵

۴۔ مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد دوم مذکورہ ص ۲۲۹

۵۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۰۹

۶۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ جلد اول ص ۶۳۷

راچھ : جب تک کہ رکھ دے لڑائی اپنا راچھ ۔[1] "

توضیح مطالب : راچھ ۔ پیشہ وروں کے اوزار ۔[2] "

گوریان : اور بیاہ دین ہم نے اون کو گوریان ۔[3] "

ڈھور (مویشی) : اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور ۔[4] "

بیر : اللہ نہ کھولیے گا اون کے جیون کے بیر ۔[5] "

بانا : بانا اون کا اون کے مونہہ پر ہے سجدے کے اثر سے ۔[6] "

توضیح مطالب : بانا اسم مذکر بمعنی لباس ۔ پوشاک ۔[7] "

پٹھا : جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوس کی کمر[8]

نال : مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر[9] ۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۲۲

۲۔ سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۲ ، مذکورہ ص ۳۲۱

۳۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۱۲

۴۔ ایضاً ص ۵۲۳

۵۔ ایضاً ص ۵۲۵

٦۔ ایضاً ص ۵۲۵

۷۔ سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد اول مذکورہ ص ۳۵۸

۸۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۲۵

۹۔ ایضاً ص ۵۳۱

توضیح مطالب : نال بمعنی نالی ۔ گھاس وغیرہ کی ڈنڈی ، گیہون کی ڈنڈی ۔[1] "

گھگ (للکار) : اور اوس سےنہ بولو گھک کر ۔[2]

چڑ : اور نام نہ ڈالو چڑ ایک دوسرے کی ۔[3]

توضیح مطالب : چڑ اسم مونث ناگوارِ خاطر ۔ کجھاوٹ ۔ غصہ ۔ نفرت جیسے جو تمہاری چڑ وھی ھماری ریجھ ۔[4] "

گوتین : ھم نےتم کو بنایا ایک نر ایک مادہ سے اور رکھین تمہاری ذاتین اور گوتین تا آپس کی پہچان ہو[5] ۔ "

توضیح مطالب : گوت اسم مذکر بمعنی خاندان ۔ نسل ، قوم ، کسی قوم کی فرع ۔ نسل کی اصل ۔[6] "

ریل : اور ریل لگا دئیے ھم نےاون کو میوے اور گوشت جس چیز کا جی چاھے ۔[7] "

جھاڑ : اور جھاڑ اور درخت لگےھین سجدے مین[8] ۔ "

۱۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۴ مذکورہ ص ۵۴۷

۲۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۳۱

۳۔ ایضاً ص ۵۱۲

۴۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۲ ، مذکورہ ص ۱۰۹

۵۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۳۳

۶۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۴ مذکورہ ص ۸۹

۷۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۴۱

۸۔ ایضاً ص ۵۴۹

توضیح مطالب : چھاڑ اسم مذکر ،کانٹون کے درخت جھاڑی - وہ چھوٹا درخت جس مین کانٹے اور پتے بہت سے ہون -۱- ،،

ٹھیکرا : بنا یا آدمی کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا -۲- ،،

توضیح مطالب : ٹھیکرا اسم مذکر ، بمعنی گلی ظرف کا ٹکڑا خذف -۳- ،،

اگاڑی : اور اگاڑی والے سوا اگاڑی والے -۴- ،،

توضیح مطالب : اگاڑی آگے کا حصہ یا دھڑ-آگے-روبرو -۵- ،،

تونسہ : پھر پیوگے جیسے پیوین اونٹ تونسے -۶- ،،

توضیح مطالب : تونسہ - تونسا ، مصدر سے ہے جسکے معنی ہین پیاس اور تشنگی کا بڑھ جانا اور تونس انتہائی پیاس کو کہتے ہین -۷- ،،

کھنک : آہٹ پاتا ہے تو اون مین کسی کا یا سنتا ہے اونکی کھنک -۸- ،،

۱- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد دوم مذکورہ ص ۶۲

۲- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۲۹

۳- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۲ مذکورہ ص ۲۳

۴- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، ص ۵۵۲

۵- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد اول ص ۲۰۲

۶- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، ص ۵۵۴

۷- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ص ۶۳۰

۸- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۱۵

توضیح مطالب : ٹھنک بالفتح و فتح سوم مؤنث بمعنی دھیمی آواز
داغ کا شعر ھے :

سرگوشیان رقیب سے کین تم نے بزم مین
پہنچی تھی میرے کان مین کچھ ٹھونک سی ۱۔ "

موگری : اور ان کے واسطے موگریان ھین لوھے کی ۲۔ "

توضیح مطالب : موگری وہ آلہ جس سے زمین یا چھت کوٹتے ھین ۔
۲۔ وہ آلہ جس سے دھوبی دھویا ھوا کپڑا کوٹتے ھین ۔۳ "

کمیرا : کہ ٹھہراتا ھے ایک دوسرے کو کمیرا ۔۴ "

توضیح مطالب : کمیرا اسم مذکر بمعنی نوکر ، مزدور ۔ کسی کے آگے کام کرنے والا ۵۔ "

اوٹ : اور رکھا دو دریا مین اوٹ ۔۶ "

توضیح مطالب : اوٹ بمعنی آڑ ، پردہ ۔ حجاب

۱۔ نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد اول مذکورہ ص ۶۹۷

۲۔ شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۳۰

۳۔ نور الحسن نیر ، نور اللغات ، جلد ۴ مذکورہ ص ۴۰۷

۴۔ شاہ عبد القادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۰۵

۵۔ سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، جلد ۳ مذکورہ ص ۵۶۶

۶۔ شاہ عبد القادر ،قرآن مجید مترجم ، ص ۳۹۱

انشاء کہتے ہین :

کی جو شرما کے اوٹ تکیے کی

لگ گی ان کو چوٹ تکیے کی -۱- "

کوٹھا : ⎤ اون کو بدلا ملے گا کوٹھون کے جھرو کے -۲- "
جھروکا : ⎦

چٹا : اور اندر سے نکالا اپنا ہاتھ تو اسی وقت چٹا ہے دیکھتون کے سامنے -۳- "

توضیح مطالب : چٹا بمعنی سفید - اجلا - برف کی طرح یا مانند -۴- "

گابھا : اور کھیتون مین اور کھجورون مین جن کا گابھا ملائم -۵- "

توضیح مطالب : گابھا کیلے یا کجھور کے پیڑ کا نیا پتا جو ابھی تک سفید اور نہایت ملائم ہو - شگوفہ یا کونپل کے بیچ کا پتہ - گودا -۶- "

پٹڑا (تختہ) : سو دے مار ہم پر کوئی پٹڑا آسمان کا اگر تو سچا ہے -۷- "

۱- نور الحسن نیر ، نور اللغات ، جلد اول ص ۳۹۰

۲- شاہ عبد القادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۷۳

۳- ایضاً ص ۳۷٦

۴- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد دوم ، مذکورہ ص ۱۰۱

۵- شاہ عبد القادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۸۱

٦- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۲ مذکورہ ص ۱

۷- شاہ عبد القادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۸۳

چنائی : پھر پہنچا اللہ ان کی چنائی پر نیو سے -۱- "

توضیح مطالب: چنائی تعمیر عمارت ، عمارت کی بناوٹ اور ساخت -۲- "

اکڑ : جو نسا ان مین سخت رکھتا تھا رحمن سے اکڑ -۳- "

ڈھنڈھ : سولی دون گا تم کو کھجھور کے ڈھنڈھ پر -۴- "

سٹک : پھر جب دیکھا اوس کو پھنپھناتے جیسے سانپ کی سٹک -۵- "

توضیح مطالب: سٹک بمعنی پتلی چھڑی ، پتلا سانپ -۶- "

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲٦۹
۲- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۲ مذکورہ ص ۱۲۰
۳- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸۷
۴- ایضاً ص ۳۲۰
۵- ایضاً ص ۳۸٦
٦- سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۳ مذکورہ ص ۳۵

هندی کے مرکب الفاظ

هتهکنڈا : اور نه ٹھہراؤ الله کو هتهکنڈا اپنی قسمین کهانے کا ۔[1] ،،

رچتا پچتا : پهر اگر وه اس مین سے کچھ چھوڑ دین تم کو ، دل کی خوشی سے تو وه کهاؤ رچتا پچتا ۔[2] ،،

جی هارے : جب کهڑے هون نماز کو تو کهڑے هون جی هارے ۔[3] ،،

راتی رات : پاک ذات هے جو لے گیا اپنے بندے کو راتی رات ۔[4] ،،

رس بهری : اور چلا دین هم نے بادین رس بهری [5]۔ ،،

هار گری : بلکه هار گری ان کی دریافت آخرت مین بلکه ان کو دهوکه هے اس مین [6]۔ ،،

بیچون بیچ : پهر جهانکا تو اس کو دیکھا بیچون بیچ دوزخ کے ۔[7] ،،

۱- شاه عبدالقادر ترجمه قرآن مجید ، مذکوره ص ۳۲

۲- ایضاً ص ۷۵

۳- ایضاً ص ۳۸

۴- ایضاً ص ۲۸۲

۵- ایضاً ص ۲۹۳

۶- ایضاً ص ۳۹۱

۷- ایضاً ص ۳۸۸

کانا پھوسی: تونے نہ دیکھی جن کو منع ہوئی کانا پھوسی پھر وہی کرتے ہین جو منع ہو چکا ہے ۔[1] "

ان دیوا : اور جب لگے اس کو بھلائی توان دیوا ۔[2] "

لیے پالک : اور نہین کیا تمہارے لیے پالکون کو تمہارے بیٹے ۔[3] "

من مانتی : سو جس کی بھاری ہوئین تو لین تو اس کو گزران ہے من مانتی ۔[4] "

ھانک پکار : اور اے قوم میری مین ڈرتا ہون کہ تم پر آوے دن ھانک پکار کا ۔[5] "

نرا دھار : اللہ نرا دھار ہے ۔[6] "

چنگا بھلا : اگر تو ہم کو بخشے چنگا بھلا تو ہم تیرا شکر کرین ۔[7] "

چیز بست : اور جب کھولی اپنی چیز بست پائی اپنی پونچی ۔[8] "

میل کچیل : پھر چاہیے نبیڑین اپنا میل کچیل اور پوری کرین اپنی منتین ۔[9] "

نرسنگا : اور پھونکا جاوے نرسنگا پھر تبھی وہ قبرون سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑین گے ۔[10] "

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ٦٦٢

۲- ایضاً ۵۹۱

۳- ایضاً ص ۴۲٦

۴- ایضاً ص ٦۲۷

۵- ایضاً ص ۲۸۳

٦- ایضاً ص ٦۳۱

۷- ایضاً ص ۱۷۳

۸- ایضاً ص ۲۲۱

۹- ایضاً ص ۳۲۱

۱۰- ایضاً ص ۴۵۳

مفرد مصادر

بوجھنا : کسی کودغا نہین دیتے مگرآپ کواور نہین بوجھتے ۔۱ "

اورد کھاتا ہےتم کواپنے نمونے ، شاید تم بوجھو ۔۲ "

توضیح مطالب : بوجھنا بمعنی ، سمجھنا ، دریافت کرلینا ، اور جان لینا

جان صاحب کا ایک شعر ہے :

منه زرد آنکھین لال پھٹے کپڑے جی اداس

عاشق کےبوجھنے کےبوا ہین یه چار رنگ ۔۳ "

باھنا (ھل چلانا) : وہ ایک گائے محنت والی نہین که باھتی ہو زمین کو ۔۴ "

ملنا (مباشرت کرنا) : اب ملوان سے اور چاہو جولکھدیا الله نےتم کو۔۵ "

لگنا : اور نه لگو ان سےجب اعتکاف مین بیٹھے ہو ۔٦ "

یا لگے ہو عورتون سے پھر نه پایا پانی تواداره کرو زمین پاک کا ۔۷ "

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مطبع نولکشور ،کانپور ،۱۳۰۵ھ ۱۸۸۸ء ص ۳

۲- ایضاً ص ۱۱

۳- مولوی نورالحسن نیر ،نوراللغات جلد اول مقبول اکیڈمی لاھور ۱۹۸۸ء ص ٦٥٠

۴- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۱۱

۵- ایضاً ص ۲۷

٦- ایضاً ص۲۷

۷- ایضاً ص ۸۳

توضیح مطالب : لگنا دیگر کئی معنون کےعلاوہ مجامعت کرنا کےمعنون مین بھی استعمال ہوتا ہے۔ زیر نظر ترجمہ آیات مین یہ لفظ اسی مفہوم مین آیا ہے۔ رند کا ایک شعر ہے:

مٹے گی ڈھل کمرون سے نہ خواہش دنیا

کڑا جوان کوئی ایسی قبحہ زن کو لگے ۱ـ ،،

بچلانا : اور دین سےبچلانا مارنے سےزیادہ ہے ۲ـ ،،

الله بچلاتا ہےجس کو چاہیے ۳ـ ،،

توضیح مطالب: بچلانا متعدی مصدر ہےبچلنا سے ۔ بچلنا درج ذیل معانی مین آتا ہے:

لغزش کرنا ، بہکنا ، چوکنا ، خطا ہونا ۔ جیسے پاون بچل گیا

گم ہونا جیسے لڑکا میلےمین بچل گیا ۴ـ ،،

ڈگنا : (گرنا تھرتھرانا) پھر اگر ڈگنےلگو بعد اس کےکہ پہنچیے تم کو صاف حکم ۵ـ ،،

۱- مولوی سید احمد دھلوی ،فرھنگ آصفیہ ،جلد چہارم ،مرکزی اردو بورڈ لاھور/ ص ۲۰۶

۲- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸

۳- ایضاً ص ۲۵۱

۴- مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد اول ،مذکورہ ص ۵۲۶

۵- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۱

رجھانا : رجھایا ھے منکروں کو دنیا کی زندگی پر ۔۱ ،،

توضیح مطالب : رجھانا بمعنی خوش کرنا ، محظوظ کرنا ، جیسے :
میر نے کہا ھے :

ھم دل زدہ رھے ھین انواعِ تلخی سنتے
ان شکرین لبون نے ھم کو رجھا دیا ھے۔

علاوہ ازین فریفتہ کرنے کے مضون مین بھی آتا ھے۔

ممتاز کا شعر ھے :

شیخ رکھتا تھا سدا حسنِ بتان سے انکار
آج دکھلا کے تجھے خوب رجھایا ھم نے ۔۲ ،،

ھانکنا : کہہ دے منکرون کو کہ اب تم مغلوب ھو گے اور ھانکے جاؤ گے دوزخ کو ۔۳ ،،

بھڑنا : جو لوگ تم مین ھٹ گے جس دن بھڑین دو فوجین ۔۴ ،،

توضیح مطالب : بھڑنا بمعنی مقابل ھونا ، ٹکرانا ، تلوارون سے لڑنا ،

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۱

۲۔ مولوی سید احمد دھلوی ، جلد دوم مذکورہ ص ۳۵۲

۳۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۹

۴۔ ایضاً ص ٦٨

سودا کہتے ھین :

جا ھی بھڑا اس صفِ مشرگان سے آج

دل تو بڑا سا ھی جگر کر گیا [1] ،،

مروڑنا : اور اون مین ایک لوگ ھین کہ زبان مڑوڑ کر پڑھتے ھین [2] ،،

پیٹھنا : جو لوگ کھاتے ھین مال یتیمون کے اب پیٹھین گے آگ مین [3] ،،

پیٹھانا : الله پیٹھاتا ھے رات کو دن مین اور پیٹھاتا ھے دن کو رات مین [4] ،،

وضاحت مطالب : پیٹھنا لازم اور پیٹھانا متعدی ھے پیٹھنا کسی چیز کا کسی چیز مین گھسنا ، پیوست ھونا اور گڑنا کے معنون مین استعمال ھوتا ھے

جلال کا شعر ھے :

کسی کا تیر جو پہلو مین آ کے بیٹھ گیا

تو میرے دل مین در آیا جگر مین پیٹھ گیا [5]

کنیانا : جو کوئی کنیاوے الله کی بندگی سے اور تکبر کرے سو وہ جمع کرے اون سب کو اپنے پاس [6] ،،

وضاحت مطالب : صاحب فرہنگ آصفیہ نے کینانا کے درج ذیل معانی بیان کئے ھین :-

---

۱- مولوی سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد اول مذکورہ ص ۲۳۸

۲- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۸

۳- ایضاً ص ۷٦

۴- ایضاً ص ۲۲۲

۵- مولوی سید احمد دھلوی ، نور اللغات جلد ۲ مذکورہ ص ۱۲۵

٦- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۰۳

۱- کنکوے کا ایک جانب جھکنا

۲- کنارہ کرنا ۔ ایک طرف ہونا ، کترانا

۳- شرمانا

۴- دور بھاگنا [1]

مولانا الطاف حسین حالی نے زیر بحث مصدر کو خوبصورتی سے باندھا ہے

سختی سے اکتاتے اور محنت سے کنیاتے نہین

جھیلتے ہین سختیون کو سخت جانون کی طرح ۔۔[2]،،

جھلکنا : پھر جب دیکھا سورج جھلکتا [3] ،،

ڈھلانا : پھر ڈھلا لیا اون کو فریب سے ۔۔[4]،،

توضیح مطالب : ڈھلانا متعدی ہے ڈھلنا سے ، ڈھلنا بمعنی مائل ہونا ۔

کسی طرف جھکنا ۔ مثلاً

شاد کا شعر ہے:

جان کو موت نے دل جذب چمن نے کھینچا

عافیت گردن بلبل گئی ڈھل بر سر گل

۱- سید احمد دہلوی ، نور اللغات ،جلد ۲ مذکورہ ص ۵۷۸

۲- مولانا الطاف حسین حالی ،دیوان حالی ،مطبوعہ لاہور ، ۱۹۶۸ء ص ۱۰۳

۳- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۳۶

۴- ایضاً ص ۱۵۲

حالی نے کہا ہے :

نہین کام کا تم کو انداز ہرگز

جدھر ڈھل گئے ہورہے بس ادھر کے ۔[۱] "

جلانا : کسی کی بندگی نہین سوائے اوس کے جلاتا ہے اور مارتا ہے ۔[۲] "

ریجھنا : کیا ریجھے دنیا کی زندگی پر آخرت چھوڑ کر ۔[۳] "

اور جب چکھا وین ہم لوگون کو کچھ مہر اوس پر ریجھنے لگین ۔[۴] "

توضیح مطالب : ریجھنا فعل لازم بمعنی خوش ہونا ،مگن ہونا ، راغب ہونا نہایت مائل ہونا ۔

میر کا شعر ہے :

ریجھنے کے ہی ہے قابل یار کی ترکیب میر

واہ وارے چشم و ابرو قد قامت ہائے رے

علاوہ ازین فریفتہ ہونا کے معنو ن مین بھی آتا ہے ۔ جیسے اس پر کیا دیکھ کے ریجھے تھے ۔۔

۱- مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد سوم مذکورہ ص ۱۵۲

۲- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۶۹

۳- ایضاً ص ۱۹۰

۴- ایضاً ص ۲۱۶

توضیح مطالب : موندنا فعل متعدی بمعنی بند کرنا ڈھانپنا جیسے آنکھ موندنا

کواڑ موندنا

آنکھ ناک مکھ موند کےنام نرنجن لیے

بھیڑ کےپٹ جب کھلین جب باہر کےپٹ دے

(دوھا) ۔[۱] "

سراھنا : کہہ سراھیےالله کو جس نےنہین رکھی اولاد ۔[۲] "

توضیح مطالب : سراھنا فعل متعدی ھےبمعنی تعریف کرنا و توصیف کرنا انشاء

بنا یا یه سب جس ھو وے بھلا

سرا ھےاسےکوئی کیا جی چلا

سودا :

اےلاله گر فلک نےدیئے تجھ کو چار داغ

چھاتی میری سراه که ایک دل هزار داغ

نصیر : ھےیون که آئینے کی بھی چھاتی سزائیے

منه پر سے اس خدنگ نگه کی نه ٹل گیا ۔[۳] "

۱۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیه جلد ۴ ص ۲۸۴

۲۔ شاه عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۹۴

۳۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیه جلد سوم مذکوره ص ٦۴

۴۔ شاه عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۳۰۲

کھپانا : یہ سب بستیاں ہین جن کو ہم نے کھپا دیا ۔۱ ،،

کتنی بستیاں ہم نے کھپا دین کہ پہنچا اون پر ہمارا عذاب ۔۲ ،،

توضیح مطالب : کھپنا فعل لازم اور کھپانا متعدی ہے بمعنی ، تحلیل ہونا ،گھلنا غم یا مصیبت ، بھر بھر کر جان دینا ، مثلاً اس لڑائی مین ہزارون آدمی کھپ گے ۔۳ ،،

میر کا شعر ہے :

کھپ ہی جاتا ہے آدمی اے میر
آفت جان ہے عشق کا غم بھی

ٹیکنا : بولا (موسیٰ) یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیکتا ہون ۔۴ ،،

توضیح مطالب : ٹیکنا فعل متعدی بمعنی اٹکانا ،رکھنا ،سہارا لینا ۔۵ ،،

بھبکنا : بولے اے رب ہمارے ہم ڈرتے ہین کہ بھبکے ہم پر یا جوش مین آوے ۔۶ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۰۲

۲- ایضاً ص ۱۹۴

۳- مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد سوم مذکورہ ص ۶۰۹

۴- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۳۱۶

۵- مولوی سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ،جلد دوم (مذکورہ) ص ۲۷

۶- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۱۸

توضیح مطالب : بھبکنا فعل لازم بمعنی خوب کھولنا ، نہایت گرم ھونا ، شعلہ اٹھنا ،بھڑکنا ، مثلاً "بارود بھبک اٹھی -۱- "

بیونتنا : سو جو منکر ھوئے اون کے واسطے بیونتے ھین کپڑے آگ کے -۲- "

توضیح مطالب : بیونتنا فعل متعدی بمعنی تراشنا ، قطع کرنا ، کپڑے کی قطع برید کرنا کترنا -۳- "

بچڑنا : ڈالتے ھین ان کے سر پر جلتا پانی بچڑ جاتا ھے اوس سے جو اون کے پیٹ مین ھے -۴- "

توضیح مطالب : ھندی مین بکسر اول و فتح دوم ھے اردو مین بضم دوم ھے بمعنی ٹپکنا ، قطرہ قطرہ گرنا -۵- "

نوانا : جو اپنی نماز مین نوے ھین -۶- "

نونا : نوین آنکھین نکل پڑین -۷- "

---

۱ - مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد اول ص ٦٦٩

۲ - شاہ عبد القادر ،قرآن مجید مترجم جلد اول مذکورہ ص ۳۲۹

۳ - مولوی سید احمد دھلوی ،فرھنگ آصفیہ ، جلد اول ص ۴۷۰

۴ - شاہ عبد القادر قرآن کریم مترجم ، مذکورہ ص ۳۲۰

۵ - مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد چہارم مذکورہ ص ۷۹۵

۶ - ایضاً ص ۳۲۷

۷ - ایضاً ۵۴۷

توضیح مطالب : نونا ، فعل لازم اور نوانا فعل متعدی بمعنی جھکنا ،
خمیدہ کرنا - موڑنا جیسے کچا بانس جدھر نواؤ نیو جائیے
اور پکا کبھی نہ ٹیڑھا ہوئیے -۱ ،،

ایک گیت کا مصرع ہے :

تم پر بالم زبجھ گئی تم اوڑھو نہ کالی کاملیا -۲ ،،

چیتنا : تو کہہ تم کیا چیتو گے ہمارے حق مین -۳ ،،

توضیح مطالب : چیتنا ہوشیار ہونا ، متنبہ ہونا ، ہوش مین آنا ، یاد کرنا -
خیال کرنا -

حالی کا شعر ہے :

ماجرا ہوگا ہمارا عبرت اورون کے لیے
چیت جائین گے بہت سن کر ہماری داستان -۴ ،،

جتانا : پھر وہ جتاوےگا تم کو جو کچھ تم کر رہے تھے -۵ ،،

توضیح : جتانا فعل متعدی آگاہ کرنا ،خبردار کرنا -۶ ،،

۱- مولوی سید احمد فرہنگ آصفیہ جلد چہارم مذکورہ ص ۶۱۱
۲- ایضاً جلد دوم ص ۳۹۲
۳- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۹۱
۴- مولوی نور الحسن نیر ،نور اللغات جلد دوم مذکورہ ص ۲۲۳
۵- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۰۰
۶- مولوی سید احمد دہلوی فرہنگ آصفیہ جلد دوم ص ۳۷

ڈھنا : "اے ایمان والو ، کیا ھوا ھے تم کو جب کھئیے تم کوچ کرو اللہ کی راہ مین ، ڈھے جاتے ھو زمین پر ، کیا ریجھے دنیا کی زندگی پر ۔[1] "

توضیح مطالب : ڈھنا ، ڈھ جانا ، منہدم ھونا ۔

شاد کا مصرع ھے :

"ھزارون قصر تن ٹیلے ھوئے تکیون مین ڈھ ڈھ کر
اک دن ڈھے جائے گا تیرا غرور اے باغبان --
جڑ سے گل بوٹے اکھڑ جائین گے ، بے بنیاد ھین
(بحر) ۔[2] "

اٹکلنا : "اور آئی اون پر لہر ھر جگہ سے اور اٹکلے کہ وہ گھرے ، پکارنے لگے اللہ کو ۔[3] "

"تا عذاب کرے دغا باز مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو جو اٹکلتے ھین اللہ پر بڑی اٹکلین ۔[4] "

۱- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۳۴

۲- مولوی نورالحسن نوراللغات جلد سوم ص ۱۵۲ ، ۱۵۳

۳- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۰۷

۴- ایضاً ص ۵۲۷

پھوٹنا (نااتفاقی پیدا ہونا) :

سو وہ پھوٹے نہین جب تک آ چکی اون کو خبر ۔۱۔ ،،

تاکنا : اور تاکتے رھو مین بی (بھی) تمہارے ساتھ ھون تاکتا ۔۲۔ ،،

سرکنا : سو مین نہ سرکون گا اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجھ کو

باپ میرا ۔۳۔ ،،

توضیح مطالب : سرکنا فعل لازم ھٹنا الگ ھونا ، کھسکنا ،

ظفر کا شعر ھے :

جواب لکھ کے مرے خط کا نامہ بر سے کہا

خطر کی جا ھے چلو یان سے لے کے سر کو خط ۔۴۔ ،،

دھونکنا : (آگ بھونکنا)

اور جس چیز کو دھونکتے ھین آگ مین واسطے زیور کے ۔۵۔ ،،

کھنکھنانا : اور ھم نے بنایا آدمی کھنکھناتے سنے گارے سے ۔۶۔ ،،

توضیح مطالب : کھنکھنانا بالفتح و فتح سوم بجانا ، روپیہ بجانا ، مٹی ، چینی

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۱٦

۲۔ ایضاً ص ۲۳۰

۳۔ ایضاً ص ۲۴۳

۴۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، مذکورہ جلد سوم ص ۷۱

۵۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم مذکورہ ص ۲۵۰

٦۔ ایضاً ص ۲٦۳

اور شیشے کے ظرف کا ٹوٹنے سے آواز دینا ۔۱ ،،

ٹلاٹا : اور دین ہم نے اون کو نشانیان سو رہے اون کو ٹلاتے ۔۲ ،،

پسارنا : مست پسار اپنی آنکھین اون چیزون پر جو برتنے کو دین ہم نے اون کو ۔۳ ،،

توضیح مطالب : پسارنا بمعنی پھیلانا ، کھولنا ۔

آتش کا مصرع ہے :

گل چین ہمارے آگے دامن پسارتے ہین ۔۴ ،،

موندنا : کہہ اگر تمہارے ہاتھ مین ہوتے میرے رب کی مہر کے خزانے تو مقرر موند رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جاوین ۔۵ ،،

بیاہنا : بدکار مرد نہین بیاہتا مگر عورت بدکار ۔۶ ،،

توضیح مطالب : بیاہنا بمعنی شادی کرنا ، بیاہ کرنا ،

۱۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد چہارم مذکورہ ص ۲۰۳

۲۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۶۶

۳۔ ایضاً ص ۲۶۶

۴۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد دوم مذکورہ ص ۷۵

۵۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۹۳

۶۔ ایضاً ص ۲۵۶

رشک کا شعر ھے:

خدا نے پیغمبر کی بیٹی سے بیاھا

ھوئی غیب سے کہ کدائی علی کی ۱ ،،

جھمکنا (چمکنا) الله روشنی ھے آسمانون کی اور زمین کی ،کہاوت اسکی جیسے ایک

طاق اوس مین ایک چراغ ، چراغ دھرا ایک شیشے مین شیشہ

جیسے ایک تارا ھے جھمکتا ۲ ،،

بدکنا : اور جب کہیے اون کو سجدہ کرو رحمن کو کہین رحمن کیا ھے

کیا سجدہ کرنے لگین گے ھم جس کو تو فرماوے گا اور بڑھتا ھے اون

کا بدکنا ۳ ،،

توضیح مطالب: بدکنا لازم چونکنا ، جھجھکنا ، ڈر سے بھڑکنا ،

داغ نے کہا ھے :

اشعار کچھ سنائیے جو فریاد داغ کے

سنتے ھی یہ فسانہ وہ مجھ سے بدک گیا ۴ ،،

پھنچھنانا :

اے موسی وہ مین الله ھون زبردست حکمتون والا اور ڈال دے

۱- مولوی نورالحسن نیسر ، نوراللغات ، جلد اول مذکورہ ص ۲۵۷

۲- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۶۱

۳- ایضاً ص ۳۷۲

۴- مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد دوم مذکورہ ص ۵۴۲

لاٹھی اپنی پھر جب دیکھا اسکو پھنپھناتے جیسے سانپ کی

سٹک ۔۱۔ ،،

توضیح مطالب : پھنپھنانا فعل لازم بمعنی سانپ کا غصے مین پھن ہلا ہلا کر

پھنکارنا ، غصہ کرنا ، نہایت غضبناک ہونا ، دفعتاً غصہ مین

بھرنا ، جیسے پھنپھناتے ہوئے آئے ۔۲۔ ،،

سادھنا : کارسازی الله کی جس نے سادھی ہے ہر چیز ۔۳۔ ،،

الله نے جو بنائے آسمان و زمین اور جو اون کے بیچ ہے سو ٹھیک

سادھ کر ۔۴۔ ،،

توضیح مطالب : سادھنا بمعنی سنبھالنا ، روکنا ، تھامنا جیسے رومال پھینکتا ہون

تم سادھ لینا ۔

اختیار کرنا جیسے چپ سادھنا

مشق کرنا جیسے یہ منتر تم نے سادھ لیا ہے ۔

مانوس کرنا ، ہِلانا

ایسا روکنا کہ اِدھر اُدھر جُھکے نہین جیسے بائیسکل پر

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۸۶

۲۔ مولوی سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، مذکورہ ص ۵۵۴

۳۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم مذکورہ ص ۳۹۳

۴ ۔ ایضاً ص ۴۱۳

جسم ساد ھنا ضروری ھے ۔[1] "

ڈگنا : پھر اگر ڈگنے لگو بعد اس کے کہ پہنچے تم کو صاف حکم ۔[2] "

ڈگانا : اور جب ڈگنے لگیں آنکھیں اور پہنچے دل گلوں تک ۔[3] "

پھر ڈگایا اون کو شیطان نے اس سے پھر نکالا اون کو وھاں سے جس آرام میں تھے ۔[4] "

توضیح مطالب : ڈگنا فعل لازم اور ڈگانا فعل متعدی بمعنی جگہ سے ھٹانا جگہ سے بے جگہ کرنا ۔ ٹلانا ۔ پھسلانا جیسے قدم ڈگانا ۔ ایمان ڈگانا وغیرہ ۔[5] "

جھڑجھڑانا : وھاں جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے زور جھڑجھڑانا ۔[6] "

توضیح مطالب : جھڑجھڑانا فعل متعدی بمعنی جھنجوڑنا ، ھلانا جنبش دینا ،

۱۔ مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات جلد سوم مذکورہ ص ۲۶۹

۲۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۱

۳۔ ایضاً ص ۴۲۶

۴۔ ایضاً ص ۷

۵۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، جلد دوم مذکورہ ص ۳۲۱

۶۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۲۷

آڑے ھاتھون لینا ۔ دھمکانا ، خبر لینا ، لتاڑنا ۔[1] ،،

ڈگرانا : ڈگراتی ھین آنکھین اون کی جیسے کسی پر آوے بے ھوشی موت کی ۔[2] ،،

توضیح مطالب : ڈگرانا فعل متعدی ، ڈگرنا فعل لازم ، آنکھین ڈگر ڈگر کرنا ، بمعنی ضعف اور نقاھت سے آنکھون مین حلقے پڑ جانا ، اور ایسی حرکت ھونا جس سے ضعف ظاھر ھوتا ھو نہایت نحیف ھونا جیسے چار ھی دن کے بخار مین اتنا سا منه نکل آیا ۔ آنکھین ڈگر ڈگر کرنے لگین ۔

داغ کا ایک شعر ھے :

ضعف سے کچھ نظر نہین آتا
کر رھی ھین ڈگر ڈگر آنکھین ۔[3] ،،

کترنا : اگر الله نے چاھا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا ۔[4] ،،

گھکنا : اے ایمان والون اونچی نه کرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے

۱۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیه جلد دوم مذکورہ ص ۷۰

۲۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۲۸

۳۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات ، جلد دوم ، مذکورہ ص ۱۶۳

۴۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۳۰

اوپر اور اوس سے نہ بولو گہگ کر جیسے گہگتے ہو ایک

دوسرے پر ۔[۱] ،،

توضیح مطالب : گہکنا یا گہک ، گہک کر بولنا ، نہایت گرم جوشی سے بولنا ،

للکار کر بولنا ، تڑخ کر جواب دینا ۔[۲] ،،

پچنا : ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے اللہ پر اور اوس کے رسول پر پھر

شبہ نہ لائے اور پچے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے[۳]۔ ،،

توضیح مطالب : پچنا ، فعل لازم ہضم ہونا ، گلنا ، جیسے اس کو دوا بھی

نہین پچتی ۔

۲۔ کمال کوشش کرنا تکلیف اٹھانا ، محنت کرنا ،

مصروف کا شعر ہے:

قسمت مین وصل یار نہ ہو وے تو کیا حصول

مانند کوہکن کوئی گر سال ہا پچــــے ۔[۴] ،،

ہڑبڑانا : پھر جی مین ہڑبڑایا اون کے ڈر سے ۔[۵] ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۳۱

۲۔ مولوی سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد ۲ مذکورہ ص ۱۳۲

۳۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۳۳

۴۔ مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات ، جلد ۲ مذکورہ ص ۵۰

۵۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۳۸

توضیح مطالب : ھڑبڑانا بالفتح و فتح سوم بوکھلانا ، بےقرار ھونا جیسے تم ذرا
مین ھڑبڑاتے ھو ۔[1] ،،

جھینکنا : سن لی اللہ نےبات اوس عورت کی جو جھگڑتی ھے تجھ سےاپنے
خاوند پراور جھینکتی ھے اللہ کےآگے ۔[2] ،،

توضیح مطالب : جھنیکنا ، بمعنی رونا ، گریہ و زاری کرنا جیسے کیون جھینکتی
ھے ۔ کیا رونا جھینکنا لگا رکھا ھے ۔

۲۔ مصیبت دھرانا ،شاکی ھونا ۔

داغ کا شعر ھے:

دل مین نےلگایا ھےمگر دیکھئے کیا ھو
سب جھینکتے ھین اپنےپرائےمرے آ گے

۳۔ افسوس کرنا ، غم کرنا ،

جلیل مانک پوری کا شعر ھے:

دوستی کی تو ھے اغیار سےپھر جھینکین گے
وہ سمجھتےھین کہ ھر دل مین وفا رکھی ھے ۔[3] ،،

۱۔ مولوی نورالحسن ،نوراللغات ،جلد ۲ ، ص ۹۷۵

۲۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٥٦٠

۳۔ مولوی نورالحسن نیر ، نوراللغات ،جلد دوم ، مذکورہ ص ۳٦۲

مٹکانا : جب کہیے اون کو آؤ معاف کروا دے تم کو رسول الله کا
مٹکاتے هین اپنے سر ۔[۱] ،،

توضیح مطالب : مٹکانا ، گھمانا . پھرانا ، چمکانا ، جیسے آنکھین مٹکانا
۲۔ هلانا نچانا ، جیسے هاتھ مٹکانا ۔
۳۔ تمسخر آمیز حرکیتن کسی کے ساتھ کرنا ،

جان صاحب کا شعر هے :

ریختی پڑھ کے بڑھاپے مین مٹکتا هے بوا
جان صاحب کی اجی دیکھو حماقت نه گئی ۔[۲] ،،

کھنڈانا : تو کهه وهی هے جس نے کھنڈایا تم کو زمین مین اور اوسی کی
طرف اکٹھے کیے جاو گنے ۔[۳] ،،،

توضیح مطالب : کھنڈانا فعل متعدی بمعنی پھیلانا ، بکھیرنا ، زمین مین بچھا
دینا ، تتر بتر کرنا ، منتشر کرنا ۔[۴] ،،

سینٹنا : تا رکھین اس کو تمہاری یاد گاری کو اور سینٹتے اس کو کان سینٹنے
والا ۔[۵] ،،

۱۔ شاه عبدالقادر ، ترجمه قرآن مجید ، مذکوره ص ۵۷۵
۲۔ مولوی نورالحسن ، نوراللغات ، جلد ۴ مذکوره ص ۳۸۱
۳۔ شاه عبدالقادر ، ترجمه قرآن مجید ، مذکوره ص ۵۸۵
۴۔ مولوی سید احمد دهلوی ، فرهنگ آصفیه ، جلد ۳ مذکوره ص ۶۳۳
۵۔ شاه عبدالقادر ، ترجمه قرآن مجید ، مذکوره ص ۵۸۹

اور اکٹھا کیا اور سینتا ۔[۱] ،،

توضیح مطالب : سینتنا فعل متعدی بمعنی ۔ حفاظت سے رکھنا ، جیسے سینت کے رکھنا ۱

۲۔ جوڑنا ، جمع کرنا ، علیحدہ کر کے رکھنا ،

۳۔ کسی کے پاس رکھنا ، جمع کرانا ۔[۲] ،،

تھتھانا : پھر تیوری چڑھائی اور منہ تھتھایا ۔[۳] ،،

توضیح مطالب : تُھتھانا فعل متعدی بمعنی منہ سجانا ، تھوتنی پھلانا ، خفگی ظاہر کرنا ، منہ پُھلانا ۔[۴] ،،

چیرنا : پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر [۵]۔ ،،

رلنا : کھلانا ، محتاج کو جو خاک مین رلتا ھے ۔[۶] ،،

توضیح مطالب : رُلنا فعل لازم بمعنی خاک مین مل جانا ۔

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۹۱

۲۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد سوم ، مذکورہ ص ۱۵۱

۳۔ شاہ عبدالقادر ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۶۰۲

۴۔ سید احمد دھلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد اول ، مذکورہ ص ۶۳۴

۵۔ شاہ عبدالقادر ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۶۱۰

۶۔ ایضاً ص ۶۲۱

شاد کا شعر ھے :

وہ صیدِ بد ھون جس کو کتون نے بھی نہ پوچھا

رلتی پھر ین، مرے پر، گیون مین ھڈ یان تک ۔۱۔ ،،

کڑ کانا : اور اوتار رکھا تجھ سے بوجھ تیرا جس نے کڑکائی پیٹھ تیری ۔۲۔ ،،

توضیح : کڑکانا ، کڑکنا ، سے متعدی مصدر ھے ، فرھنگ آصفیہ اور نور اللغات مین اس مصدر کے جو معانی بیان کئے گئے ھین وہ شاہ صاحب کے بیان کردہ مفہوم سے لگا نہین کھاتے ، مثلاً صاحب نور اللغات لکھتے ھین

کڑکنا : گرجنا جیسے بادل کڑکنا ۔ باجے کا زور سے بجنا ۔ روانہ ھونا ۔۳۔ ،،

لیکن کڑکنا یا کڑکانا پنجابی زبان مین آب بھی اسی مفہوم مین استعمال ھوتا ھے ۔ جس مفہوم مین شاہ صاحب نے یہ مصدر استعمال کیا ھے صاحب تنویر اللغات لکھتے ھین ۔

کڑکانا بمعنی چٹخانا ۔ توڑنا ۔۴۔ ،،

۱۔ مولوی نور الدین نیر ، نور اللغات جلد ۳ ، مذکورہ ص ۱۹۷

۲۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۶۲۳

۳۔ مولوی نور الدین نیر ، نور اللغات ، جلد ۴ مذکورہ ص ۸۹ ، ۹۰

۴۔ سید تنویر بخاری ، تنویر اللغات ، مذکورہ ص ۶۶۸

ھلانا : اس واسطےنے کہ ھِلا رکھا قریش کو ۔۱۔ ،،

توضیح مطالب: ھلانا بمعنی مانوس کرنا ۔ پرچانا خوگر بنانا ۔۲۔ ،،

ھُونسنا : اور بدی سے برا چاھنے والے کی جب لگے ھُونسنے ۔۳۔ ،،

توضیح مطالب: ھُونسنا فعل متعدی ، نظر لگانا

۲۔ جلنا حسد کرنا ۔ کسی کی کثرت اولاد یا جاہ و مال کو دیکھا

اور حسد کرنا ۔۴۔ ،،

۳۔ برائی چاھنا جلنا ،ا

اختر شاہِ اودھ کا شعر ھے:

کس کی نظر تمہیں لگی آہ

ھُونسا تھا یہ کس نے تمکو اے ماہ ۔۵۔ ،،

سنکارنا : بدی سےاوس کی جو سنکارےاور چھپ جائے ۔۶۔ ،،

توضیح مطالب: سَنکارنا فعل متعدی بمعنی آنکھ مارنا ۔ اشارہ کرنا ۔

۱۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۶۲۹

۲۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، جلد چہارم مذکورہ ص ۷۲۲

۳۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۶۳۱

۴۔ مولوی سید احمد دھلوی ،فرھنگ آصفیہ ، جلد چہارم ، ص ۷۶۱

۵۔ مولوی نورالحسن نیر ،نوراللغات ، جلد چہارم ص ۱۰۱۲

۶۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۶۳۱

امانت کا شعر ہے :

شاید چمن مین آتا ہے ہنستا ہوا وہ گل

سنکارتی ہے غنچون کو باد بہار کچھ

۲- اُکسانا ،اُبھارنا ، بہکانا ، پیچھے لگانا ۔

میر کے دو شعر ہین :

مت آنکھ ہمین دیکھ کے یون مار دیا کر

غمزے ہین بلا انکو نہ سنکار دیا کر

آج میرے خون پر اصرار ہے ہر دم تمہین

آئے ہو کیا جانیے تم کس کے سنکارے ہوئے ۔[۱] "

اَللنا (طوق) : ہین ٹھوڑیون تک پھر ان کے سر اُلل رہے ہین ۔[۲] "

توضیح مطالب : اللنا فعل لازم بمعنی ایک طرف اونچا ہو جانا دوسری طرف

زیادہ جھک جانا ۔[۳] "

۲- اوندھا ہونا ۔[۴] "

بکسنا : وہ اس دن بکس رہا ہے ۔[۵] "

۱- مولوی سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد سوم مذکورہ ص ۱۰۶ اور
مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات جلد سوم ، مذکورہ ص ۲۶۸

۲- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۴۰۴

۳- مولوی نور الحسن نیر ،نور اللغات جلد ۱ ص ۳۵۲

۴- راجہ راجیشور راو اصغر ،ہندی اردو لغت ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۹۲ء
ص ۶۹

۵- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ، ص ۴۱۴

توضیح مطالب : بِکَسْنا فعل لازم بمعنی(۱) کلی کھلنا ۔

۲۔ خوش ہونا ۔ ۳ ۔ کملانا ، پژ مردہ ہونا ۔ ۴۔ شکستہ خاطر

ہونا ۔[1] ،،

شعور کا شعر ہے :

سینہ چاکی کا جو ہوتا نہ سبب رنج نفاق

پھول کی طرح سے خط کا نہ بکستا کاغذ

میر حسن کہتے ہیں ۔

کلیجا پکڑ مین تو بس رہ گئی

کلی کی طرح سی بکس رہ گئی ۔[2] ،،

پرچانا : جن کا دل پرچاتا ہے ۔[3] ،،

توضیح مطالب : پرچانا فعل متعدی بمعنی مانوس کرنا ۔

۲۔ اپنے ڈھنگ پر کرلینا ۔ رام کرلینا ۔ راضی کرلینا ۔

ظفر کا شعر ہے :

نہ بھیجا تو نے لکھ کر ایک پرچا
ہمارے دل کو پرچایا تو ہوتا ۔[4] ،،

۱۔ مولوی سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ جلد ۱ مذکورہ ص ۴۰۳

۲۔ مولوی نور الحسن نیر ، نور اللغات ، جلد ۱ مذکورہ ص ۶۰۶

۳۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۵۱۴

۴ ۔ مولوی نور الحسن ، نور اللغات ، جلد دوم ، مذکورہ ، ص ۶۰

دھرنا : جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے [۱]۔ "

توضیح مطالب : دھرنا فعل متعدی بمعنی ، رکھنا نہاون کا ترجمہ قائم کرنا [۲]۔ "

مکرنا : مکرتے رہین ہمارے دیئے سے [۳]۔ "

توضیح مطالب : مکرنا فعل لازم بمعنی اپنے قول سے پھرنا ، اقرار سے انکار کرنا

نسیم دھلوی کا شعر ہے :

بوسہ گر لیتے تو کھاتے ہان قسم
راستی سے کیا مکرنا تھا ہمین

راسخ دھلوی کہتے ہین :

حشر مین آپ بنین قول کے سچے کیا خوب
انگلیان اٹھین گی وہ آئے مکرنے والے [۴]۔ "

ھمکا : سو نہ ھمک سکا گھاٹی پر [۵]۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص ۲۷

۲۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، جلد دوم ، مذکورہ ص ۲۹۵

۳۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص ۱۰۲

۴۔ مولوی سید احمد دھلوی ، فرھنگ آصفیہ ، جلد چہارم مذکورہ ص ۳۹۱

۵۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن ، مذکورہ ص ۵۷۲

توضیح مطالب : ہُمکنا ،فعل متعدی ، بمعنی چڑھائی کرنا ، فعل لازم بمعنی پھدکنا ۔ کودنے کی کوشش کرنا ۔ بچے کا اپنی جگہ سے جست کرنا ۔

سحر کا شعر ہے:

رسائی ان کے دامن تک نہین ان کے مقدر مین
یہ طفلِ اشک کیون آغوشِ مژگان سے ہمکتے ہین ۔[1] "

۱۔ مولوی سید احمد دہلوی ، فرہنگ آصفیہ ، جلد چہارم ، مذکورہ ص ۷۲۱

مـــرکـــب مصـــادر

رچ رهنا (سرایت کرنا) : رچ رها ان کے دلون مین ، وہ بچھڑا ۔۱۔ "

سرکا دینا : کچھ اس کو سرکا نہ دے گا عذاب سے اِتّا جینا ۔۲۔ "

پھر جس کی سرکا دیا آگ سے اور داخل کیا جنت مین اوس کا

کام بنا ۔۳۔ "

پرے رهنا : سو تم پرے رهو عورتون سے ، حیض کے وقت ۔۴۔ "

ستھرائی کرنا : پھر جب ستھرائی کرلین ، تو جاؤان کے پاس ۔۵۔ "

گھہ پکڑنا : اور یقین لاوے الله پر اوس نے پکڑی گھہ مضبوط ، جو ٹوٹنے والی نہین ۔۶۔ "

سڑ جانا : اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا ، سڑ نہین گیا ۔۷۔ "

بگولا پڑنا : تب پڑا اس باغ پر بگولا جس مین آگ تھی ۔۸۔ "

ہٹ رهنا : اور اگر ہٹ رہے تو تیرا ذمہ یہی ہے پہنچا دینا ۔۹۔

چنگا کرنا : اور چنگا کرتا ہون جواندھا پیدا ہو ۔۱۰۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۲

۲۔ ایضاً ص ۱۲

۳۔ ایضاً ص ۲۷

۴۔ ایضاً ص ۳۳

۵۔ ایضاً ص ۳۳

۶۔ ایضاً ص ۴۱

۷۔ ایضاً ص ۴۲

۸۔ ایضاً ص ۴۳

۹۔ ایضاً ص ۴۶

۱۰۔ ایضاً ص ۵۵

دونا کرنا : کون شخص هےایسا ؟ که قرض دے الله کو وه اوس کو دونا کرے -[1] ،،

چکوتی کرنا (فیصله کرنا) : جب چکوتی کرنےلگو لوگون مین ، تو چکوتی کرو انصاف سے -[2] ،،

اوپری سمجھنا : پھر جب دیکھا ان کے هاتھ نهین آتے کھانے پر اوپری سمجھا

اور دل مین اون سے ڈرا -[3] ،،

یا پهچانا نهین انهون نے اپنا پیغام لانے والا سو اوس کو اوپری

سمجھتے هین -[4] ،،

سنوار پکڑنا : مگر جنهون نے توبه کی اس کے پیچھے اور سنوار پکڑی -[5] ،،

اٹکل دوڑانا سب یهی چلتے هین خیال پر اور سب اٹکل دوڑاتے هین -[6] ،،

بھلا دکھانا : اسی طرح بھلا دکھایا هے کافرون کو کام کر رهے هین -[7] ،،

بھر لینا : اور مین اون سے خبر دار تھا جب تک اون مین رها پھر جب تو نے

مجھے بھر لیا تو توهی تھا خبر رکھتا اونکی -[8] ،،

دهانے کھولنا : پھر هم نے کھول دیئے دهانے آسمان کے -[9] ،،

ڈھیر کرنا : پھر اس کو ڈھیر کرے سارا ، پھر ڈالے اس کو دوزخ مین -[10] ،،

۱- شاه عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۳۸

۲- ایضاً ص ۸۵

۳- ایضاً ص ۲۲۷

۴- ایضاً ص ۳۵۲

۵- ایضاً ص ۳۵۷

٦- ایضاً ص ۱۲۲

۷- ایضاً ص ۳۱۵

۸- ایضاً ص ۱۲٦

۹- ایضاً ص ۵۴۷

۱۰- ایضاً ص ۲۱۴

ٹوٹے مین آنا : پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہو گیا انصاف سے اور ٹوٹے مین
(نقصان اُٹھانا) آئے اوس جگہ جھوٹے ۔[1] "

بس ہونا : البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اون کو نیگ ملنا ہے جو بس
(ختم ہونا) نہ ہو ۔[2] "

آنکھین نوانا : سامنے لائے گئے ہین آگ کے ، نوی آنکھین ذلت سے دیکھتے ہین ۔[3]

الوپ ہونا : نہ ملے گا تم کو بچاؤ اس دن اور نہ ملے گا الوپ ہو جانا ۔[4] "

جھونجل دِلانا : پھر جب ہم کو بھی جونجھل دلائی تو ہم نے ان سے بدلا لیا ۔[5] "

گھِگ کر بولنا : اور اوس سے نہ بولو کہگ کر " جیسے گھکتے ہو ایک دوسرے
پر ۔[6] "

ریل لگا دینا : اور ریل لگا دیئے ہم نے اون کو میوے اور گوشت جس چیز کا جی چاہیے ۔[7] "
(وافر دینا)

پرا باندھنا : آتے اوس کے ساتھ فرشتے پرا باندھ کر ۔[8] "
(قطار اندر قطار آنا)

ڈوبا دینا : پھر ڈوبا دیا اون سب کو ۔[9] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸۸

۲۔ ایضاً ص ۲۸۹

۳۔ ایضاً ص ۵۰۱

۴۔ ایضاً ص ۵۰۱

۵۔ ایضاً ص ۵۰۷

۶۔ ایضاً ص ۵۳۱

۷۔ ایضاً ص ۵۴۱

۸۔ ایضاً ص ۵۰۱

۹۔ ایضاً ص ۵۰۱

گھٹا دینا : مت گھٹا دو لوگون کو ان کی چیزین ۔۱ ،،

چھانٹ لانا : اور جب تو لیے کر نہ جاوےان پاس کوئی آیت ،کہین کچھ چھانٹ کیون نہ لایا ۔۲ ،،

پھوٹ جانا : ہفتہ کا دن جو ٹھہرایا ،سو انہین پر جو اس مین پھوٹ گئے ۔۳ ،،

بدک کر بھاگنا : بھاگتے ہین اپنی پیٹھ پر بدک کر ۔۴ ،،

ٹلا جانا : پھر جب بچا لیا تم کو جنگل کی طرف ، ٹلا گئے ۔۵ ،،

بھنک سننا : آہٹ پاتا ہےتو ان مین کسی کا یا سنتا ہےان کی بھنک ۔۶ ،،

مثل بٹنا : جو جھٹلاتے تھےہماری باتین ، پھر ان کی مثل بٹے گی ۔۷ ،،

کہاوت بٹھانا : اور یہ کہاوتین بٹھاتے ہین ہم لوگون کےواسطے ۔۸ ،،

رول پڑنا (شور و غوغا ہونا) : اور جب جنگل کے جانورو ن مین رول پڑ ے ۔۹ ،،

۱۔ شاہ عبد القادر ،ترجمہ قرآن مذکورہ ص ۱۶۰

۲۔ ایضاً ص ۱۷۳

۳۔ ایضاً ص ۲۸۱

۴۔ ایضاً ص ۲۸۷

۵۔ ایضاً ص ۲۸۹

۶۔ ایضاً ص ۳۱۵

۷۔ ایضاً ص ۳۹۲

۸۔ ایضا ص ۲۰۹

۹ ۔ ایضاً ص

پتے کھولنا (پتے کی باتین بتانا) :

اسی طرح ہم کھولتے ہین پتے اون لوگون پاس جن کو د ھیان ہے ۔[۱] "

ریس کرنا (رشک کرنا) :

ریس کرنے لگے اگلے منکرون کی بات کی ۔[۲] "

نیو رکھنا (بنیاد رکھنا) :

جس نے نیو رکھی اپنی عمارت کی گارے پر ایک کھالے کے ۔[۳] "

آنکھین پسارنا (خواہش کرنا) :

اور نہ پسار اپنی آنکھین اوس چیز پر جو برتنے کو دی ہم نے اون
بھانت بھانت لوگون کو ۔[۴] "

اکھاڑ مارنا (تبارہ کرنا) :

تب اکھاڑ مارا ان کو اٹھا کر ۔[۵] "

ڈھاٹھی دینا (شکست دینا) :

اگر تو مجھ کو ڈھیل دے قیامت کے دن تک تو اوس کی اولاد کو ڈھاٹھی
دے لون ۔[۶] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۲۰۸

۲۔ ایضاً ص ۱۸۸

۳۔ ایضاً ص ۲۰۰

۴۔ ایضاً ص ۳۲۶

۵۔ ایضاً ص ۳۰۹

۶۔ ایضاً ص ۲۸۹

ٹپکا جانا (تباہ ہونا) :

وہ جو یقین نہین رکھتا اوس کا اور پیچھے پڑا ہے اپنے مزو ن کے پھر
ٹوٹپکا جاوے [1] ۔ "

سٹک جانا : (کھسک جانا)

پھر وہ اوس کا سر پھوڑتا ہے پھر تب وہ سٹک جاتا ہے [2] ۔ "

چوکی دینا :

کہہ کون چوکی دیتا ہے تمہاری رات مین اور دن مین رحمن سے [3] ۔ "

کھلاڑیان کرنا (مزاح کرنا) :

بولے تو ہم پاس لایا سچی بات یا تو کھلاڑیان کرتا ہے [4] ۔ "

اکارت کرنا (ضائع کرنا) :

اور وہ یقین رکھتا ہو سو اکارت نہ کرین گے اوس کی دوڑ [5] ۔ "

منہ دھرنا (روانہ ہونا) :

اور جب منہ دھرا مدین کی سیدھ پر [6] ۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۱۶

۲۔ ایضاً ص ۳۲۸

۳۔ ایضاً ص ۳۳۰

۴۔ ایضاً ص ۳۳۱

۵۔ ایضاً ص ۳۳۵

۶۔ ایضاً ص ۳۹۶

چاؤ پر چلنا (خواهش پر چلنا) :

پھر اگر نہ کر لاوین تیرا کہا تو جان لےکہ وہ چلتے هین نری اپنی
چاؤ پر [1] ۔ "

چیڑ جانا (کھسک جانا ، فرار هونا :

کیا یہ سمجھےهین جو لوگ کرتے هین برائیان کہ هم سے چیڑ جاوین [2] ۔ "

اچھال دینا (هلکا کرنا) ۔:

اور اچھال نہ دین تجھ کو ، جو یقین نہین لاتے ۔ [3] "

سر اُللنا : (مسلسل اوپر نیچے ہونا)

ان کی گردنون مین طوق ، سو وہ هین ٹھوڑیون تک ، پھر ان کے سر
اُلل رهے هین [4] ۔ "

رل جانا (مل جانا) :

اور کہتے هین کیا جب هم رُل گئے زمین مین کیا هم کو نیا بننا هے [5] ۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن جمید مترجم ، مذکورہ ص ۲۰۰

۲۔ ایضاً ص ۲۰۵

۳۔ ایضاً ص ۲۱۸

۴۔ ایضاً ص ۲۵۰

۵۔ ایضاً ص ۲۲۲

چوک جانا (بھول جانا) :

اور گناہ نہین تم پر جس چیز مین چوک جاؤ ۔۱ ،،

اٹک رہنا :

پھر اون مین کسی نے اوس کو مانا اور کوئی اوس سے اٹک رہا ۔۲ ،،

برت لینا :

تھوڑا سا برت لینا دنیا مین پھر ہماری طرف ہے اون کو پھر جانا ۔۳ ،،

بھڑ کر نکلنا :

پانی اتارا ہم نے آسمان سے پھر بھڑ کر نکلا اس سے زمین کا سبزہ ۔۴ ،،

بکس رہنا : (بے لوس و ادراس ہونا)

اور پھٹ جاوے آسمان پھر وہ اوس دن بکس رہا ہے ۔۵ ،،

چر جانا :

جب آسمان چر جاوے ۔۶ ،،

جھڑ پڑنا :

اور جب تارے جھڑ پڑین ۔۷ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۲٦

۲- ایضاً ص ۸۵

۳- ایضاً ص ۲۱۳

۴- ایضاً ص ۳۰۰

۵- ایضاً ص ۵۸۹

٦- ایضاً ص ٦۱۲

۷- ایضاً ص ٦۱۲

داب دینا :

یا اوس کو داب دے مٹی مین [1] ۔ ،،

ڈیک مارنا : (شعلے بلند کرنا)

اب پیٹھیگا ڈیک مارتی آگ مین [2] ۔ ،،

اُلل رھنا :

ھم نے ڈالے ھین اون کی گردنون مین طوق سو وہ ھین ٹھوڑیون تک

پھر ان کے سر اُلل رھے ھین [3] ۔ ،،

کِھنڈ جانا : (منتشر ہونا ۔ دوڑ پڑنا)

اور جب دیکھین سودا بکتا یا کچھ تماشا کھنڈ جاوین اوس کی طرف [4] ۔ ،،

کھپ جانا :

کھپ گئی مجھ سے حکومت میری [5] ۔ ،،

پچھاڑی کاٹنا : (جڑ کاٹنا)

اور پچھاڑی کاٹی اون کی جو جھٹلاتے تھے ھماری آیتین [6] ۔ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ، ص ۲۷۳

۲۔ ایضاً ص ۶۳۱ ۶۔ ایضاً ص ۱۵۹

۳۔ ایضاً ص ۴۵۰

۴۔ ایضاً ص ۵۷۴

۵۔ ایضاً ص ۵۹۰

سوجھ آنا :

اور کیا سوجھ نہین آئی اُن کو جو قائم ہوتے ہین ملک پر ۔۱۔ "

ڈھے پڑنا :

پھر اس کو لیے کر ڈھے پڑا دوزخ کی آگ مین ۔۲۔ "

برتوا دینا :

گناہ بخشواؤ اپنے رب سے ، پھر رجوع لاؤ اسکی طرف کہ برتوا دے تم کو اچھا برتوانا ۔۳۔ "

بھرتی لانا :

اے باپ ، بند ہوئی ہم سے بھرتی ، سو بھیج ہمارے ساتھ بھائی ہمارا کہ بھرتی لاوین ۔۴۔ "

ڈگ جانا :

اور نہ ٹھہراؤ اپنی قسمین رکنے کا بہانہ ایک دوسرے سے کہ ڈگ نہ جاوے کسی کا پاؤن جمے پیچھے ۔۵۔ "

ساجھا کرنا :

اور ساجھا کر ان سے مال اور اولاد مین ۔۶۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱٦۲
۲۔ ایضاً ص ۲۰۰
۳۔ ایضاً ص ۲۱۸
۴۔ ایضاً ص ۲۲۱
۵۔ ایضاً ص ۲۷۸
٦۔ ایضاً ص ۲۸۹

آنکھین ڈگرانا : (نہایت کمزوری کی حالت میں آنکھوں کا کھلنا اور بند ہونا)

ڈگراتی ہین آنکھین ان کی جیسے کسی پر آوے بے ہوشی موت کی ۔[1] "

پیٹ رہنا : حمل ہونا

اور نہ پیٹ رہتا ہے کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے بن خبر اس کے ۔[2] "

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۲۲۸

۲- ایضاً ص ۳۳۵

فارسی مصادر سے ترجمہ شدہ مصادر

درست کرنا (درست کردن) :

درست کرتے ہین نماز ۔[۱] ،،

باز آنا (باز آمدن) :

پھر اگر وہ باز آوین تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔[۲] ،،

خوش وقت ہونا (خوش وقت شدن) :

اور خوش وقت ہوتے ہین ان کی طرف سے ۔[۳] ،،

قبول رکھنا (قبول داشتن) :

مگر ابلیس نے قبول نہ رکھا اور تکبر کیا ۔[۴] ،،

اقرار لینا (اقرار گرفتن) :

اور جب ہم لیا اقرار تمہارا [۵] ۔ ،،

درگزر کرنا (درگزر کردن) :

سو تم درگزر کرو ، اور خیال مین نہ لاو[۶] ۔ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳

۲۔ ایضاً ص ۵ ۔ ۳۔ ایضاً ص ۷

۴۔ ایضاً ص ۲۵ ۔ ۵۔ ایضاً ص ۱۲

۶۔ ایضاً ص ۱۶

پیدا کرنا (پیدا کردن) :

جو پیدا کیا اللہ نے ان کے پیٹ مین [1] "

خوش آنا (خوش آمدن) :

اللہ کو خوش نہین آتے دغا باز [2] "

دم مارنا (دم زدن) : پھر دم مارتا اس مین ، تو ہو جاتا جانور میرے حکم سے [3] "

بھلا دکھانا (خوش نمودن) :

بھلا دکھایا ہے کافرون کو ، جو کام کر رہے ہین [4] "

زیر ہونا (زیر شدن) :

اگر ہو جاوین وہی زیر [5] "

سرانجام کرنا (سرانجام کردن) :

اور سرانجام کرو ان کی لڑائی کو جو پیدا کر سکو زور [6] "

تمام کرنا (تمام کردن) :

پھر مکا مارا اس کو موسیٰ نے ، پھر اس کو تمام کیا [7] "

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸

۲- ایضاً ص ۳۰۲

۳- ایضاً ص ۱۱۳

۴- ایضاً ص ۲۰۳

۵- ایضاً ص ۲۲۴

۶- ایضاً ص ۲۱۴

۷- ایضاً ص ۳۲۵

محاورات

راہ بتانا (راستہ دکھانا ۔ هدایت کرنا) :

راہ بتاتی هے ڈر والوں کو ۔[۱] "

راہ پانا (هدایت حاصل کرنا) :

انہون نے پائی هے راہ اپنے رب کی ۔[۲] "

مُہر کرنا (بند کرنا) :

مُہر کردی اللہ نے ان کے دِل پر ۔[۳] "

جب کہیے اون کو ایمان مین آؤ جس طرح ایمان مین آئے سب لوگ[۴] ۔ "

راہ پر لانا (سیدھا راستہ بتانا) :

اور راہ پر لاتا هے اس سے بہتیرے[۵] ۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲

۲۔ ایضاً ص ۲ (۵)۔ ایضاً ص ٦

۳۔ ایضاً ص ۲

(۴)۔ ایضاً ص ۲

بڑا کرنا (بڑھانا۔ بلند کرنا) :

" اور وہ جو مین نے تم کو بڑا کیا جہان کے لوگون سے ۔[1] "

غم کھانا (رنج سہنا) :

" نہ اون کو ڈر ہے اور نہ وہ غم کھاوین ۔[2] "

خون کرنا (قتل کرنا) :

" جب لیا ہم ہم نے قرار تمہارا نہ کرو گے خون آپس مین ۔[3] "

درگزر کرنا (معاف کرنا) :

" سو تم درگزر کرو اورخیال مین نہ لاو ۔[4] "

بنیادین اٹھانا :

" اور جب اوٹھانے لگا ابراھیم بنیادین ۔[5] "

راہ دینا :

" یہ بات بھاری ہوتی مگر اون پر جن کو راہ دی اللہ نے ۔[6] "

پھر جانا (پلٹ جانا) :

" کون تابع رہیگا رسول کا اور کون پھر جاویگا ۔[7] "

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۸
۲۔ ایضاً ص ۱۰
۳۔ ایضاً ص ۱۲
۴۔ ایضاً ص ۱۶
۵۔ ایضاً ص ۱۸
۶۔ ایضاً ص ۲۱
۷۔ ایضاً ص ۲۱

قدمون پر چلنا (پیروی کرنا) :

اورنہ چلو قدمون پر شیطان کے ۔[1] ،،

پیٹھ پھیرنا (منہ موڑنا) :

اور جب پیٹھ پھیرے دوڑتا پھرے ملک مین ۔[2] ،،

برا لگنا (ناگوار معلوم ہونا) :

اور شاید تم کو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو ۔[3] ،،

بڑائی دینا (عزت دینا) :

بڑائی دی ہم نےان مین ایک کو ایک سے ۔[4] ،،

پھٹ جانا (مخالفت ہونا) :

لیکن وہ پھٹ گئے پھر کوئی ان مین یقین لایا اور کوئی منکر ہوا ۔[5] ،،

ہاتھ لگنا :

کچھ ہاتھ نہین لگتی ان کو اپنی کمائی ۔[6] ،،

راہ پر لانا :

تیرا ذمہ نہین انکو راہ پر لانا لیکن اللہ راہ پر لاوے جس کوچاہیے ۔[7] ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۲۴

۲- ایضاً ص ۳۰

۳- ایضاً ص ۳۲

۴- ایضاً ص ۴۰

۵- ایضاً ص ۴۰

۶- ایضاً ص ۴۳

۷- ایضاً ص ۴۴

کنارہ کرنا (چھوڑ دینا) :

اور نہ کنارہ کرے لکھنے والا اس سے کہ لکھ دیوے ۔[1] "

جھوٹ باندھنا :

پھر جو کوئی باندھے اللہ پر جھوٹ اسکے بعد تو وھی ھین بے انصاف ۔[2] "

پھوٹ ڈالنا (باھم دشمنی ڈال دینا) :

اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو ۔[3] "

ایمان مین آنا :

اور اگر ایمان مین آتے اھل کتاب تو اُن کو بہتر تھا ۔[4] "

پیٹھ دینا (لڑائی سے بھاگنا) :

اور اگر تم سے لڑین گے تو تم سے پیٹھ دین گے ۔[5] "

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴٦

۲- ایضاً ص ٦۰ - ٦۱

۳- ایضاً ص ٦۱

۴- ایضاً ص ٦۲

۵- ایضاً ص ٦۲

آنکھو پر پردہ ہونا :

اور ان کی آنکھوں پر ہے پردہ ۔[1] "

کام آنا ، مددگار ہونا :

کہ کام نہ آوے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ ۔[2] "

فساد مچانا :

اور نہ پھرو ملک میں فساد مچاتے ۔[3] "

جی چاہنا (مشتاق ہونا) :

جو نہ چاہا تمہارے جی ، تم تکبر کرنے لگے ۔[4] "

راہ پر آنا :

کہتے ہیں ہو جاؤ یہودی یا نصرانی تو راہ پر آؤ ۔[5] "

روزہ رکھنا :

اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے ۔[6] "

حد باندھنا (حد بندی کرنا) :

یہ حدیں باندھی ہیں اللہ کی ۔[7] "

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۳

۲- ایضاً ص ٦٣ ۔ ۵- ایضاً ۱۹

۳- ایضاً ص ۱۵۹ ۔ ٦- ایضاً ۲٦

۴- ایضاً ص ۱٦۸ ۔ ۷- ایضاً ۲۷

قسم کھانا :

جو لوگ قسم کھا رہتے ہین اپنی عورتون سے ۔[1] "

آگے بڑھنا :

سو ان سے آگے نہ بڑھو ۔[2] "

بڑھ جانا :

اور جو کوئی بڑھ چلے اللہ کے قاعدون سے ۔[3] "

کام بنانا (مقصد پورا کرنا) :

اللہ کام بنانے والا ہے :۔[4] "

معاملہ کرنا (لین دین کرنا) :

جس وقت معاملت کرو اُدھار کی ۔[5] "

بھول جانا :

اگر بھول جاوے ایک عورت ۔[6] "

یاد دلانا : (جتانا) :

تو یاد دلا دے اس کو وہ دوسری [7]

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۸

۲۔ ایضاً ص ۲۸

۳۔ ایضاً ص ۳۱

۴۔ ایضاً ص ۲۶

۵۔ ایضاً ص ۲۶

۶۔ ایضاً ص ۲۶

۷۔ ایضاً ص ۲۸

نقشہ بنا نا (خاکہ اُتارنا) :

وھی تمھارا نقشہ بنا تا ھے ماں کے پیٹ مین ۔[1] "

نگاہ مین ھونا : اور اللہ کی نگاہ مین ھین بندے ۔[2] "

مار ڈالنا : اور مار ڈالتے ھین جو کوئی کھے انصاف کو ۔[3] "

باتین بنانا (جھوٹ بولنا) :

اور بھکے ھین اپنے دین مین اپنی بنائی باتون پر ۔[4] "

بھر لینا (پورا کرنا) ۔

کھا اللہ نے اے عیسی مین تجھ کو بھر لون گا ۔[5] "

منہ سفید ھونا (رنگ فق ھونا) :

جس د ن سفید ھو ن گے بعضے منہ اور سیاہ ھون گے بعضے منہ ۔[6] "

صحبت کرنا (جماع کرنا) :

جن عورتون سے تم نے صحبت کی ۔[7] "

جی بھر جانا (اکتا جانا) :

اگر ایک عورت/ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی بھر جانے سے ۔[8] "

۱۔ شاہ عبد القادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۸۹

۲۔ ایضاً ص ۳۸

۳۔ ایضاً ص ۳۹

۴۔ ایضاً ص ۱۴۱

۵۔ ایضاً ص ۲۸۹

۶۔ ایضاً ص ۹۸

۷۔ ایضاً ص ۱۳۱

۸۔ ایضاً ص ۲۱۳

راہ نکالنا (تدبیر نکالنا) :

چاہتے ہین کہ نکالین ،بیچ مین ایک راہ ۔[۱] "

توڑا پڑنا (کمی ہونا ۔ قحط ہونا):

آیا ہےتم پاس رسولؐ ہمارا توڑا پڑے پیچھےرسولون کا ۔[۲] "

نیاز کرنا (نذر کرنا) :

جب نیاز کی دونون نے کچھ نیاز ۔[۳] "

ہاتھ مین آنا (گرفت مین آنا) :

جنہون نےتوبہ کی تمہارے ہاتھ پڑنے سےپہلے ۔[۴] "

ہاتھ پہنچنا (رسائی ہونا) :

البتہ تم کو آزماوے گا اللہ کچھ ایک شکار کے حکم سے جس پر پہنچین ہاتھ تمہارے ۔[۵] "

حق دبانا (حق نہ دینا) :

وہ دونون حق دبا گئے گناہ سے ۔[۶] "

دل مین ڈالنا (اِلقا ہونا) :

اور جب مین نےدل مین ڈالا حواریون کےتو دیکھو ،آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا ۔[۷] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۱۰۰

۲۔ ایضاً ص ۲۲۲

۳۔ ایضاً ص ۱۸۸

۴۔ ایضاً ص ۲۱۰

۵۔ ایضاً ص ۲۲۸

۶۔ ایضاً ص ۲۲۶

۷۔ ایضاً ص ۳۱۱

راہ دیکھنا (انتظار کرنا) :

سو راہ دیکھو ، مین بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہون ۔[۱] ،،

آخر ہونا (خاتمہ ہونا) :

تو دیکھو ،آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا ۔[۲] ،،

بوجھ اٹھانا (ذمہ لینا) :

اور بوجھ نہ اٹھاوے گا ایک شخص دوسرے کا ۔[۳] ،،

تاک مین بیٹھنا :

مین بیٹھون گا ان کی تاک مین ۔[۴] ،،

پچھاڑی کاٹنا : جڑ کاٹنا

اور پچھاڑی کاٹی ان کی ،جو جھٹلاتے تھے۔[۵] ،، ہماری آیتین ،،

داؤ پڑنا (جوئے مین) :

تب داؤ پڑا حق کا ، اور غلط ہوا جو وہ کرتے تھے ۔[۶] ،،

چونک جانا :

جہان پڑ گیا ان پر شیطان کا گزر ،چونک گئے ۔[۷] ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۹۸

۲- ایضاً ص ۲۲۹

۳- ایضاً ص ۳۰۲

۴- ایضاً ص ۳۱۳

۵- ایضاً ص ۳۳۸

۶- ایضاً ص ۳۳۸

۷- ایضاً ص ۲۴۲

الٹا پھرنا (واپس آجانا) :

پھر الٹے پھرے اپنے پیر پہچانتے ۔۱ ،،

قابو مین آنا :

اور ہمارے قابو مین آچکی ہے اسکے پاس کی خبر ۔۲ ،،

آؤبھگت ہونا :

سو باغ مین ہین ان کی آؤبھگت ہوتی ہے ۔۳ ،،

پھل پانا :

پھر بھی پھل نہ پاؤ گے مگر تھوڑے دنون ۔۴ ،،

ہاتھ لگانا : (جماع کرنا)

جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون کو پھر اُن کو چھوڑ دو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ ۔۵ ،،

آبرو رکھنا :

اور تھا اللہ کے ہان آبرو رکھتا ۔۶ ،،

پیٹ رہنا :

اور نہ پیٹ رہتا ہے کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے بن خبر اُس کے ۔۷ ،،

۱- شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲٦٦
۲- ایضاً ص ۲۱٦
۳- ایضاً ص ۲۱۳
۴- ایضاً ص ۲۲۸
۵- ایضاً ص ۲۳۲
٦- ایضاً ص ۲۳٦
۷- ایضاً ص ۲۳۵

مٹی ہونا :

کیا جب مر گئے اور ہو گئے مٹی ۔۱۔ ،،

چورا کرنا :

پھر کر ڈالتا ہے اُس کو چورا ۔۲۔ ،،

بال کھڑے ہونا :

بال کھڑے ہوتے ہین اُس سے کھال پر اُن لوگون کے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے ۔۳۔ ،،

قدمون پر چلنا :

پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم انہی کے قدمون پر چلتے ہین ۔۴۔ ،،

پاؤن جمانا :

وہ تمہاری مدد کرے گا اور جماوے گا تمہارے پاؤن ۔۵۔ ،،

ٹھوکر لگنا :

اور جو لوگ منکر ہوئے اُن کو لگی ٹھوکر اور کھو دیئے اُن کے کیے ۔۶۔ ،،

کام بننا :

پھر جس کو سرکا دیا آگ سے اور داخل کیا جنت مین اس کا کام بنا ۔۷۔ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۵۸

۲۔ ایضاً ص ۴۷۲ ۵۔ ایضاً ص ۵۱۲

۳۔ ایضاً ص ۴۷۳ ۶۔ ایضاً ص ۵۲۲

۴۔ ایضاً ص ۵۰۴ ۷۔ ایضاً ص ۷۲۔۷۳

طوفان باندھنا :

اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا ۔[1] ،،

مراد پانا :

اے کاش کہ مین ھوتا اُن کے ساتھ تو بڑی مراد پاتا ۔[2] ،،

ھاتھ روکنا :

اور صلح نہ لاوین اور اپنے ھاتھ نہ روکین تو اُن کو پکڑو اور مارو جہان پاؤ ۔[3] ،،

جی پھر جانا :

اور اگر ایک عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی پھر جانے سے ۔[4] ،،

ھاتھ بند ھنا :

اور یہود کہتے ھین اللہ کا ھاتھ بند ھ گیا ۔[5] ،،

بن آنا :

بولا تو پاک ھے مجھ کو نہین بن آتا کہ کہون جو مجھ کو نہین پہنچتا ۔[6] ،،

بولا کوئی نہین بنا لی ھے تمہارے جی نے ایک بات اب صبر ھی بن آوے ۔[7] ،،

۱- شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۸۴

۲- ایضاً ص ۸۷

۳- ایضاً ص ۹۱

۴- ایضاً ص ۹۷

۵- ایضاً ص ۱۱۷

۶- ایضاً ص ۱۲۶

۷- ایضاً ص ۲۴۴

جڑ کٹنا :

پھر کٹ گئی جڑ ان ظالموں کی ۔[۱] "

جان ھارنا :

سو تحقیق ھارے اپنی جان اور بھول گیا جو جھوٹ بناتے تھے ۔[۲] "

جی رکنا :

سو اس سے تیرا جی نہ رُکے ۔[۳] "

آنکھین باندھنا :

پھر جب ڈالا باندھ دین لوگوں کی آنکھین اور ان کو ڈرا دیا ۔[۴] "

سانگ بنانا :

تبھی وہ لگا نگلنے جو سانگ وہ بناتے تھے ۔[۵] "

دھانہ کھولنا :

اے رب، دھانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہم کو مار مسلمان ۔[۶] "

باؤ جانا : (ساکھ ختم ہونا)

اور آپس مین نہ جھگڑو پھر نامرد ھو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری باؤ ۔[۷] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۱۳۲

۲۔ ایضاً ص ۱۵۷

۳۔ ایضاً ص ۱۵۰

۴۔ ایضاً ص ۱۶۲

۵۔ ایضاً ص ۱۶۳

۶۔ ایضاً ص ۱۶۴

۷۔ ایضاً ص ۱۷۰

رسیان تڑانا :

اگر پاوین کہین بچاؤ یا کوئی گڑھے یا سر گھسانے کی جگہ تو الٹے بھاگین اُسی طرف رسیان تڑاتے ۔[1] "

اڑ دھنا :

اور بعضے مدینے والے اڑ رہے ہین نفاق پر ۔[2] "

پھوٹ ڈالنا :

اور جنہون نے بنائی ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور پھوٹ ڈالنے کو ۔[3] "

پتے کھولنا :

اللہ کھولتا ہے پتے ایک لوگون پر جن کو سمجھ ہے ۔[4] "

آنکھین سفید ہونا :

اور سفید ہوگئین آنکھین اُسکی غم سے ۔[5] "

آس توڑنا :

بولا اور کون آس توڑے اپنے رب کی مہر سے مگر جو راہ بھولے ہین ۔[6] "

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۹۲

۲- ایضاً ص ۱۹۹

۳- ایضاً ص ۲۰۰

۴- ایضاً ص ۲۰۸

۵- ایضاً ص ۲۴۴

۶- ایضاً ص ۲۶۵

غم کھانا :

اور نہ غم کھا ان پر -۱- "

ٹھٹا کرنا :

ہم بس ھین تیری طرف سے ٹھٹے کرنے والون کو -۲- "

بنا لینا :

اور وہ نہین یہ قرآن کہ کوئی بنا لے -۳- "

جان توڑنا :

اور اٹھا لیے چلتے ھین بوجھ تمہارے اُن شہرون تک کہ تم نہ پہنچیے وھان مگر جان توڑ کر -۴- "

زور چلنا :

اس کا زور نہین چلتا اُن پر -۵- "

بس ھونا :

تو ھی بس ھے آج کے دن اپنا حساب لینے والا -۶- "

زیر ھونا :

بولے جن کا کام زبر تھا ھم بنا دین گے اُن کے مکان پر عمارت خانہ -۷- "

۱- شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۶۶

۲- ایضاً ص ۲۶۷

۳- ایضاً ص ۲۰۹

۴- ایضاً ص ۲۶۷

۵- ایضاً ص ۲۷۸

۶- ایضاً ص ۲۸۳ - ۲۸۴

۷- ایضاً ص ۲۹۷

پیٹھ دے کر بھاگنا :

اگر تو جھانک دیکھے اون کو تو پیٹھ دے بھاگے اُن سے [1] ۔ "

ھاتھ نچانا : ہاتھ مٹکا مٹکا کر باتیں کرنا یا لڑنا

اور سمیٹ لیا اُس کا سارا پھل پھر صبح کو رہ گیا ھاتھ نچاتا اُس مال پر
جو اُس میں لگایا تھا [2] ۔ "

لگ بیٹھنا (قریب بیٹھنا)

اوردیکھ اپنے ٹھاکر کو جس پر سارے دن لگا بیٹھا تھا [3] ۔ "

بولے ہم رہین گے اسی پر لگے بیٹھے جب تک پھر آوے ہم پاس موسیٰ [4] ۔ "

ایڑ کرنا :

ایڑ مت کرو اور پھر جاؤ جہاں تم کو عیش ملا تھا [5] ۔ "

آھٹ پانا :

پھر جب آھٹ پایا ھماری آفت کا تبھی لگے وھاں سے ایڑ کرنے [6] ۔ "

سر پھوڑنا :

پھر وہ اس کا سر پھوڑتا ھے [7]

سٹک جانا :

پھر تب وہ سٹک جانا [8] ۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۹۷
۲۔ ایضاً ص ۳۲۲
۳۔ ایضاً ص ۳۲۳
۴۔ ایضاً ص ۳۲۲
۵۔ ایضاً ص ۳۲۸
۶۔ ایضاً ص ۳۲۸
۷۔ ایضاً ص ۳۲۸
۸۔ ایضاً ص ۳۲۸

چوکی دینا :

تو کہہ کون چوکی دیتا ہے تمہاری رات میں اور دن میں ۔[۱] "

ٹال کرنا :

کوئی نہیں وہ اپنے رب کے ذکر سے ٹال کرتے ہیں ۔[۲] "

کھلاڑیاں کرنا :

بولے تو ہم پاس لایا ہے سچی بات یا تو کھلاڑیاں کرتا ہے ۔[۳] "

زور کرنا :

اور نہ زور کرو اپنی چھوکریوں پر بدکاری کے واسطے ۔[۴] "

دھوکہ میں پڑنا :

کیا ان کے دل میں روگ ہے یا دھوکے میں پڑے ہیں ۔[۵] "

پھیر دینا :

سو تو وہ جھٹلا چکے تم کو تمہاری بات میں ، اب تم نہ پھیر دے سکتے ہو نہ مدد کر سکتے ہو ۔[۶] "

سر چڑھنا :

اور سر چڑھ رہے ہیں بڑی شرارت میں ۔[۷] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۲۰

۲۔ ایضاً ص ۳۳۰

۳۔ ایضاً ص ۳۳۱

۴۔ ایضاً ص ۳۶۱

۵۔ ایضاً ص ۳۶۱

۶۔ ایضاً ص ۳۶۹

۷۔ ایضاً ص ۳۶۹

تمام کرنا :

پھر مکا مارا اُس کو موسلٰی نے پھر اوس کو تمام کیا ۔[۱] "

بڑائی کرنا : شیخی مارنا ،تعریف کرنا) :

اور جو اس کے نزدیک رھتے ھین ۔ بڑائی نہین کرتے اس کی عبادت سے ۔[۲] "

پیٹ ڈالنا (حمل گرنا) :

اور ڈال دے گی ھر پیٹ والی اپنا پیٹ ۔[۳] "

خیال باندھنا (منصوبہ باندھنا) :

سو جب لگا خیال باندھنے ،شیطان نے ملا دیا اُس کے خیال مین ۔[۴] "

کان رکھنا (متوجہ ھونا) :

ایک کہاوت کہی ھے ، اس کو کان رکھو ۔[۵] "

منہ پھیرنا (رخ پھیر دینا) :

پھر اگر تم منہ پھیرو گے ۔[۶] "

سامنا ھونا (مقابلہ ھونا) :

ھم پہنچتے ھین ان پر ساتھ لشکرون کے ،جن کا سامنا نہ ھو سکے ۔[۷] "

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۹۵

۲- ایضاً ص ۳۸۸

۳- ایضاً ص ۳۹۵

۴- ایضاً ص ۳۶

۵- ایضاً ص ۴۱۱

۶- ایضاً ص ۴۳۲

۷- ایضاً ص ۴۵۱

چوک جانا :

اور گناہ نہین تم پر ،جس چیز مین چوک جاؤ ۔۱۔ ،،

آنکھین ڈگرانا :

ڈگراتی ہین آنکھین ان کی ،جیسے کسی پرآوے بےہوشی موت کی ۔۲۔ ،،

جی جانا :

سو تیرا جی نہ جاتا رہےان پر پچھتا پچھتا کر ۔۳۔ ،،

پرا باندھنا :

آتے اس کےساتھ فرشتے پرا باندھ کر ۔۴۔ ،،

برا ماننا :

پر تم بہت لوگ سچی بات سے بُرا مانتےہو ۔۵ ،،

قول توڑنا :

پھر جو کوئی قول توڑے ،سو توڑتا ہےاپنے برےکو ۔۶۔ ،،

تیوری چڑھانا :

پھر تیوری چڑھائی اور منہ تھتھایا ۔۷۔ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۳۲

۲۔ ایضاً ص ۲۵۱

۳۔ ایضاً ص ۲۶۳

۴۔ ایضاً ص ۲۸۱

۵۔ ایضاً ص ۲۲۲

۶۔ ایضاً ص ۵۹۷

۷۔ ایضاً ص ۵۹۸

منه موڑنا :

تیوری چڑھائی اور منه موڑا [1] ۔ "

دل لگانا :

اور اپنے رب کی طرف دل لگا [2] ۔ "

گھگ کر بولنا : زور سے بولنا

اور اسؔ سے نہ بولو گھگ کر ، جیسے گھگتے ھو ایک دوسرے پر [3] ۔ "

گہہ جانا (گرھن مین آ جانا) :

اور گہہ جاوے چاند [4] ۔ "

۱- شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٦٣٩

۲- ایضاً ص ٦١٩

۳- ایضاً ص ٥٩٨

۴- ایضاً ص ٦٢١

قدیم الفاظ

پر : سُن رکھو وھی ھین بگاڑنے والے پر نہین سمجھتے ۔۱۔ "

بی (بھی) :

پھر معاف کیا ھم نے تم کو اس پر بی شاید تم احسان مانو ۔۲ "

اِتّا :

اور کچھ اس کو سِرکا نہ دےگا عذاب سے اِتّا جینا ۔۳ "

اِتّے :

اور ھم نے دیئے تھے اُس کو خزانے اِتّے کہ اُس کی کنجیون سے تھکتے کئی مرد زور آور ۵۔ "

کتّے :

اور کتّے کنوئین نکمے پڑے اور کتنے محل گچ گیری کے ۔۶۔ "

کتّی :

کہا تو کتّی دیر رھا بولا مین رھا ایک دن یا دن سے کچھ کم ۔۷ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۲

۲۔ ایضاً ص ۸

۳۔ ایضاً ص ۱۲

۴۔ ایضاً ص ۳۸

۵۔ ایضاً ص ۳۰۲

۶۔ ایضاً ص ۳۲۳

۷۔ ایضاً ص ۴۲

راتی :

کیا مجھ کو وعدہ دیتے ہو کہ مین نکالا جاون گا قبر سے اور گزر چکی ہین راتی سنگتین مجھ سے پہلے ۔[1] ،،

کتّے :

پھر بھیجے ہم نے اوس کے پیچھے کتّے رسول اپنی اپنی قوم مین ۔[2] ،،

کتّون :

جب آیا اُن پاس کوئی رسول جو نہ خوش آیا ان کے جی کو ، کتّون کو جھٹلایا اور کتّون کا خون کرنے لگے ۔[3] ،،

کاھے :

اَب کہین گے بے وقوف لوگ کاھے پر پھر گئے مسلمان اپنے قبلے سے جس پر تھے ۔[4] ،،

ایسون :

سو ایسون کا ٹھکانا ھے دوزخ ۔[5] ،،

بعضا :

اور بعضا شخص ھے جو جھگڑتا ھے اللہ کی بات مین ۔[6] ،،

۱۔ شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۱۹

۲۔ ایضاً ص ۲۱۲

۳۔ ایضاً ص ۱۱۸

۴۔ ایضاً ص ۲۱

۵۔ ایضاً ص ۹۲

۶۔ ایضاً ص ۲۲۷

بعضے :

اے ایمان والون اگر تم مانو گے بعضے اہل کتاب کی بات تو پھر کردین گے تم کو ایمان لائے پیچھے منکر ۔۱۔ "

بعضون :

اور بعضون کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا ۔۲۔ "

بعضی : اس مین بعضی آیتین پکی ہین ۔۳۔ "

جونسا :

پھر جدا کرین گے ہم ہر فرقے مین سے جونسا اُن مین سخت رکھتا تھا ۔ رحمٰن سے اکڑ ۔۴۔ "

جونسی :

جونسی مدت ان دونون مین پوری کردون ۔۵۔ "

ٹک :

کہہ دے ایمان والون کو نیچی رکھین ٹک اپنی آنکھین ۔۶۔ "

ڈراؤ :

اتارا فیصلہ اپنے بندے پر کہ رہے جہان والون کو ڈراو ۔۷۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٦١

۲۔ ایضاً ص ٦٨

۳۔ ایضاً ص ۲۳۳

۴۔ ایضاً ص ٣١٣

۵۔ ایضاً ص ٣٦٠

٦۔ ایضاً ص ٣٦٧ ٣٦٠

۷۔ ایضاً ص ٣٦٧٢

کسو :

اور کسو کو دغا نہین دیتے مگر آپ کو ۔۱۔ ،،

جدی :

اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آوے تم کو دھاری سفید جدی دھاری سیاہ سے ۔۲۔ ،،

ما :

اور ہر کسی کے ہم نے ٹھہرا دیئے وارث اُس مال مین جو چھوڑ جاوین ما باپ اور قرابت والے ۔۳۔ ،،

راتی رات :

پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندے کو راتی رات ۔۔

پرلی : ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک ۔۴۔ ،،

جتی : بولے تمہارا رب بہتر جانے جتی دیر رہے ہو ۔۵۔ ،،

ورے :

نہین بنا دی ہم نے ان کو اس سے ورے کچھ اوٹ ۔۶۔ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲

۲۔ ایضاً ص ۲۷

۳۔ ایضاً ص ۸۱

۴۔ ایضاً ص ۲۸۳

۵۔ ایضاً ص ۲۹۷

۶۔ ایضاً ص ۳۰۵

تیئس :

گیارہ تارےاور سورج اور چاند دیکھے میرے تیئس سجدہ کرتے ¹ ۔ ،،

لوھو :

یہی حرام کیا ہے تم پر مردہ اور لوھو اور گوشت سور کا ² ۔ ،،

اندھیری :

اور ڈالی اس کی آنکھ پر اندھیری ³ ۔ ،،

رینا :

اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین رینا ⁴ ۔ ،،

کئی دن (کچھ دن) :

اور کہتے ہین ہم کو آگ نہ لگے گی مگر کئی دن گنتی کے ⁵ ۔ ،،

ہر لوگون :

پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے پہچان لیا ہر لوگون نے اپنا گھاٹ ⁶ ۔ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۳۳

۲- ایضاً ص ۲۵ ۴- ایضاً ص ۱۹۹

۳- ایضاً ص ۴۸ ۵- ایضاً ص ۱

۶- ایضاً ص ۱۶۹

مرکبات اضافی :

مرکب اضافی ایسا مرکب ہوتا ہے جس مین ایک اسم دوسرے اسم کی طرف منسوب ہوتا ہے گویا کہ دو اسمون کے مابین معمولی سا لگاؤ یا تعلق موجود ہوتا ہے ۔ جس اسم کا لگاؤ یا تعلق ہو اسے مضاف اور جس اسم کی طرف ہو اسے مضاف الیہ کہتے ہین ۔ عربی زبان مین پہلے مضاف اور بعد مین مضاف الیہ آتا ہے ۔ مثلاً کتابُ زیدٍ ، لیکن اردو مین مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد مین آتا ہے ۔ جیسے زید کی کتاب ۔ اردو مین اضافت کی علامات ، کا ، کی ، کے را ، ری ، رے اور نا ، نی ، نے ہین ۔

شاہ عبدالقادر اپنے ترجمۂ قرآن مین ، اردو قواعد کے مطابق مضاف الیہ کو مضاف سے پہلے لانے کی سعی کرتے ہین ۔ لیکن کہین وہ عربی ترکیب کے تتبع مین مضاف کو مقدم کر دیتے ہین ۔

انصاف کا دن :

"مالک انصاف کے دن کا [1] "

اپنا بندہ :

جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر [2]

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۱

۲- ایضاً ص ۵

قرار اللہ کا : جو توڑتے ھین قرار اللہ کا ۔1 ،،

تقصیرین تمھاری :

بخشین ھم تم کو تقصیرین تمھاری ۔2 ،،

اللہ کی مار :

اور اللہ کی مار سخت ھے ۔3 ،،

دُکھ کی مار :

پھر جو کوئی زیادتی کرے بعد اسکے تو اُس کو دکھ کی مار ھے ۔4 ،،

مدد اللہ کی :

سن رکھو مدد اللہ کی نزدیک ھے ۔5 ،،

اللہ کی مہر :

اُمیدوار ھین اللہ کی مہر کے ۔6 ،،

زور کا مینہ :

پھر اُس پر برسا زور کا مینہ ۔7 ،،

چھپٹیان دوزخ کی :

جو لوگ منکر ھین . . . . وھی ھین چھپٹیان دوزخ کی ۔8 ،،

١۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٦

٢۔ ایضاً ص ٩

٣۔ ایضاً ص ٢٢

٤۔ ایضاً ص ٢٦

٥۔ ایضاً ص ٣٢

٦۔ ایضاً ص ٣٣

٧۔ ایضاً ص ٣٣

٨۔ ایضاً ص ٣٩

اپنا پڑاو :

جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاوُ پر ۔[1] ،،

جلن کی مار :

اور کہین گے چکھو جلن کی مار ۔[2] ،،

گھن کی چھاون :

اور ان کو ہم داخل کرین گے ، گھن کی چھاون مین ۔[3] ،،

تیری چکوتی : (چکوتی بمعنی فیصلہ)

پھر نہ پاوین اپنے جی مین خفگی تیری چکوتی سے ۔[4] ،،

گندے کی بہتایت :

اگر چہ تجھ کو خوش لگے گندے کی بہتایت ۔[5] ،،

اُن کی جاگہ :

دو اور کھڑے ہون انکی جاگہ ۔[6] ،،

ما کے پیٹ کا اندھا :

اور چنگا کرتا ما کے پیٹ کا اندھا اور کوڑھی کو ۔[7] ،،

کنجیان غیب کی :

اور اُسی کے پاس کنجیان هین غیب کی ۔[8] ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۸

۲۔ ایضاً ۷۴

۳۔ ایضاً ۸۵

۴۔ ایضاً ۸۶

۵۔ ایضاً ۱۲۳

۶۔ ایضاً ص ۱۲۴

۷۔ ایضاً ص ۱۲۵

۸۔ ایضاً ص ۱۳۴

سوئی کا ناکا :

اور نہ داخل ہون گے جنت مین جب تک پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے مین ۔۱ ،،

آسمان کی دھارین :

چھوڑ دے تم پر آسمان کی دھارین ۔۲ ،،

نیگ آخرت کا :

اور ضائع نہین کرتے ہم نیگ بھلائی والون کا اور نیگ آخرت کا ۔۳ ،،

پھیر باتون کا :

اور سکھایا مجھ کو کچھ پھیر باتون کا ۔۴ ،،

لپک نگاہ کی :

اور ہمارا کام یہی ایک دم کی بات ہے جیسے لپک نگاہ کی ۔۵ ،،

پٹڑا آسمان کا :

سو دے مار ہم پر کوئی پٹڑا آسمان کا ۔۶ ،،

مار سدا کی :

اور چکھو مار سدا کی بدلا اپنے کیے کا ۔۷ ،،

آگ کی مار :

چکھو آگ کی مار جس کو تم جھٹلاتے تھے ۔۸ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۱۵۵

۲۔ ایضاً ص ۲۲۵

۳۔ ایضاً ص ۲۲۰

۴۔ ایضاً ص ۲۲۶

۵۔ ایضاً ص ۵۴۹

۶۔ ایضاً ص ۳۸۳

۷۔ ایضاً ص ۴۲۲

۸۔ ایضاً ص ۴۲۵

نیگ عزت کا :

اور رکھا ہے اُن کے واسطے نیگ عزت کا ۔۱ ،،

بلا کی مار :

جو لوگ دوڑے ہماری آیتون کے ہرانے کو اُنکو بلا کی مار ہے ۔۲ ،،

ٹھہراوُ کا گھر :

اور وُہ گھر جو پچھلا ہے وہی ہے ٹھہراوُ کا گھر ۔۳ ،،

رسوائی کی مار :

کہ چکھا وین اُن کو رسوائی کی مار دُنیا کے جیتے ۔۴ ،،

روگ کا دفع :

ایمان والون کو سوجھ ہے اور روگ کا دفع ۔۵ ،،

آگ کی ڈیک :

اور بنایا جان آگ کی ڈیک سے ۔۶ ،،

تیل کی تلچھٹ :

پھر جب پھٹ جاوے آسمان تو ہو جاوے گا بی جیسے تیل کی تلچھٹ ۔۷ ،،

جتھا شیطان کا :

وہ لوگ ہین جتھا شیطان کا ۔۸ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ۲۳۲
۲- ایضاً ص ۲۳۷
۳- ایضاً ص ۲۸۴
۴- ایضاً ص ۲۹۰
۵- ایضاً ص ۲۹۴
۶- ایضاً ص ۵۴۹
۷- ایضاً ص ۵۵۰
۸- ایضاً ص ۵۶۲

باؤ جھوکے کی :

آئی اُن پر باؤ جھوکے کی ۔ ۱ ،،

جیون کے روگ :

اللہ کو اور چنگے کرنے جیون کے روگ ۔۲ ،،

راہ کی سوجھ :

اور اُتاری ہم نے تجھ پر کتاب بیورا ہر چیز کا اور راہ کی سوجھ ۔۳ ،،

کوٹھون کے جھرو کے :

اُن کو بدلا ملے گا کوٹھون کے جھرو کے ۔۴ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۲۰۷

۲۔ ایضاً ص ۲۱۲

۳۔ ایضاً ص ۶۴

۴۔ ایضاً ص ۳۷۴

مرکبات توصیفی

صفت اور موصوف سے مِل کر بننے والے مرکب کو مرکبِ توصیفی کہا جاتا ہے ۔ اُردو مین صفت ، موصوف سے پہلے آتی ہے ۔ جیسے نیک آدمی ، لیکن عربی مین موصوف کو صفت سے پہلے لایا جاتا ہے ۔ مثلاً رَجلٌ صَالح ،،

شاہ عبدالقادر اپنے ترجمۂ قرآن مین مرکباتِ توصیفی کے ترجمہ کے سلسلے مین کہین تو اردو قواعد کی پاسداری کرتے ہین اورکہین عربی ترکیب کا اتباع کرتے ہین مرکبات توصیفی کی مثالین سطور ذیل مین پیش کی جاتی ہین :

راہ سید ھی : چلا ہم کو راہ سید ھی ۱

بڑی مار : اوراُن کو بڑی مار ہے ۔۲ ،،

پچھلا دن : ہم یقین لائے اللہ پر اور پچھلے دِن پر ۔۳ ،،

عورتین ستھری : اور اُن کو ہین وہان عورتین ستھری ۔۴ ،،

مول تھوڑا : اور نہ لو میری آیتون پر مول تھوڑا ۔۵ ،،

ناکاری قسمین : نہین پکڑتا تم کو اللہ ناکاری قسمون پر ۔۶ ،،

گہنہ مضبوط : اور یقین لاوے اللہ پر اُس نے پکڑی گہنہ مضبوط ۔۷ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۲

۲- ایضاً ص ۳

۳- ایضاً ص ۴

۴- ایضاً ص ۶

۵- ایضاً ص ۷

۶- ایضاً ص ۳۴

۷- ایضاً ص ۴۱

ڈھیر مال : اور دے چکے ہو ایک کو ڈھیر مال تو پھیر نہ لو اُس مین سے کچھ ۔۱ ،،

وقت باندھا حکم : یہ نماز ہے مسلمانون پر وقت باندھا حکم ۔۲ ،،

خوان بھرا : کہ اُتارے ہم پر خوان بھرا آسمان سے ۔۳ ،،

بدلیان بھاری : اور اُٹھاتا ہے بدلیان بھاری ۔۴ ،،

پھٹنک مار : فرمایا تو تو نکل یہان سے تجھ پر پھٹنک مار ہے ۔۵ ،،

کھس کھسی آواز : پھر تو نہ سنے مگر کھس کھسی آواز ۔۶ ،،

گابھا ملائم : اور کجھورون مین جن کا گابھا ملائم ۔۷ ،،

بڑی پھٹکار : اور پھٹکار ان کو بڑی پٹھکار ۔۸ ،،

دِل نروگا : جب آیا اپنے رب پاس لے کر دِل نروگا ۔۹ ،،

پٹپڑ میدان : پھر ڈال دیا ہم نے اس کو پٹپڑ میدان مین ۔۱۰ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۷۹

۲۔ ایضاً ص ۹۳

۳۔ ایضاً ص ۱۲۵

۴۔ ایضاً ص ۲۲۹

۵۔ ایضاً ص ۲۶۳

۶۔ ایضاً ص ۳۲۴

۷۔ ایضاً ص ۳۸۱

۸۔ ایضاً ص ۴۳۶

۹۔ ایضاً ص ۴۵۹

۱۰۔ ایضاً ص ۴۶۱

اسم حاصل مصدر:

حاصل مصدر ایسا اسمِ مشتق ہوتا ہے جو مصدر سے بنتا ہے اور اس مین مصدری معانی پائے جاتے ہین ۔ شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن مین اسمِ حاصل مصدر کا استعمال بکثرت ہوا ہے۔ وہ حتی الوسع اردو کے اسمائے حاصل مصدر استعمال کرنے کی سعی کرتے ہین اسطرح ان کے جملون مین ایجاز و اختصار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے مثلاً

سنوار :

اور جب کہیے اُن کو فساد نہ ڈالو ملک مین کہین ہمارا کام تو سنوار ہے۔1 ،،
(مصدر سنوارنا)

مار :

اوراُن کوبڑی مار ہے (مصدر مارنا) ۔2 ،،

چڑھائی :

چڑھائی کرتے ہو اُن پر گناہ سےاور ظلم سے ۔3 ،، (مصدر چڑھنا)

چھڑوائی :

اور اگر وہی آوین تم پاس کسی کی قید مین پڑے تو اُنکی چھڑوائی دیتے ہو ۔4 ،،
(مصدر چھڑانا)

۱۔ شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۲
۲۔ ایضاً ص ۲
۳۔ ایضاً ص ۱۳
۴۔ ایضاً ص ۱۴

سہار :

سو کیا سہار ہے اُن کو آگ کی ۔[1] ،، (مصدر سہارنا)

بچاؤ :

وہی لوگ ہین جو سچے ہوئے اور وہی بچاؤ مین آئے ۔[2] ،، (مصدر بچنا)

پھیلاؤ :

اور زیادہ دیا تم کو بدن مین پھیلاؤ ۔[3] ،، (مصدر پھیلنا)

برساؤ :

اور برسایا اُن پر برساؤ ۔[4] ،، (مصدر برسنا)

پکار :

جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمہاری پکار کو ۔[5] (مصدر پکارنا)

اونگھ :

جس وقت ڈال دی تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو ۔[6] ،، (مصدر اونگھنا)

بڑھتی :

جنھون نے کی بھلائی اُن کو ہے بھلائی اور بڑھتی ۔[7] ،، (مصدر بڑھنا)

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۲۵
۲۔ ایضاً ص ۲۶
۳۔ ایضاً ص ۱۵۸
۴۔ ایضاً ص ۱۶۰
۵۔ ایضاً ص ۱۷۶
۶۔ ایضاً ص ۱۷۶
۷۔ ایضاً ص ۲۰۸

بھرتی :

پھر اگر اُس کو نہ لائے میرے پاس تو بھرتی نہین تم کو میرے نزدیک ۔[1] ،،

(مصدر بھرنا)

ٹھہراو :

جیسے درخت گندا اُکھاڑ لیا اوپر سے زمین کے کچھ نہین اُسکو ٹھہراوُ ۔[2] ،،

دکھاوا :

اور وُہ دکھاوا جو تجھ کو دکھایا ہم نے سو جانچنے کو لوگون کے (مصدر دکھانا) ۳

بناؤ :

اور بنا ہمارے کام کو بناؤ (مصدر بنانا) ۔[4] ،،

اٹکاؤ :

سوجھ : اور لوگون کو اٹکاؤ جو اُس سے کہ یقین لاوین جب پہنچی اُن کو راہ کی سوجھ

(مصادر بالترتیب اٹکانا ، سوجھنا) ۵

چکوتی :

اور ہم نے دی تھی موسیٰ اور ھارون کو چکوتی اور روشنی ۔[6] (مصدر چکانا)

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۲۲۱

۲- ایضاً ص ۲۵۸

۳- ایضاً ص ۲۸۹

۴- ایضاً ص ۲۹۵

۵- ایضاً ص ۳۰۲

۶- ایضاً ص ۳۳۱

گھبراھٹ :

اور بچا دیا اُسکو اور اُس کے گھر کو بڑی گھبراھٹ سے[۱]- (مصدر گھبرانا)

سمائی :

اورھم کسی پر بوجھ نہین ڈالتے مگر جو اُسکی سمائی ھے[۲]-(مصدر سمانا)

سمجھائی] سوجھائی : سوجھائی اور سمجھائی عقل مندون کو -[۳] (مصدر بالترتیب سوجھنا ، سمجھ

چنائی :

چنو اس کے واسطے ایک چنائی پھر ڈالو اس کو آگ کے ڈھیر مین -[۴] (چننا)

ملونی :

البتہ نیک لوگ پیتے ھین پیالہ جس کی ملونی ھے کافور (مصدر ملانا) [۵]- ''

بھکاوا :

اور نہ بڑھائیو بے انصافون کو مگر بھکاوا -[۶] '' (مصدر بھکانا)

بہلاوا :

اور اس سے پہلے پڑے تھے صریح بہلاوے مین (مصدر بہلانا) [۷]

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۳۳

۲- ایضاً ص ۳۵۲

۳- ایضاً ص ۲۸۵

۴- ایضاً ص ۲۶۹

۵- ایضاً ص ۲۶۹

۶- ایضاً ص ۳۱۷

۷- ایضاً ص ۵۷۳

فارسی حاصل مصدر

اردو مین فارسی زبان کے حاصل مصدر کا بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن شاہ صاحب نے فارسی کے حاصل مصدر کو کم استعمال کیا ہے۔ اُن کے ترجمۂ قرآن مجید مین چند کثیر الاستعمال حاصل مصادر حسب ذیل ہین :

گنجائش :

بیرحق اللہ گنجائش والا ہے ۔[1] "

کشایش : اور اللہ تنگی کرتا ہے اور کشایش ۔[2] "

نوازش : خدا کی نوازش تھی ان پر ۔[3] "

گردش : کہتے ہین کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجاوے ہم پر گردش ۔[4] "

آزار : جن کے دل مین آزار ہے ۔[5] "

پوشاک : اے اولاد آدم کی ہم نے اُتاری تم پر پوشاک ۔[6] "

آلودگی : جو لوگ بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بے حیائی کے کامون سے مگر کچھ آلودگی ۔[7] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۷

۲۔ ایضاً ص ۳۸

۳۔ ایضاً ص ۱۱۰

۴۔ ایضاً ص ۱۱۵

۵۔ ایضاً ص ۱۱۵

۶۔ ایضاً ص ۱۵۲

۷۔ ایضاً ص ۵۲۴ + ۵۲۵

اسم کیفیت :

اِسم حاصل مصدر کی ایک اور شکل اسمِ کیفیت ھے۔ دونون مین فرق صرف یہ ھے کہ حاصل مصدر ، مصدر سے بنایا جاتا ھے اور اسمِ کیفیت اسم سے مثلاً جلنا سے جلن حاصل مصدر ھے اور لڑکا سے لڑکپن اسمِ کیفیت ھے۔ شاہ عبد القادر کے ترجمۂ قرآن مین مستعمل اسمائے کیفیت بالعموم فارسی اور عربی الفاظ سے بنائے گئے ھین مثلاً

ذلت ، محتاجی :

اور ڈالی ، اُن پر ذلت اور محتاجی ۔(۱) ،،

بندگی :

بولے ہم بندگی کرین گے (۲)۔ ،،

خبرداری :

اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرا تے تھے اللہ کی کتاب پر اور اُس کی خبرداری پر تھے ۔(۳) ،،

رفاقت :

جو کوئی تم مین اُن سے رفاقت کرے وہ اُن ھی مین ھے ۔(۴) ،،

شاھدی :

سو آچکی تم کو تمہارے رب سے شاھدی اور ھدایت ۔(۵) ،،

۱۔ شاہ عبد القادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۹

۲۔ ایضاً ص ۱۹

۳۔ ایضاً ص ۱۱۲

۴۔ ایضاً ص ۱۱۵

۵۔ ایضاً ص ۲۲۲

ٹھنڈک :

هم نے کہا اے آگ ٹھنڈک هو جا اور آرام ابراهیم پر ۔[1] "

شکر گزاری :

نه تم سے هم چاهین بدلا نه چاهین شکر گزاری ۔[2] "

گنہگاری :

اور تیرا رب معاف بھی کرتا هے لوگون کو انکی گنہگاری پر ۔[3] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۳۳۲

۲۔ ایضاً ص ٦٠٣

۳۔ ایضاً ص ۲۴۸

اسم فاعل " والا "، لاحقه کے ساتھ :

زیر نظر ترجمۂ قرآن مین سب سے زیادہ اسم فاعل والا لاحقہ کے ساتھ ھی بنائے گئے ھین چند مثالین درج ذیل ھین :

بھٹکنے والا :

راہ اُنکی جن پر تونے فضل کیا نہ جن پر غصہ ھوا اور نہ بھٹکنے والے ۔[١] "

ڈر والے :

راہ بتاتی ھے ڈر والون کو ۔[٢] "

بگاڑنے والے :

وھی ھین بگاڑنے والے پر نہین سمجھتے ۔[٣] "

طواف والون :

پاک کر رکھو گھر میرا واسطے طواف والون کے ۔[٤] "

شک لانے والا :

پھر تو نہ ھو شک لانے والا ۔[٥] "

ناتے والا :

اور دیوے مال اُسکی محبت پر ناتے والون کو [٦]۔ "

١- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٢
٢- ایضاً ص ٣٢
٣- ایضاً ص ٣
٤- ایضاً ص ١٨
٥- ایضا ص ٢٢
٦- ایضا ص ٢٥

تدبیر والا :

اور الله زبردست هے تدبیر والا ۔۱۔ ،،

بیچ والی :

خبردار رهو نمازون سے اور بیچ والی نماز سے ۔۲۔ ،،

تنگی والا :

اور اگر ایک شخص هے تنگی والا تو فرصت دینی چاهیئے ۔۳۔ ،،

ادب والون :

که الله قبول کرتا هے سو اَدب والون سے ۔۴۔ ،،

آگ والے :

اور پکارا جنت والون نے آگ والون کو ۔۵۔ ،،

بیر لینے والا :

اور الله زبردست هے بیر لینے والا ۔۶۔ ،،

بندگی والے :

اُس مین مطلب کو پهنچے هین ایک لوگ بندگی والے ۔۷۔ ،،

کهپنے والے :

پهر جهٹلایا اُن دونون کو پهر هوئے کهپنے والون مین ۔۸۔ ،،

۱۔ شاه عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۳۲

۲۔ ایضاً ص ۳۷

۳۔ ایضاً ص ۴۶

۴۔ ایضاً ص ۱۱۰

۵۔ ایضاً ص [illegible]

۶۔ ایضاً ص [illegible]

۷۔ ایضاً ص ۳۳۶

۸۔ ایضاً ص ۳۵۱

میخون والا :

جھٹلا چکی ہین اِن سے پہلے نوح کی قوم اورعاد اور فرعون میخون والا ۔[1] ،،

اُگاڑی والے :

اور اُگاڑی والے سو اگاڑی والے ۔[2] ،،

سکت والے :

سوکیا خوب سکت والے ہین ۔[3] ،،

پیرنے والے :

قسم ہے .... اور پیرنے والون کی ۔[4] ،،

١- شاہ عبدالقادر ،قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٣٦٣
٢- ایضاً ص ٥٥٢
٣- ایضاً ص ٦٠٥
٤- ایضاً ص ٦٠٨

بے ،، نافیه بطور سابقه :

بےوقوف :

کیا هم اُس طرح مسلمان هون جیسے مسلمان هوئے بےوقوف -١- ،،

بے حکم :

اورگمراہ کرتا هےاُنہین کو جو بے حکم هین -٢- ،،

بے انصاف :

پھر تم نےبنا لیا بچھڑا اُس کے پیچھے اور تم بے انصاف هو -٣- ،،

بے حکمی :

اُتارا هم نے بے انصافون پر عذاب آسمان سے اُن کی بے حکمی پر -٤- ،،

بے خبر :

الله بے خبر نہین تمہارے کام سے -٥- ،،

بے پرواہ :

الله بے پرواہ هے -٦- ،،

بے حیائی :

شیطان ..... حکم کرتا هے بے حیائی کا -٧- ،،

١- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ٢
٢- ایضا ص ٦
٣- ایضاً ص ٨
٤- ایضا ص ٩
٥- ایضا ص ١١
٦- ایضا ص ٢٣
٧- ایضا ص ٢٢

بے قیاس :

اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے قیاس ۔۱۔ ،،

بے بس :

مگر جو ہین بے بس ۔۲۔ ،،

بے آرام :

اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو وہ بھی بے آرام ہین جس طرح تم ہو ۔۳۔ ،،

بے گناہ :

جو کوئی کماوے تقصیر یا گناہ پھر لگاوے بے گناہ کو اُس نے سر دھرا طوفان اور گناہ صریح ۔۴۔ ،،

بے نیاز :

وُہ بے نیاز ہے اُسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین ۔۵۔ ،،

بے قدر : تو نکال دے گا جس کا زور ہے بے قدر لوگون کو ۔۶۔ ،،

بے انتہا : تجھ کو نیگ ہے بے انتہا ۔۷۔ ،،

بے مقدور : اور تم بے مقدور تھے ۔۸۔ ،،

بے لحاظ : بے شک اللہ راہ نہین دیتا اسکو جو ہو بے لحاظ جھوٹا ۔۹۔ ،،

بے لگاؤ : وُہ لوگ بے لگاؤ ہین ان باتون سے ۔۱۰۔ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۵۳
۲- ایضا ص ۹۲
۳- ایضا ص ۹۲
۴- ایضا ص ۹۲
۵- ایضا ص ۲۱۳
۶- ایضاً ۵۷۵
۷- ایضا ۵۸۶
۸- ایضا ۴۷۶
۹- ایضا ۳۱۶
۱۰- ایضا ۵۹۵

" بن "، نافیه بطور سابقه :

بن دیکھا :

یقین کرتے ہین بن دیکھا ۔۱ "

بن پڑھے :

اور ایک اُن مین بن پڑھے ہین ۔۲ "

بن کیا :

جو لوگ خوش ہوتےہین اپنےکیے پر اور تعریف چاہتے ہین بن کیے پر ۔۳ "

بن بدله :

موسیٰ بولا تو نےمار ڈالی ایک جان ستھری بن بدلے کسی جان کے ۔۴ "

بن خبر :

اور بعضا شخص ہے جو جھگڑتا ہے الله کی بات مین بن خبر ۔۵ "

بن سوچ / بن کتاب : اور بعض شخص ہے جو جھگڑتا ہے، اللہ کی بات میں بن خبر اور بن سوجھ اور بن کتاب چمکتی ۔۶

بن ٹیک :
بنائے آسمان بن ٹیک ۔۷ "

بن سند :
نکل بھاگو آسمان اور زمین کے کنارون سے تو نکل بھاگو نہین نکل سکتے کے بن سند ۔۸ "

۱۔ شاہ عبدالقادر، قرآن مجید مترجم، مذکورہ ص ۳
۲۔ ایضاً ص ۱۱
۳۔ ایضاً ص ۷۳
۴۔ ایضاً ص ۳۰۴
۵۔ ایضاً ص ۳۳۷
۶۔ ایضاً ص ۳۳۸
۷۔ ایضاً ص ۴۱۹
۸۔ ایضاً ص ۵۵۰

" اَن ،، نافیه بطور سابقه :

اَن جان :

اور مت چلو راه اُن کی جو اَن چان هین ۔۱ ،،

اَن دیکھی :

جس دِن پکارتے پکارنے والا ایک اَن دیکھی چیز کو ۔۲ ،،

اَن پڑھ :

وهی هے جس نے اُٹھایا اَن پڑھون مین ایک رسول ۔۳ ،،

اَن دیوا :

اور جب لگے اُس کو بھلائی تو اَن دیوا ۔۴ ،،

اَن جان :

اور مت چلو راه اُن کی جو اَن جان هین ۔۵ ،،

اسم فاعل "" هارا ،، لاحقه کے ساتھ :

اس کی صرف دو مثالین ملتی هین :

پنہارا : پھر بھیجا اپنا پنہارا اُس نے لٹکایا اپنا ڈول ۔۶ ،،

جی هارا : جب کھڑے هون نماز کو تو کھڑے هون جی هارے ۔۷ ،،

۱۔ شاه عبد القادر " قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۲۱۶

۲۔ ایضاً ص ۵۴۶

۳۔ ایضاً ص ۵۷۳

۴۔ ایضاً ص ۵۹۱

۵۔ ایضاً ص ۲۱۶

۶۔ ایضاً ص ۲۳۵

۷۔ ایضاً ص ۱۱۳

نا ،، نافیہ بطور سابقہ :

===============

ناشکر :

اللہ نہین چاھتا کسی ناشکر گنہگار کو ۔۱ "

ناحق :

اور بڑائی کرنیے لگیے وہ اور اُسکیے لشکر ملک مین ناحق ۔۲ ،،

ناقبول :

جو کرین گیے نیک کام ، سو ناقبول نہ ھوگا ۔۳ ،،

نامبارک :

بولیے ھم نیے نامبارک دیکھا تم کو ۔۴ ،،

نامبارکی :

کہنیے لگیے تمھاری نامبارکی تمھاریے ساتھ ھیے ۔۵ ،،

نامعقول :

تو نیے کی ایک چیز نامعقول ۔۶ ،،

ناامید :

اُس کیے اترنیے سیے پہلیے ھی نااُمید ۔۷ ،،

ناپاک :

تا جدا کریے اللہ ناپاک کو پاک سیے ۔۸ ،،

ناپسند :

ایک جماعت حکم کرتی پسند بات کو اور منع کرتی ناپسند بات کو ۔۹ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۵

۲۔ ایضاً ص ۶۳

۳۔ ایضاً ص ۶۳

۴۔ ایضاً ص ۲۵۱

۵۔ ایضاً ص ۲۵۱

۶۔ ایضاً ص ۲۰۳

۷۔ ایضاً ص ۲۱۷

۸۔ ایضاً ص ۷۹

۹۔ ایضاً ص ۶۲

الفاظ و حروف کی تکرار :

الفاظ و حروف کی تکرار سے بالعموم تاکید کا کام لیا جاتا ہے یا بات میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔

پھر پھر جانا :

ہم دیکھتے ہیں پھر پھر جانا تیرا منہ آسمان میں ۔[1] "

ایک ایک :

پھر ڈالھو پہاڑ پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا ۔[2] "

ورق ورق :

جس کو تم نے ورق ورق کرکر دکھایا ۔[3] "

بک بک :

پھر چھوڑ دے اُن کو اپنی بک بک میں کھیلا کریں ۔[4] "

فرقے فرقے :

اور متفرق کیا ہم نے اُن کو ملک میں فرقے فرقے ۔[5] "

پور پور :

سو مارو اُوپر گردنوں کے اور مارو اُن کے پور پور ۔[6] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۲۱
۲۔ ایضاً ص ۴۲
۳۔ ایضاً ص ۱۳۸
۴۔ ایضاً ص ۱۳۸
۵۔ ایضاً ص ۱۷۰
۶۔ ایضاً ص ۱۷۶

برابر کے برابر :

تو جواب دے اُن کو برابر کے برابر ۔۱ ،،

ٹکڑے ٹکڑے :

اور نہ ہو جیسے وہ عورت کہ توڑا اپنا سوت کاتا محنت کیے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے ۔۲ ،،

بھانت بھانت :

پھر نکالا ہم نے اُس سے بھانت بھانت سبزہ ۔۳ ،،

دُبلے دُبلے :

سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹوں پر ۔۴ ،،

دوڑ دوڑ :

وہ دوڑ دوڑ لیتے ہین بھلائیاں ۔۵ ،،

جھک جھک :

اے رب میرے میری قوم نے ٹھہرایا اِس قرآن کو جھک جھک ۔۶ ،،

سہج سہج :

پھر کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف سہج سہج سمیٹ کر ۔۷ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۱۸۲

۲۔ ایضا ص ۲۷۸

۳۔ ایضا ص ۳۱۹

۴۔ ایضا ص ۳۳۰

۵۔ ایضا ص ۳۵۲

۶۔ ایضا ص ۳۶۱

۷۔ ایضا ص ۳۷۱

تھک تھک کر :

پیٹ میں رکھا اُسکو اُسکی ماں نے تھک تھک کر ۔[۱] "

بچھتا پچھتا کر :

سو تیرا جی نہ جاتا رہے اُن پر پچھتا پچھتا کر ۔[۲] "

نرم نرم :

پھر ہم نے تابع کی اُس کے باؤ چلتی اُس کے حکم سے نرم نرم ۔[۳] "

جدی جدی :

کتاب ہے کہ جدی جدی کی ہین اُسکی آیتین ۔[۴] "

سیڑھی سیڑھی :

کہ ہم سیڑھی سیڑھی اُتارین گے اُن کو ۔[۵] "

جٹ کے جٹ : گروہ گروہ

داھنے سے اور بانوے سے جٹ کے جٹ [۶] ۔ "

جوڑے جوڑے :

اور تم کو بنایا جوڑے جوڑے ۔[۷] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۲۰
۲۔ ایضاً ص ۴۴۴
۳۔ ایضاً ص ۴۶۶
۴۔ ایضاً ص ۴۸۹
۵۔ ایضاً ص ۵۸۷
۶۔ ایضاً ص ۵۹۴
۷۔ ایضاً ص ۶۰۶

پچ پچ کر : (خوب کوشش کر کے)

اے آدمی تجھ کو پچنا ہے اپنے رب تک پہنچنے میں پچ پچ کر پھر اُس سے ملنا ۔۱۔ "

کھنڈ پر کھنڈ : (درجہ بدرجہ)

تم کو چڑھنا ہے کھنڈ پر کھنڈ ۔۲۔ "

کوٹ کوٹ کر :

جب پست کریں زمین کو کوٹ کوٹ کر ۔۳۔ "

قطار قطار :

اور آوے تیرا رب اور فرشتے قطار قطار ۔۴۔ "

تُنگ تُنگ (جھنڈ کے جھنڈ)

اور بھیجے اُن پر اُڑتے جانور تنگ تنگ ۔۵۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ص ۶۱۵

۲۔ ایضاً ص ۶۱۵ ۔۴۔ ایضاً ص ۶۲۰

۳۔ ایضاً ص ۶۲۰

۵۔ ایضاً ص ۶۲۹

"کرکر" کا استعمال :

"کرکر" دکنی محاورہ ہے [1] لیکن یہ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین دونوں کے ہاں ملتا ہےبلکہ سرسید کی تحریروں مین بھی نظر آتا ہے :

سجدہ کرکر :

اور داخل ہو دروازے مین سجدہ کرکر [2] "

حسد کرکر :

تم کو پھیر کرمسلمان ہوئے پیچھے کا فر کر دین حسد کرکر [3] "

خرچ کرکر :

پھر پیچھے خرچ کرکر نہ احسان رکھتے ہین نہ ستاتے ہین [4] "

ثابت کرکر :

اور مثال اُن کی جو خرچ کرتے ہین مال اپنے اللہ کی خوشی چاہ کر اور اپنا دِل ثابت کرکر [5] "

قصد کرکر :

اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کرکر [6] "

حملہ کرکر :

تو تم پر جھک پڑین ایک حملہ کرکر [7] "

١- ڈاکٹر سید حمید اللہ شطاری ، اُردو قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر مذکورہ ص ١١٢
٢- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٩
٣- ایضاً ص ١٦
٤- ایضاً ص ٢٣
٥- ایضاً ص ٢٣
٦- ایضاً ص ٩١
٧- ایضاً ص ٩٣

عذاب کر کر:

کیا کرے گا اللہ تم کو عذاب کر کر ۔[1] "

ضد کر کر:

اور اے قوم نہ کمائیو میری ضد کر کر یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوح پر ۔[2]

مہر کر کر:

جو یقین لائے اُس کے ساتھ اپنی مہر کر کر ۔[3] "

پکا کر کر:

اور جو لوگ توڑتے ھین قرار اللہ کا اُس کو پکا کر کر ۔[4] "

کفر کر کر:

پھر ہم ڈرے کہ اُن کو عاجز کرے زبردستی اور کفر کر کر ۔[5] "

نصیحت کر کر:

پکی باتین سمجھا کر اور نصیحت کر کر ۔[6] "

اکیلا کر کر:

اور جب مذکور کرتا ھے تو قرآن مین اپنے رب کا اکیلا کر کر ۔[7] "

نائب کر کر:

اور خرچ کرو جو کچھ تمہارے ھاتھ مین دیا اپنا نائب کر کر ۔[8] "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۹۵

۲۔ ایضاً ص ۲۲۹

۳۔ ایضاً ص ۲۲٦

۴۔ ایضاً ص ۲۵۱

۵۔ ایضاً ص ۳۰۵

٦۔ ایضاً ۳۸۱

۷۔ ایضاً ۲۸۷

۸۔ ایضاً ۵۵٦

دو مترادف الفاظ کا یکجا استعمال :

چنگا بھلا :

اگر تو ہم کو بخشے چنگا بھلا تو ہم تیرا شکر کرین ۔۱ ،،

بھائی بند :

اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند تو تجھ کو ہم پتھراؤ کرتے ۔۲ ،،

چیز بست ۔۳ ،، :

اور جب کھولی اپنی چیز بست پائی اپنی پونجی ۔۴ ،،

میل کچیل :

پھر چاہیے نبیڑیں اپنا میل کچیل اور پوری کرین اپنی منتین اور طواف کرین اس قدیم گھر کا ۔۵ ،،

جھاڑ کانٹے :

نہین اس پاس کھانا مگر جھاڑ کانٹے ۔۶ ،،

ھانک پکار :

اور اے قوم میری مین ڈرتا ھون کہ تم پر آوے دن ہانک پکار کا ۔۷ ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۱۷۳
۲۔ ایضا ۔ ص ۲۲۹
۳۔ بست کے بارے مین صاحب نور اللغات رقم طراز ھین : " چیز ۔ اثاثہ ۔ یہ لفظ اردو مین تنہا مستعمل نہین ھے ۔ چیز بست کہتے ھین (نور اللغات ، مولوی نور الحسن نیر ، جلد اول ص (۵۹۱)
۴۔ شاہ عبدالقادر ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۲۲۱
۵۔ ایضاً ص ۳۲۱ ۶۔ ایضاً ص ۶۱۸ ۷۔ ایضاً ص ۲۸۳

امر کے صیغۂ جمع حاضر مین مصدر کی علامت "" نا "" گرا کر "" یو "" کا اضافہ

جیسے ملنا سے "" ملیو ""

کریو :

"" اور جب هم نے لیا قرار بنی اسرائیل کا بندگی نہ کریو مگر الله کی ۔۱ ""

کہیو :

"" اور کہیو لوگون سے نیک بات ۔۲ ""

رکھیو :
رھیو :
"" اور کھڑی رکھیو نماز اور دیتے رھیو زکواۃ ۔۳ ""

مریو :

"" پھر نہ مریو مگر مسلمانی پر ۔۴ ""

پڑیو :

"" تو گر پڑیو اُس کے سجدے مین ۔۵ ""

چھیڑیو :

"" اورنہ چھیڑیو اس کو بُری طرح پھر پکڑے تم کو آفت ۔۶ ""

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۳
۲- ایضاً ص ۱۳
۳- ایضاً ص ۱۳
۴- ایضاً ص ۱۹
۵- ایضاً ص ۲۶۳
۶- ایضاً ص ۲۸۱

مایو :

یہ ایک فوج ہنستی آتی ہے تمہارے ساتھ جگہ نہ ملیوان کو یہ ہین پیٹھے آگ مین ـ۱ـ "

لیجیو :

پھر یا احسان کریو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو ـ۲ـ "

چھوڑیو :

اور بولے نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکرون کو ـ۳ـ "

بڑھائیو :

اور نہ تو بڑھائیو بے انصافون کو مگر بہکاوا ـ۴ـ "

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۳٦۸
۲- ایضاً ص ۵۲۲
۳- ایضاً ص ۵۹۴
۴- ایضاً ص ۵۹۴

عربی و فارسی کے کچھ مفرد و مرکب الفاظ :

مسلمانی :

دین جو ہے اللہ کے ہان ، سو یہی مسلمانی ۔[1] "

ربی :

لیکن تم ربی ہو جاؤ جیسے تھے تم کتاب سکھاتے ۔[2] "

خلاص :

تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر تم کو اس نے خلاص کیا ۔[3] "

دست آویز :

سوائے دست آویز اللہ کے اور دست آویز لوگوں کے ۔[4] "

(اِلاّ بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ)

جائے ضرور :

یا آیا ہے کوئی شخص تم مین جائے ضرور ۔[5] "

یار :

اللہ نے پکڑا ، ابراہیم کو یار [6] ۔ "

١- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٣١

٢- ایضاً ص ٣٨

٣- ایضاً ص ٣٩٦

٤- ایضاً ص ١١٢

٥- ایضاً ص ٢٠١

٦- ایضاً ص ٣٩

دوست دار :

اور بولے اُن کے دوستدار انسان ـ۱ـ ،،

دینداری :

تو کہہ میرے رب نے فرمائی ہے دینداری ـ۲ـ ،،

کجی :

اور ڈھونڈتے ہین اس مین کجی ـ۳ـ ،،

تلاشی :

تجھ سے پوچھنے لگتے ہین گویا کہ تو اس کا تلاشی ہے ـ۴ـ ،،

بندی خانہ :

اور کیا ہے ہم نے دوزخ منکرون کا بندی خانہ ـ۵ـ ،،

طُومار :

ہم لپیٹ لین آسمان کو ، جیسے لپیٹتے ہین طُومار مین کاغذ ـ۶ـ ،،

گچ گیری :

اور کتنے کنوین نکمے پڑے ، اور کتنے محل گچ گیری کے ـ۷ـ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۲۲

۲- ایضاً ص ۴۵

۳- ایضاً ص ۱۵۵

۴- ایضاً ص ۱۷۳

۵- ایضاً ص ۲۲۱

۶- ایضاً ص ۱۱۴

۷- ایضاً ص ۳۲۳

تقصیر دار :

(بولے) هم هی تقصیر دار تھے ۔[۱] ،،

افزور :

اور پوچھتے هین تجھ سے کیا خرچ کرین تو کہہ جو افزود هو ۔[۲] ،،

دِل جمعی :

آوے تم کو صندوق جس مین هے دِل جمعی ۔[۳] ،،

شومی :

اور اگر پہنچی برائی شومی بتاتے هین موسیٰ کی ۔[۴] ،،

رونق بمعنی آرائش :

تو کہہ کِس نے منع کی هے رونق الله کی جو پیدا کی اُس نے اپنے بندون کے واسطے [۵] ۔ ،،

متفرق :

اور متفرق کیا هم نے اُن کو ملک مین فرقے فرقے [۶] ۔ ،،

زور آور :

یه اندازه رکھا هے زور آور خبردار نے ۔[۷] ،،

۱- شاه عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکوره ص ۸۱
۲- ایضاً ص ۳۳
۳- ایضاً ص ۳۹
۴- ایضاً ص ۱۶۴
۵- ایضاً ص ۱۵۴
۶- ایضاً ص ۱۷۰
۷- ایضاً ص ۱۳۹

ضلع :

اور جو ضلع ستھرا ہے اُس کا سبزہ نکلتا ہے اُسکے رب کے حکم سے اور جو خراب ہے اُس مین نکلے سونا قص ۔[1] ،،

گچ گیری :

اور کتنے کنوئین نکمے پڑے اور کتنے محل گچ گیری کیے ۔[2] ،،

مُلمّع :

شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہین ایک دوسرے کو ملمع باتین ۔[3] ،،

تافتہ :

لگے بیٹھے بچھونون پر جن کا استر تافتہ ۔[4] ،،

تقیّد :

اور ہم نے تقید کردیا تھا آدم کو اس سے پہلے پھر بھول گیا ۔[5] ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ،مذکورہ ص ۱۵۷
۲۔ ایضاً ص ۳۲۳
۳۔ ایضاً ص ۱۳۱
۴۔ ایضاً ص ۵۵۱
۵۔ ایضاً ص ۳۲۲

جمع بنانے کے قواعد :
============

شاہ عبدالقادر الفاظ کی جمع بالعموم اردو کے طریقوں سے بناتے ہین مثلاً

شیطان شیطانون :

جب اکیلے جاوین اپنے شیطانون پاس -[۱] "

اندھیر اندھیرون :

اور چھوڑا اُن کو اندھیرون مین -[۲] "

ندی : ندیان :

بہتی نیچے اُنکے ندیان -[۳] "

آیت : آیتون :

اور نہ لو میری آیتون پر مول تھوڑا -[۴] "

تقصیر : تقصیرین :

تو بخشین ہم تم کو تقصیرین تمہاری -[۵] "

فوج : فوجون

تم کو ایک نمونہ دو فوجون مین جو بھڑی تھین -[۶] "

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴

۲- ایضاً ص ۵

۳- ایضاً ص ٦

۴- ایضاً ص ۷

۵- ایضاً ص ۹

٦- ایضاً ص ۴۹

بندہ : بندے :

اور اللہ کی نگاہ مین ھین بندے ۔[۱] "

کافر : کافرون :

نہ پکڑین مسلمان کافرون کو رفیق ۔[۲] "

منکر : منکرون :

اللہ نہین چاھتا منکرون کو ۔[۳] "

فرشتہ : فرشتے :

اور جب فرشتے بولے ۔[۴] "

حواری : حواریون :

کہا حواریون نے ہم ھین مدد کرنے والے اللہ کے ۔[۵] "

حد : حدین :

حدین باندھی اللہ کی ھین ۔[۶] "

امانت : امانتین :

پہنچاؤ امانتین امانت والون کو ۔[۷] "

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۵۱

۲- ایضاً ص ۵۲

۳- ایضاً ص ۵۲

۴- ایضاً ص ۵۴

۵- ایضاً ص ۵۵

۶- ایضاً ص ۷۸

۷- ایضاً ص ۸۵

ب ـ چند الفاظ کی جمع عربی قواعد کےمطابق لائی گئی ہے مثلاً

نصاریٰ (ناصری کی جمع : صائبین (صابی کی جمع :

جو لوگ مسلمان ہوئےاور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صائبین ۱ـ ،،

اولاد (ولد کی جمع)

اور یعقوب اور اُسکی اولاد پر ـ۲ ،،

احوال : (حال)

اور ابھی تم پر آئے نہین احوال اُن کے ـ۳ ،،

مواشی : (ماشیہ کی جمع)

اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کھیتی ـ۴ ،،

مہاجرین : مہاجر کی جمع : (انصار ، ناصر کی جمع)

اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر ۵ـ ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۱۰
۲- ایضاً ص ۲۰
۳- ایضاً ص ۳۱
۴- ایضاً ص ۵۰
۵- ایضاً ص ۲۰۲

تذکیر و تانیث :

تذکیر و تاینت کے سلسلے مین شاہ عبدالقادر نے زبردست لسانی شعور کا ثبوت دیا ھے۔ انھون نے اپنے ترجمۂ قرآن مین صدھا الفاظ بطور مذکر و مونث استعمال کئے ھین ۔ لیکن ان کے مستعملہ الفاظ کی تذکیر و تاینث آج کل کی اردو زبان کی تذکیرو تانیث کے عین مطابق ھے صرف چند ایک الفاظ کے ضمن مین مغائرت کا احساس ھوتا ھے مثلاً :

گرو کو مؤنث استعمال کیا ھے :

گرو ھاتھ مین رکھنی ۔[1] "

خون بہا :

اور خون بہا پہنچانی ان کے گھر والون کو [2]۔ "

توجہ مذکر استعمال کیا ھے ، مثلاً اکیلا رھے تم پر توجہ تمہارے باپ کا [3]۔ "

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکور ص ۴۷

۲۔ ایضاً ص ۹۱

۳۔ ایضاً ص ۲۳۴

موصوف جمع مؤنث کے ساتھ صفت جمع مؤنث :

عورتین نیچی نگاہ رکھتیان :

عورتین بڑی آنکھون والیان :

اور اُن کے پاس ہین عورتین نیچی نگاہ رکھتیان ، بڑی آنکھون والیان ۔[1] ،،

عورتین نیچی نگاہ والیان :

گوریان بڑی آنکھون والیان :

اور اُن کے پاس عورتین ہین نیچی نگا والیان [2]۔ ،،

ز؟ ہم نے اُن کو گوریان بڑی آنکھون والیان ۔[3] ،،

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ٦١

۲۔ ایضاً ص ۹۴

۳۔ ایضاً ص ۱۹۹

فاعل جمع مونث کے ساتھ فعل جمع مونث :

مثلاً

۱- دو اُن کے مہر موافق دستور کے قید مین آتیان نہ مستی نکالتیان اور نہ یار کرتیان چھپ کر ۔[۱] ،،

۲- خبرداری کرتیان هین پیٹھ پیچھے ۔[۲] ،،

۳- اور کہنے لگیان کئی عورتین اس شہر مین ۔[۳] ،،

۴- اور کہنے لگیان ،حاشا للہ ، نہین یہ شخص آدمی ۔[۴] ،،

۵- جس طرف مجھ کو بلاتیان هین ۔[۵] ،،

۱- شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، ص ۲۰۳

۲- ایضاً ص ۲۰۵

۳- ایضاً ص ۲۰۶

۴- ایضاً ص ۲۰۶

۵- ایضاً ص ۲۰۷

باب پنجم

مجموعی جائزہ :
=========

اُرد و نثر کے آغاز و ارتقاء مین صوفیائے کرام کے کردار کو کسی طرح نظر انداز نہین کیا جا سکتا ۔ اِن قدسی صفات بزرگون کا نصب العین، اشاعتِ اسلام تھا ۔ لہذا انہون نے عوامی رشد و ہدایت کے لیے عام فہم زبان و بیان کو اپنایا ۔ اِس مقصدِ وحید کے لیئے ارد و زبان (جو اُس وقت ہندی یا ہندوی زبان کہلاتی تھی) کو نہ صرف تقریری لحاظ سے بلکہ تحریری مقاصد کے لیئے بھی اختیار کیا ۔ اِن پاکیزہ نفس حضرات کے نثری آثار مین خواجہ اشرف جہانگیر سمنانی (م ١٣٩٥ء / ٧٩٨ھ) کے رسالۂ اخلاق و تصوف کو اولیت کا درجہ دیا گیا ہے ۔١ ،،

لیکن بعد ازین سر زمین دکن مین اُرد و نثر کی ترقی و ترویج مین جو بھر پور کردار ادا کیا وہ بجائے خود ایک قابل فخر کارنامہ ہے ۔

دکنی اُرد و نثر کی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے ۔

١- شیخ عین الدین گنج العلم (م ١٣٩٣ء / ٧٩٥ ھ) نے کئی رسائل تصوف سے متعلق قلمبند کئے ۔٢ ،،

٢- محمد حسینی گیسو داز (م ١٤٢٢ء / ٨٢٥ھ) نے تصوف کے موضوع پر مشہور کتاب معراج العاشقین سپرد قلم کی جو زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے ۔٣ ،،

١- حامد حسن قادری ، داستانِ تاریخ اردو ، مذکورہ ص ٢٣
٢- شمس اللہ قادری ، تاریخ زبانِ اردو ، مذکورہ ص ١١٥
٣- ایضاً ص ١١٥

٣- حضرت شاہ میران جی شمس العشاق (م ١٤٩٦ع/٩٠٢ھ) نے نثرِ اردو مین کئی رسالے لکھے - اِن رسائل مین تصوف کے اسرار و نکات تمثیل کے پیرائے مین بیان کئے گئے ہین -[١] ،،

٤- حضرت شاہ میران جی کے بعد اُن کے بیٹے شاہ برہان الدین جانم کی تصنیف کلمة الحقائق سامنے آتی ہے - اس مین تصوف کے مسائل سوال و جواب کے انداز مین بیان کئے گئے ہین -[٢] ،،

٥- شاہ برہان الدین کے فرزند ارجمند ، حضرت شاہ امین الدین اعلیٰ (م ١٦٧٥ع/١٠٨٦ھ) نے متعدد رسالے تصنیف کئے -[٣] ،،

٦- شاہ امین الاعلیٰ کے مرید سید میران جی حسینی (م ١٠٧٠ھ) نے عین القضات ہمدانی (م ٥٣٣ ھ) کی مشہور تصنیف "" تمہیدات ،، کا دکنی اُردو مین ترجمہ کیا -[٤] ،،

٧- ١٠٧٨ھ کے لگ بھگ ایک صوفی بزرگ میران یعقوب نے شیخ رکن الدین بن عماد کاشانی کی مشہور تصنیف شمائل الانقیاء و دلائل الاتقیاء کا دکنی اردو مین ترجمہ کیا [٥]- ،،

١- شمس اللہ قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ١١٦

٢- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ٤٢ ، ٤٣

٣- شمس اللہ قادری ، تاریخ زبان اردو ، مذکورہ ص ١١٧

٤- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ٤٤

٥- ایضاً ص ٤٥

٨- شاہ ولی اللہ قادری (م ١١٣٣ھ) نے بیجا پور کے مشہور بزرگ شیخ محمود (م ٩٦٥ھ) کی فارسی تصنیف " مغرفت السلوک "، کا دکنی زبان مین ترجمہ کیا -[1] "

٩- سید شاہ میر ، ایک صوفی بزرگ نے اسرار التوحید کے نام سے رسالہ سپردِ قلم کیا جس کا ایک نسخہ ١١٩٧ھ کا لکھا ہوا ہے -[2] "

اُردو نثر کا دکنی دور جو تقریباً نوین صدی ہجری سے بارھوین صدی ہجری تک نہایت آب و تاب کے ساتھ جاری رہا ، کے دوران مین شمالی ہند مین تحریر کردہ کسی نثری آثار کا سراغ نہین ملتا - یہ امر بجائے خود لائقِ توجہ بھی ہے اور باعث حیرت بھی - لیکن اس کا سب سے بڑا سبب اُس زمانے مین ذرائع آمد و رفت کا فقدان اور دونون علاقون کے مابین مسافت کی طوالت ہے دوسرا سبب شمالی ہند مین فارسی کا غلبہ تھا اور یہ غلبہ اسقدر زیادہ تھا کہ لوگ اُردو مین کچھ لکھنا ننگ و عار سمجھتے تھے- یہی وجہ ہے کہ ایک طویل مدت تک خطوط وغیرہ بھی فارسی مین لکھے جاتے رہے - یہان تک کہ مرزا غالب نے بھی ریختہ کو اپنے لیے باعث ننگ گردانا - علاوہ ازین نظم کی ہر دلعزیزی بھی اُردو کی ترویج مین حائل رہی - شمالی ہند مین رقعے وغیرہ بھی منظوم لکھے جاتے تھے -[3] "

١- شمس اللہ قادری ، تاریخ زبان اردو ، مذکورہ ص ١١٩ ، ١٢٠
٢- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اردو ، مذکورہ ص ٣٩
٣- ڈاکٹر سید اعجاز حسین ، تاریخ ادب اردو ، مذکورہ ص ٢٨٣

شمالی ہند مین پہلی نثری تصنیف ،سید اشرف جہانگیر سمنانی کا ایک نثری رسالہ ہےاسکےبعد تقریباً ساڑھے تین سو سال کےتوقف سے ،فضل علی فضلی کی تصنیف دہ مجلس یا کربل کتھا سامنےآتی ہے ۔ کربل کتھا حقیقتاً روضة الشہداء کا ترجمہ ہے جو ملا حسین واعظ کاشفی (م ۱۴۹۹ء / ۹۱۰ھ) کی فارسی تصنیف ہے۔ کربل کتھا محمد شاہ کےعہد حکومت (۱۷۱۹ء / ۱۱۳۱ھ تا ۱۷۴۸ء / ۱۱۶۱ھ) معرضِ تحریر مین آئی ۔۱۔ ،،

اس کتاب مین بیک وقت دو اسالیبِ بیان نظرآتےہین اس مین مسجّع و مقفیٰ اسلوب کے علاوہ رواں ،سادہ اورعام فہم اسلوب بھی پایا جاتا ہے ۔

بعد ازین شاہ مراد اللہ انصاری سنبھلی ، نےقرآنِ پاک کےپارۂ عم کی تفسیر ، تفسیر مرادیہ کےنام سے ۱۱۸۵ھ / ۱۷۷۱ء مین مکمل کی ۔ اس تفسیر کا تاریخی نام "" خدائی نعمت ،، ہے اس تفسیر مین عام بول چال کی زبان معرضِ تحریر مین لائی گئی ہے۔ مفسر کا مقصدِ وحید ابلاغ وتفہیم ہے ۔۲۔ ،،

بعد ازین شاہ عبدالقادر (م ۱۸۱۵ء / ۱۲۳۰ھ) اور شاہ رفیع الدین (م ۱۸۱۷ء/ ۱۲۳۳ھ) کےتراجمِ قرآن سامنے آتےہین اول الذکر نےاپنا ترجمہ ۱۲۰۵ھ مین مکمل کر لیا لیکن موخر الذکر کا ترجمہ چند سال کی تاخیر سےمنصۂ شہود پر آیا ۔

۱۔ بابو رام سکسینہ ،تاریخ ادب اُردو (مترجم محمد عسکری ؟ مذکورہ ص ٭ ۲۰۳، ۲۰۲

۲۔ شاہ مراد اللہ انصاری ، تفسیر مرادیہ ،مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۰ھ

حضرت شاہ حقانی نے قرآنِ پاک کی تفسیر الموسوم بہ تفسیر حقانی جو درحقیقت قرآنِ مجید کا ترجمہ ہی ہے ۱۷۹۱ء/ ۱۲۰۶ھ مین سپرد قلم کی ۔ یہ روز مرہ کی عام زبان مین ہے اور انداز بیان سادہ اور سہل ہے۔[1] ،،

الغرض اُردو کا قدیم نثری ادب جس کا ایک بڑا حصہ دکنی ادب پر مشتمل ہے ،عوامی زبان مین ہے ، اور اسکی سب سے اہم خصوصیت مذہبیات ہے۔ مذہبیات مین طریقت اور شریعت دونون پہلو شامل ہین اس مین نماز روزے کے مسائل سے لیے کر وحدت الوجود ایسے مسائل بھی زیر بحث آئے ہین ۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اظہار کے بجائے ابلاغ اور طرزِ بیان کے بجائے مواد کی تفہیم پر زور دیا گیا ہے۔ زیر تبصرہ دور مین صوفیاء و علما نے عام فہم ،سادہ اور بے تکلف اسلوبِ بیان اپنا کر دینی مسائل کی تشریح و توضیح کو اپنا مقصد وحید ٹھہرایا لیکن ادبی مورخین اور نقاد حضرات نے اردو کے اس ابتدائی دینی و مذہبی ادب سے بے اعتنائی و بے توجہی کا رویہ اپنایا۔ ڈاکٹر ابو الخیر کشفی نے اِس ضمن مین خدا لگتی بات کہی ہے وہ لکھتے ہین :

" ایک سبب یہ ہے کہ ہمارے بیشتر ادبی نقاد دینی کتابون کو انجمن سے باہر ہی رکھنا چاہتے ہین ۔ اگر ان صاحبون سے کہا جائے کہ کیا آپ موضح القرآن ،خطبات احمدیہ ، الفاروق ،سیرۃ النبی اور ترجمان۔

۱- احسن مارہروی ، تاریخ منثورات ، مذکورہ ص ۸۱ ، ۸۲

القران کواُرد و نثر کے مرحلے اور اہم نشانات قرار نہین دیتے تو

خاموش رہتے ہین۔ مگر اپنے طرز عمل کو بدلنا نہین چاہتے ۔ا ،،

شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن کی اہمیت :

شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن کا شمار ، شمالی ہند مین معرضِ تحریر مین آنے والی چند ایک ابتدائی کتب مین ہوتا ہے اور مزید برآن یہ ترجمہ معنوی ، ادبی اور لسانی خوبیون سے مالا مال ہے لیکن مذہبی تصنیف ہونے کی بنا پر اِسے مسلسل نظر انداز کیا جاتا رہا ہے ۔ اور اِس طرح یہ ترجمہ اپنے صحیح اور جائز ادبی مقام سے محروم رہا ہے ۔ اور اسکی ادبی اور لسانی خصوصیات کا بہت کم اعتراف کیا گیا ہے ۔ پروفیسر جیلانی کامران رقم طراز ہین :

" اس ترجمے کی انفرادیت جملے مین الفاظ کی مخصوص نشست سے پیدا ہوتی ہے ۔ الفاظ اپنی نشست اپنے اصل عربی متن سے اخذ کرتے ہین اور اسطرح عربی گرامر اور ارد و گرامر کے اتصال سے جو جملہ رونما ہوتا ہے وہ اس ترجمے کا جملہ بن جاتا ہے ۔ اس ترجمے کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کرتے وقت مترجم نے عالمانہ زبان کو اپنے اوپر وارد نہین ہونے دیا اور ہم یہ بھی نہین کہہ

---

۱ ۔ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی ، مقالہ بعنوان ، تفسیر مرادیہ مشمولہ فکر و نظر مذکورہ ص ۲۰۸ ، ۲۰۹

سکتے کہ شاہ عبدالقادر فارسی انشاء پردازی سے ناواقف تھے ۔ انہون نے ترجمے کےلیئے اس زبان کو استعمال کیا جو لوگ بولتے تھےاور جسکی لغت غیر فہم نہ تھی ، ایسے مواد کے ساتھ شاہ عبدالقادر نےاُردو نثر کو جو اعتماد اور یقین مہیا کیا وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہےحیرت کی بات ہے کہ سلاست اور بےساختگی کی جو روایت اس ترجمے کےذریعے قائم ہوئی تھی ۔ اسےمناسب شہرت نہین دی گئی اور اردو زبان کی ان صلاحیتون کو استعمال نہین کیا گیا جو شاہ عبدالقادر کےترجمے کےذریعے ظاہر ہوتی ہین ۔[۱] ،،

قدیم و جدید ادبی تاریخون مین بالعموم اِس ترجمۂ قرآن کےصرف سرسری ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ البتہ ڈاکٹر جمیل جالبی نے اپنی تاریخِ ادب اُردو مین پہلی بار اس ترجمےکی ادبی ولسانی خصوصیات کا کُھل کر اعتراف کیا ہے چنانچہ لکھتے ہین :

قرآنِ مجید کا یہ ترجمہ اردو ہندی لغت کا ایک بڑا خزانہ ہے ۔ اس ترجمے کو پڑھنے سےمعلوم ہوتا ہےکہ شاہؒ عبدالقادر عام لفظون کو نئے معنی دےکر اُنہین نئی زندگی دےرہے ہین ۔ اس مین کثرت

۱- جیلانی کامران ، مضمون بعنوان " ترجمےکی ضرورت ،، مشمولہ ترجمہ روایت اور فن مرتبہ ڈاکٹر نثار احمد قریشی ،مذکورہ ص ۲٦

سے ایسے عام الفاظ استعمال ہوئے ہین جنہین ہم آج بھی عربی و فارسی الفاظ کے بجائے استعمال کر کے اپنے اظہار کو ایک نیا رنگ دے سکتے ہین - اس مین وہی زبان استعمال ہوئی ہے جو عوام مین رائج تھی اور شاہ صاحب نے اس عوامی زبان و محاورہ کو قرآن جیسی کتاب کے ترجمے کے لیے استعمال کر کے ایک نئی رفعت عطا کی ہے -۱- ،،

۱- شاہ عبد القادر کے ترجمۂ قرآن کی خصوصیات:

۱- پہلا بامحاورہ ترجمہ :

شاہ عبد القادر کے زمانے مین قرآنی الفاظ کی ترکیب کو نظر انداز کر کے ترجمہ کرنا بہت معیوب بلکہ گناہ خیال کیا جاتا تھا -۲- ،،

اُن کے بڑے بھائی شاہ رفیع الدین کا ترجمہ اُن کے ترجمۂ قرآن کے بعد منصۂ شہود پر آیا لیکن اس کے باوجود اُنہوں نے ٹھیٹ لفظی ترجمہ کیا - شاہ عبد القادر نے بھانپ لیا تھا کہ عوام الناس کی دینی ضروریات کے لیئے بامحاورہ ترجمہ ناگزیر ہے- لہذا اُنہوں نے جرأت مندی سے کام لیتے ہوئے قرآن عزیز کا پہلا بامحاورہ ترجمہ کر

۱- ڈاکٹر جمیل جالبی ،تاریخ ادب (اُردو) جلد دوم حصہ دوم مذکورہ ص ۱۰۵۵

۲- ڈاکٹر صالحہ عبد الحکیم ،قرآن حکیم کے اردو تراجم ،مذکورہ ص ۱۷۳

دیا اس ترجمہ نے مابعد کے مترجمین کےلیے با محاورہ ترجمہ کا مسدود راستہ کھول دیا اور بعد مین بیسوؤن بامحاورہ ترجمے معرضِ تحریر مین آئے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ھے اور جاری رھے گا۔

لیکن یہ امر قابلِ توجہ ھے کہ شاہ عبدالقادر نے ترتیبِ الفاظ قرآن کے ساتھ ساتھ اُردو زبان کے محاورے کا بھی خیال رکھا ھے بالفاظ دیگر وہ مابعد کے کئی مترجمین مثلاً مولوی نذیر احمد دھلوی کے مانند ترتیب الفاظ قرآن کو نظر انداز نہین کرتے۔ الغرض شاہ عبدالقادر کے ترجمۂ قرآن مین بقدرِ ضرورت اردو محاورے کو اپنایا گیا ھے اور "فصل بعید" سے احتراز کیا گیا ھے۔

ب - ترجمہ کے مآخذ :

اُردو کے ابتدائی مترجمین قرآن کے سامنے قرآن پاک کے فارسی تراجم بطور نمونہ موجود تھے۔ مذکورہ فارسی تراجم کی فہرست حسب ذیل ھے [1]

۱- نظام الدین نیشاپوری (م ۷۲۸ھ) نے قرآن پاک کا پہلا فارسی ترجمہ سپرد قلم کیا ۔

۲- شہاب الدین دولت آبادی (م ۸۴۹ھ) نے اپنی فارسی تفسیر بحرِ مواج مین قرآن پاک کا ترجمہ قلمبند کیا ۔

۳- سندھ کے روحانی بزرگ مخدوم نوح بالائی (م ۹۹۸ھ) نے قرآن پاک کا فارسی ترجمہ کیا ۔

۱- محمد سلیم خالد ، مقالہ پاک و ھند مین قرآن مجید کے فارسی تراجم ، مشمولہ ماھنامہ اشراق جلد ۱۲ شمارہ ۱ بابت جنوری ۲۰۰۰ع لاھور ص ۳۱ ، ۳۲

۴- خواجه معین الدین کشمیری نے (م ۱۰۸۵ھ) اپنی تفسیر شرح القرآن کے ضمن مین ترجمۂ قرآن کا خصوصی التزام کیا ۔

۵- شیروان حسین قادری نے ۱۰۷۸ھ مین قرآن پاک کا ترجمہ لکھا ۔

۶- مرزا نورالدین نعمت خان عالی (م ۱۱۲۲ھ) نےاپنی فارسی تفسیر نعمت عظمیٰ کےضمن مین فارسی ترجمہ بھی کیا ۔

۷- محمد امین صدیقی (م ۱۱۱۳ھ) نےقرآن پاک کا ترجمہ تحریر کیا ۔

۸- شاہ محمد غوث پشاوری (م ۱۱۵۲ھ) نےقرآن پاک کا فارسی مین ترجمہ کیا ۔

۹- شاہ ولی اللہ (م ۱۱۷۶ھ) نے ۱۱۵۱ھ مین قرآن پاک کا ترجمہ کیا ۔

۱۰- حافظ غلام مصطفیٰ نےاپنی فارسی تفسیر کےضمن مین فارسی ترجمہ - ۱۱۹۱ھ مین مکمل کیا ۔

۱۱- محمد سعید مدراسی (م ۱۲۷۲ھ) نےاپنی فارسی تفسیر مواہب الرحمن مین ترجمے کا خصوصی التزام کیا ۔

۱۲- سید نجف علی (م ۱۱۹۸ھ) نےاپنی تفسیر "غریب ،، مین قرآن پاک کا ترجمہ بھی سپرد قلم کیا ۔

۱۳- محمد حسن بن کرامت علی امروہی نےاپنی تفسیر " معالمات الاسرار ،، مین قرآن پاک کےترجمے کا خصوصی اہتمام کیا - یہ ترجمہ اور تفسیر ۱۲۹۳ھ مین زیور طبع سے آراستہ ہوئے ۔

برصغیر کےمقامی علماء کےعلاوہ ایران اور وسط ایشیاء کےبعض علماء کی فارسی

تفاسیر اور تراجمِ قرآن بھی ھندوستان مین مروج رھے- اِن مین سے سب سے قدیم ترجمہ اورتفسیر ،ابو نصر احمد بن الحسن بن احمد بن سلیمان د روازمی (م ۵۴۹ھ) کےرشحاتِ قلم کا نتیجہ ھے- اِسی طرح سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) کا فارسی ترجمۂ قرآن جو شیخ سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ) سے منسوب ھوتا رھا اور چھپتا رھا بھی لائقِ استفادہ رھا - علاوہ ازین تفسیر حسینی ،جو مولانا حسین بن علی واعظ کاشفی (م ۹۰۶ھ) کی کاوش ھےاس تفسیر مین بھی ترجمۂ قرآن کا خصوصی التزام ھے-

لیکن ترجمۂ شاہ عبدالقادر کا سب سےبڑا ماخذ محرک اور نمونہ اُن کےوالد گرامی کا فارسی ترجمۂ قرآن تھا - اس سلسلے مین نواب صدیق حسن خان قنوجی رقم طراز ھین :

" فتح الرّحمن ترجمۂ فارسی ، والدِ خود را د ر زبان ارد و بردہ خیلی خوش محاورہ و مفید خاص وعام واقع شدہ - [1] ،،

یعنی اپنےوالد ماجد کےفارسی ترجمۂ قرآن ،فتح الرحمٰن کو ارد و زبان کےلہجۂ عام مین ڈھالا جو مقبول خاص وعام ھوا -

سطور ذیل مین ھر دو تراجم سے سورۃ البقرہ کی آخری آیت (۲۸۶) کا ترجمہ بطور تقابل پیش کیا جاتا ھے --

---

۱- نواب صدیق حسین خان قنوجی -

ترجمۂ شاہ ولی اللہ :

"خدا واجب نمی کند بر هیچ کس الا مقدار طاقتِ اُو مراُو راست آنچه عمل کرد بروی باشد آنچه گناه کرد ۔ گفتند اے پرورد گار ما بعقوبت مگیر مارا اگر فراموش کنیم یا خطا کنیم ، اے پرورد گار ما و منه بر سرِ ما بارِ گران چنانکه نهادی آنرا ، برکسانیکه پیش از ما بودند اے پرورد گار ما و منه بر سرما آنچه برداشت آن نیست مارا و در گزار از ما و بیامرز مارا و به بخشائی برما ، توئی خداوندِ ما پس غلبه دِه مارا بر گروہ کافران ۔[1] "

ترجمہ شاہ عبد القادر :

اللہ تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر جو اُسکی گنجائش ہے اُسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو کیا اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولین یا چوکین ، اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلون پر اے رب ہمارے اور نہ اُٹھوا ہم سے جسکی طاقت نہین ہم کو اور درگزر کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا صاحب ہے تو مدد کر ہماری قوم کافر پر ۔[2] "

۱۔ شاہ ولی اللہ ، فتح الرحمن ، مطبوعہ تاج کمپنی پاکستان ص ٦١

۲۔ شاہ عبد القادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۴۷ ، ۴۸

درج بالا دونون اقتباسات کے تقابلی مطالعے سے مترشح ھوتا ھے که شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمۂ قرآن مین اپنے والد گرامی کے فارسی ترجمۂ قرآن کو مشعل راہ ضرور بنایا ھے اور اس سے بھر پور استفادہ بھی کیا ھے۔ لیکن یه کھنا که انھون نے اپنے والد کے ترجمے کا ترجمه کیا ھے کسی طرح درست نھین ۔

ادبی خصوصیات :

۱۔ سادگی و بے تکلفی :

مترجم کے پیش نظر عامة الناس کی دینی ضروریات ھین لھذا اُنھون نے آسان اور عام فھم پیرایۂ اظھار اپنایا ھے ۔

مثال : سورہ آل عمران کے آغاز کی پانچ آیتون کا ترجمه یه ھے :

" الله اُسکے سِوا کسی کی بندگی نھین جیتا ھے سب کا تھامنے والا اُتاری تجھ پر کتاب تحقیق ثابت کرتی اَگلی کتاب کو اور اُتاری تھی تورات اور انجیل اس سے پھلے لوگون کی ھدایت کو اور اُتارا انصاف جو لوگ منکر ھین الله کی آیتون سے اُن کو سخت عذاب ھے اور الله زبردست ھے بدله لینے والا ۔[1] ،،

ب ۔ موزون الفاظ کا انتخاب :

شاہ عبدالقادر موزون ترین الفاظ مین ترجمه

۱۔ شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۴۸

کرنے کی کوشش کرتے ہین ۔ اِسی لئے وُہ ایک ھی عربی لفظ کا ترجمہ مختلف مقامات پر مختلف الفاظ مین پیش کرتے ھین ۔ مثلاً " قرباناً ،، کا لفظ قرآن پاک مین دو جگہ وارد ھوا ھے۔ شاہ صاحب نے دونون جگہ پر الگ الگ معانی تحریر کیئے ھین :

مثلاً سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۲۷ کا ترجمہ ان الفاظ مین کیا ھے :

" اور سنا اُن کو احوال ، تحقیق آدم کے دو بیٹون کا ، جب نیاز کی دونون نے کچھ نیاز ، پھر قبول ھوئی ایک سے اور نہ قبول ھوئی دوسرے سے ۔[1] ،،

سورۃ الاحقاف کی آیت ۲۸ کا ترجمہ ھے :

" پھر کیون نہ مدد پہنچے اُن کی ، جن کو پکڑا تھا اللہ سے ورے درجہ پانے کو پوجنا ۔[2] ،،

اول الذکر آیت مین " قرباناً ،، کا ترجمہ " نیاز ،، کیا گیا ھے ، جبکہ موخر الذکر آیت مین " قربانا ،، کا ترجمہ پوجنا کیا گیا ۔

"سہل ممتنع" :

مترجم مفہوم کو اس سادگی ، سلاست اور صفائی سے بیان کرتے ھین کہ اس سے آسان اور بہتر الفاظ مین بیان کرنا ناممکن نظر آتا ھے۔ اگر سہل ممتنع کی

۱۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۱۸۲

۲۔ ایضاً ص ۵۲

ادبی اصطلاح کا اطلاق نثر پر ہو سکتا ہے تو یہ ترجمۂ قرآن حقیقت مین سہل ممتنع ہے۔ سورۃ الکوثر کا ترجمہ :

" ہم نے تجھ کو دی کوثر ، سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر۔ بے شک جو بیری ہے تیرا ، وہی رہا پیچھا کٹا [1]۔ "

ایجازو اختصار :

شاہ صاحب کے ترجمۂ قرآن کی ایک اہم اور نمایان خصوصیت ، اُس کا ایجاز واختصار ہے۔ وہ کم از کم الفاظ مین قرآنی مفہوم کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ ایجاز و اختصار کے خصوص مین ، اردو زبان کا کوئی دیگر ترجمہ ، اِس ترجمے کے مقابلے مین پیش نہین کیا جا سکتا۔

مثال : سورۃ الماعون کا ترجمہ :

" تو نے دیکھا ؟ وُہ جھٹلاتا ہے انصاف ہونا۔ سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو۔ اور نہین تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر پھر خرابی ہے اُن نمازیون کی ، جو اپنی نماز سے بے خبر ہین۔ وُہ جو دکھاوا کرتے ہین اور مانگے نہ دین برتنے کی چیز [2]۔ "

(تعداد الفاظ ۵۰)

۱- شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ٦٣٠

۲- ایضاً ص ٦٢٩

سورۃ الماعون کا ترجمہ شاہ رفیع الدین نے ۶۴ الفاظ مین[1] اور مولانا فتح محمد خان جالندھری نے ۶۱ الفاظ مین کیا ھے[2] ۔ "

دورانِ ترجمہ توضیحی و تفسیری الفاظ کے استعمال سے اجتناب :

شاہ عبدالقادر ، دوران ترجمہ توضیحی و تفسیری الفاظ سے مکمل اجتناب کرتے ھین ۔ دیگر مترجمین کے تراجمِ قرآن کو جب زیرِ نظر ترجمے کے ساتھ رکھ کر پڑھا جاتا ھے تو اُن ترجمون مین ھلالین کے مابین توضیحی و تشریحی الفاظ کا بے تحاشا استعمال دیکھ کر ، اگر ایک طرف حیرت ھوتی ھے تو دوسری طرف یہ احساس بھی کہ شاہ عبدالقادر واقعی ترجمہ کرنے پر قادر تھے ۔ مثلاً سورۃ البقرہ کی آیت ۲ کا ترجمہ مولانا نذیر احمد دھلوی ، نے لکھا ھے

" یہ وُہ کتاب ھے جس کے (کلام الہی ھونے) مین کچھ بھی شک نہین ، پرھیزگارون کی رھنما ھے[3] ۔ "

شاہ عبدالقادر کا ترجمہ :

" اس کتاب مین کچھ شک نہین راہ بتاتی ھے ڈر والون کو[4] ۔ "

۱۔ شاہ رفیع الدین " ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۷۴۹ ۔

۲۔ مولانا فتح محمد خان جالندھری ، ترجمۂ قرآن ، مذکورہ ص ۷۱۱ ۔

۳۔ مولوی نذیر احمد دھلوی ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۴

۴۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید ، مذکورہ ص ۳

عربی و فارسی الفاظ کےلیے موزون اُرد و الفاظ کا انتخاب :

عربی الفاظ کا ایک وسیع ذخیرہ اُرد و زبان مین شامل ھےلہذا مترجمین قرآن ایسے الفاظ قرآنی ، جو اُرد و مین مستعمل تھےاُن کو ترجمے مین شامل کر لیتے تھے مزید برآن اُرد و مترجمین قرآن کے سامنے فارسی کے تراجم قرآن بطور نمونہ موجود تھے۔ فارسی تراجم قرآن مین کچھ عربی الفاظ کےلیے بعض فارسی الفاظ مخصوص ھو گئے تھے۔ جیسے رب کا ترجمہ پروردگار ، متقی کا ترجمہ ، پرھیزگار وغیرہ ، یہی فارسی الفاظ اُرد و مترجمین نے بھی اپنا لئے ،لیکن شاہ عبدالقادر کا لسانی شعور قابل داد ھے کہ اُنہون نے عام ڈگر سے ھٹ کر عربی و فارسی الفاظ کی جگہ ارد و کے الفاظ استعمال کرنے کی دانستہ کوشش کی ۔

عام الفاظ کو نئے معانی کا لباس :

شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمۂ قرآن مین اُرد و زبان کے بعض عام الفاظ کو نئے معانی مین استعمال کیا ھے۔ مثلاً کفارہ کےلیے اُتار ،حور کےلیے گوری اور اجر کےلیے نیگ وغیرہ ۔

وضع تراکیب :

زیر نظر ترجمہ مین ،شاہ صاحب کو بعض اوقات نئی تراکیب بھی اختراع کرنا پڑی ھین ۔ مثلاً

عذابٌ الیم — دُکھ کی مار

هنیا ً مریا　　　رچتا پچتا

عیشۃ ؔراضیۃ　　　من مانتی وغیرہ

اردو ھندی لغت کا خزانہ :

یہ ترجمہ اُردو ھندی لغت کا خزانہ ہے۔[1] ،، جتنے الفاظ اس ترجمے مین استعمال ھوئے ھین اس سے قبل کسی دوسری تصنیف مین نہین ھوئے ۔

عام بول چال کی زبان :

شاہ صاحب نے اِس ترجمہ کے لیے عام بول چال کی زبان کو اپنایا ھے۔ گویا کہ اس کی زبان اپنے عہد کی زندہ زبان ھے ،جو گلیون اور بازارون مین بولی جاتی تھی بطور مثال صرف چند الفاظ نیچے درج کئے جاتے ھین :

اِتا : اور کچھ اُس کو سرکا نہ دے گا عذاب سے اِتاّ جینا ۔[2] ،،

کِتی : پوچھ بنی اسرائیل سے کِتی دین ھم نے اُن کو آیتین ۔[3] ،،

لِیاؤ (لے آوٗ) : تو کہیہ تم لِیاؤ ایک سورت ایسی ۔[4] ،،

ھویائی (ھوتی آئی) : اور ھویائی ھے رسم پہلون کی ۔[5] ،،

۱۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ، تاریخ ادب اردو ، جلد دوم (حصہ دولم) مذکورہ ص ۱۰۵۵

۲۔ شاہ عبدالقادر ، ترجمہ قرآن مجید مذکورہ ص ۱۲

۳۔ ایضاً ص ۳۱

۴۔ ایضاً ص ۲۱۰

۵۔ ایضاً ص ۲٦۲

رعایت لفظی :
========

کہین کہین کچھ جملون مین رعایت لفظی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے مثلاً

۱ - پھر تم پھر گئے -[۱] "

ب - اور بنا ہمارے کام کو بناؤ -[۲] "

دہلوی زبان کا انداز :
==============

شاہ عبدالقادر کی زبان دہلی کی زبان تھی اس زبان کا اثر ترجمے سے ظاہر ہے - مثلاً

۱ - کیا تم لیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنٰی ہے

ب - پھر جب اُس کو جنی بولی اے رب مین نے یہ لڑکی جنی -[۳] "

ج - اگر چاہین صلح کرنی -

---

۱ - شاہ عبدالقادر ، قرآن مجید مترجم ، مذکورہ ص ۱۹

۲ - ایضاً ص ۱۳۹

۳ - ایضاً ص ۵۳

ترجمه قرآن شاه عبدالقادر کا لسانی مطالعه :

شاه عبدالقادر نے ترجمهٔ قرآن کے مقدمه مین لکھا هے :

" اِس مین زبان ریخته نهین بولی بلکه هندی متعارف تا عوام کو
بے تکلف دریافت هو ،،

ریخته اور هندی متعارف کے فرق کی وضاحت کرتے هوئے جناب منشی محمد ظهیر الدین خان بهادر رقم طراز هین :

" اِس مین نکته باریک یه سمجھنا چاهیئے که یه زبان اردو ریخته متعارف نهین که زبان اُردو مین اکثر الفاظ فارسی اور عربی ریخته هوتے هین ۔ پس یهان مراد حضرت مترجم کا یه هے که هر شخص هندی جاهل مطلق کی فهم مین بے تکلف آوے لهذا تلاش کر کے لفظ هندی عام فهم بالقصد لاتے هین ۔[1] ،،

اِس ترجمے کی قدرو قیمت کا صحیح اندازه لگانے کے لیئے اس کا لسانی مطالعه بھی اشد ضروری هے لهذا آینده سطور مین اسکی مختلف لسانی خصوصیات کو زیر بحث لایا گیا هے ۔

۱- هندی کے مفرد الفاظ :

ترجمه زیر نظر مین مستعمل هندی کے الفاظ اُس وقت کی عوامی اُردو

۱- محمد ظهیر الدین خان بهادر، دیباچه ترجمه شاه عبدالقادر، مذکوره ص ۴

(عام بول چال) کا حصہ تھے۔ بطور نمونہ صرف چند ایک لفظ نیچے درج کئے جاتے ہین ۔

سنوار (چھپٹیان (ایندھن) بھینٹا (لڑائی) بکس (مرجھایا ہوا) کسیلا (کڑوا) بھجنگ (کالا) نروگا (تندرست) جھونجھل (غصہ) چکوتی (انصاف) پنڈا (جسم) پٹپڑ (صاف میدان) دھابا (رکاوٹ) نیگ (اجر) باسن (برتن) بانٹی (تقسیم) جڑاول (گرم کپڑے) ھُڑدنگا (شریر) بیورا (تفصیل) تاؤلا (جلد باز) دَل (لشکر) الوپ (پوشیدہ) اُلاھنا (شکوہ)

هندی کے مرکب الفاظ (چند) :

ھتکنڈا ۔ رچتا پچتا ۔ جی ھارے۔ اَن دیوا ۔ لیے پالک ۔ نرادھار (الله نرادھار ھے) نرسنگا (صور)

هندی کے مفرد مصادر کی چند مثالین :

باھنا (ھل چلانا) بچلانا (بہکانا) ڈِگنا (گرنا) بھڑنا (لڑنا) پیٹھنا (داخل ہونا) کھیانا (کترانا) ریجھنا (راغب ہونا) کھپانا (ختم کرنا) ٹیکنا (رکھنا) بیونتنا (تراشنا) نچڑنا (ٹپکنا) چیتنا (ہوشیار ہونا) تاکنا (دیکھنا) دھونکنا (آگ پھونکنا) پسارنا (پھیلانا) بیاھنا (شادی کرنا) گھکنا (زور سے بولنا) جھینکنا (رونا) رُلنا (تبارہ ہونا) ھونسنا (جلنا حسد کرنا) سنکارنا (اشارہ کرنا) پرچانا (رام کرنا) ھمکنا (پھُدکنا)

هندی کے چند مرکب مصادر :

==================

رچ رهنا (سرایت کرنا) بگولا پڑنا (چنگا کرنا (تندرست کرنا) اٹکل دوڑانا ۔ دهانے کهولنا ۔ ٹوٹے مین آنا (نقصان اٹهانا) ریل لگانا ۔ پرا باندهنا ۔ ڈوبا دینا دول پڑنا ۔ ڈهاٹهی دینا (شکست دینا) سٹک جانا (کهسک جانا) چوکی دینا پچهاڑی کاٹنا ۔ جڑ کاٹنا)

فارسی مصادر سے ترجمه شده مصادر :

======================

قبول رکهنا (قبول داشتن) اقرار لینا (اقرار گرفتن) دم مارنا (دم زدن) زیر هونا (زبر شدن) تمام کرنا (تمام کردن) درست کرنا (درست کردن)

محاورات کا استعمال (چند مثالین :

=====================

راه پانا ۔ راه پر لانا ۔ غم کهانا ۔ خون کرنا ۔ پیٹه پهیرنا ۔ هاته لگنا ۔ جهوٹ باندهنا ۔ آنکه پر پرده هونا ۔ قسم کهانا ۔ باتین بنانا ۔ جی بهر جانا ۔ توڑا مڑنا ۔ راه دیکهنا ۔ آؤبهگت کرنا ۔ پاؤن جمانا ۔ بن آنا ۔ جان هارنا ۔ سانگ بنانا آنکهین سفید هونا وغیره ۔

متروک / قدیم الفاظ :

=============

اِتّا ۔ اِتّے ۔ کِتّے ۔ اِتّی ۔ کِتون ۔ کاهے ۔ ایسون ۔ بعضا ۔ بعضے ۔ بعضون ۔ بعضی ۔ جونسا ۔ جونسی ۔ ڈراؤ ۔ کسو ۔ جتی ۔ تیس ۔ لوهو ۔ ریتا وغیره

مرکبات اضافی کی چند مثالین :

=================

الله کی مار - دُکھ کی مار - الله کی مہر - زور کا مینه - اپنا پڑاؤ - جلن کی مار گہن کی چھاؤن - تیری چکوتی - آسمان کی دھارین - نیگ آخرت کا - پھیر باتون کا - لپک نگاه کی - پٹڑا آسمان کا -

مرکباتِ توصیفی :

===========

بڑی مار - پچھلا دِن - عورتین ستھری - مول تھوڑا - ناکاری قسمین - گہه مضبوط - ڈھیر مال - وقت باندھا حکم ، پھینک مار - وغیره

اسم حاصل مصدر کی چند مثالین :

===================

سنوار - چڑھائی - سہار - پھیلاؤ - پرساؤ - پکار - اونگھ - بڑھتی بھرتی - سمائی - سوجھائی - ملونی -

اسم فاعل " والا ،، لاحقه کے ساتھ :

===================

بہکنے والا ، ناتے والا - بیچ والی - تنگی والا - بندگی والے - کھینے والے - اُگاڑی والے - سکت والے - پیرنے والا - وغیره -

اسم فاعل ھارا ، لاحقه کے ساتھ (اسکی صرف دو مثالین ملتی هین)

======================================

پنہارا - جی هارا

" بے ،، نافیہ بطور سابقہ :
===================

مثلاً بے وقوف - بے حکمی - بے پرواہ - بے حیائی - بے گناہ - بے نیاز - بے انتہا -
بے لگاؤ - بے آرام - بے قیاس بے خبر - وغیرہ -

" بن ،، نافیہ بطور سابقہ :
=================

مثلاً [illegible] دیکھا - بن پڑھے - بن خبر - بن سوچ - بن ٹیک - بن سند وغیرہ

" اَن ،، نافیہ بطور سابقہ :
=================

اَن دیکھی - اَن جان - اَن پڑھ - اَن دیوا - اَن جان وغیرہ

نا ،، نافیہ بطور سابقہ :
================

ناحق - ناقبول - نامبارک - نامعقول - نا اُمید - وغیرہ

مکرر لائے جانے والے الفاظ :
================

پھیر پھیر - پور پور - بھانت بھانت - جھک جھک - کھنڈ پر کھنڈ
وغیرہ -

کرکر ،، کا استعمال :
=============

سجدہ کر کر ، قصد کر کر ، پکا کر گر ، کفر کر کر ، نائب کر کر ، وغیرہ

دو متراف الفاظ کا یکجا استعمال :

چنگا بھلا - بھائی‌بند - ھانک پکار ، میل کچیل وغیرہ -

امر کا صیغہ جمع حاضر مین مصدر کی علامت " نا " گرا کر یو " کا اضافہ :

مثلاً کریو - رکھیو - کہیو - مریو - پڑیو - جھوڑیو - وغیرہ

عربی و فارسی کے کچھ مفرد و مرکب الفاظ :

ربی - خلاص - کچی - یار - طور مار - افزود - تقیّد - تافتہ -
دستآویز - جائےضرور - دوستدار - گچ گیری - دِل جمعی - بندی خانہ -
زور آور وغیرہ -

جمع بنانے کے قواعد :

۱- جمع بالعموم اردو قواعد کے مطابق بنائی گئی ھے :

مثلاً شیطان سے شیطانون - اندھیرا سے اندھیرون - ندی سے ندیان ، آیت سے
آیتون - بندہ سے بندے - کافر سے کافرون - فرشتہ سے فرشتے - وغیرہ

بعد ازاں سے چند لفظون کی جمع عربی قواعد کے مطابق لائی گئی ھے مثلاً

ناصری کی جمع نصاریٰ . ولد کی جمع اولاد - حال کی جمع احوال
مہاجر کی جمع مہاجرین - ناصر کی جمع انصار ، وغیرہ -

تذکرو تانیث :

شاہ عبدالقادر کے مستعملہ الفاظ کی تذکیر تانیث ، آجکل کی اردو زبان

کی تذکیر و تانیث کےعین مطابق ھے - صرف چند ایک الفاظ مین مغائرت پائی جاتی ھے- مثلاً گرو اور خون بہا کو مونث اور توجه کو بطور مذکر استعمال کیا گیا ھے-

موصوف جمع مونث کے ساتھ صفت جمع مونث :
==========================

مثلاً عورتین نیچی نگاہ رکھتیان

عورتین بڑی آنکھون والیان

عورتین نیچی نگاہ والیان

فاعل جمع مونث کےساتھ فعل جمع مونث :
==========================

مثلاً قید مین آتیان نه مستی نکالتیان

خبرداری کرتیان ھین پیٹھ پیچھے

جس طرف مجھ کو بلاتیان ھین

پنجابی الفاظ :
=========

ناڑ بمعنی رگ

سنا بمعنی تر - بھیگا ھوا

پور بمعنی کشتی مین ایک بار جتنی سورایان سوار ھون -

درج بالا حقائق کی روشنی مین کہا جا سکتا ھے که :

۱- شاہ عبدالقادر کا ترجمه ،اردو زبان کا پہلا مکمل اور دستیاب ترجمۂ قرآن ہے

۲- یہ ترجمہ شمالی ھند مین معرضِ وجود مین آنے والے چند ایک ابتدائی نثری نمونون مین سے ایک ھے -

۳- یہ ترجمہ اردو لغت کا ایک خزانہ ھے

۴- اس ترجمے مین اُردو کے ایسے عام الفاظ کثیر تعداد مین مستعمل ھین جنھین اب بھی عربی و فارسی الفاظ کی جگہ لایا جاسکتا ھے -

۵- یہ ترجمہ اپنے وقت کی عوامی زبان (اُردو) مین سپرد قلم ھوا - اس طرح شاہ صاحب نے رائج الوقت زبان کو ھمیشہ کے لیئے محفوظ کر دیا -

۶- شاہ صاحب کے زمانے مین اُردو ، ابتدائی مراحل طے کر رھی تھی لیکن انھون نے قرآن ایسی عظیم الشان کتاب کو ترجمہ کر کے اِس نئی زبان کو ایک حوصلہ اور وقار بخشا -

۷- اس ترجمہ کی بدولت اُردو زبان کو بے شمار نئے الفاظ و تراکیب کا ایک خزانہ میسر آیا -

۸- دوران ترجمہ شاہ صاحب کو اُردو کی کم مائیگی کی وجہ سے نئی تراکیب وضع کرنا پڑین جو اُن کے زبردست لسانی شعور کا بین ثبوت ھین

۹- دکنی اُردو مین پنجابی کے الفاظ بکثرت پائے جاتے ھین - ایسے الفاظ کی خاصی تعداد شمالی ھند کی ابتدائی اردو مین بھی پائی جاتی ھے - اس لحاظ سے بھی یہ ترجمہ ایک اچھا نمونہ ھے اس مین متعدد پنجابی الفاظ کی موجودگی اُردو زبان کے ارتقائی مرحلے کی ترجمان ھے -

۱۰- اخیر مین اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری ھے کہ اس ترجمے مین ھندی اور سنسکرت کے الفاظ کسی خاص مقصد کے لیے شامل کئے گئے ھین حقیقت یہ ھے کہ اس قبیل کے تمام الفاظ اُس وقت کی عام بول چال کا حصہ تھے - اور عوامی اُردو مین مستعمل

ضمیمہ

مُقدّمہ

ترجمۂ قرآن شاہ عبدالقادر

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم

الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان کو گویائی دی اپنے نام کر اور دل کو روشنی دی اپنے کلام کر، اور اُمت میں کیا اپنے رسول مقبول ﷺ کے جو اشرف انبیاء اور نبی الرحمت جس کی شفاعت سے امیدوار ہیں کہ پاویں دو جہانکی نعمت الٰہی اس نبی امت پرور کو اپنی رحمت سے درجات اعلیٰ نصیب کر جو حد نہ ہو کسی مخلوق کی اور اپنی عنایت اس پر ہمیشہ افزوں رکھ دُنیا و آخرت اور اس کے آلِ اطہار پر اور اصحاب کبار پر اور اُس کی اُمت کے علمائے مقتداء پر اور اولیاءِ باصفا پر، سب پر آمین، یاالہ العالمین، بعد ازیں سنا چاہیئے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کے صفات جانے اور اس کے حکم معلوم کرے اور مرضی اور نامرضی تحقیق کرے کہ بغیر اس کے بندگی نہیں اور جو بندگی نہ لائے وہ بندہ نہیں اور اللہ سبحانہٗ کی پہچان آوے بتانے سے آدمی پیدا ہوتا ہے محض نادان سب چیز سیکھتا ہے بتانے سے اور بتانے والے ہر چند تقریر کریں اس برابر نہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ بتایا، اس کے کلام میں جو ہدایت ہے دوسرے میں نہیں۔ پر کلام پاک اس کا عربی زبان ہے اور ہندوستانی کو اس کا ادراک محال، اس واسطے اس بندۂ عاجز عبدالقادر کو خیال آیا کہ جس طرح ہمارے والد بزرگوار حضرت شیخ ولی اللہ ابنِ عبدالرحیم محدث دہلویؒ ترجمہ فارسی کر گئے ہیں سہل اور آسان، اب ہندی زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ کرے الحمدللہ کہ سنہ بارہ سو پانچ میں (۱۲۰۵) میسر ہوا اب کئی باتیں معلوم رکھیئے۔ اول یہ کہ اس جگہ ترجمہ لفظ بہ لفظ ضرور نہیں کیونکہ ترکیب ہندی ترکیب عربی سے بہت بعید ہے، اگر بعینہ وہ ترکیب رہے تو معنی مفہوم نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ اس میں زبان ریختہ نہیں بولی بلکہ ہندی متعارف، تا عوام کو بے تکلف دریافت ہو۔ تیسرے یہ کہ ہر چند ہندوستانیوں کو معنی قرآن اس سے آسان ہوئے لیکن ابی (ابھی) استاد سے سند کرنا لازم ہے اول معنی قرآن بغیر سند معتبر نہیں، دوسرے ربط کلام ماقبل ومابعد پہچاننا اور قطع کلام سے بچنا بغیر استاد نہیں آتا چنانچہ قرآن زبان عربی ہے اور عرب بی (بھی) محتاج استاد تھے۔ چوتھے یہ کہ اول فقط ترجمہ قرآن ہوا تھا، بعد اس کے لوگوں نے خواہش کی تو بعضے فوائد بی متعلق تفسیر داخل کئے، اس فائدے کے امتیاز کو صرف (ف) نشان رکھا اگر کوئی مختصر چاہے صرف ترجمہ لکھے، اگر مفصل چاہے فوائد بی داخل کرے۔ باقی قواعد خط ہندی کہنے میں طول ہے، استاد سے معلوم ہوں گے البتہ ہندی میں بعضی چیز لکھتے ہیں کہ فارسی میں نہیں، اس سبب سے فارسی خواں اول اٹکتا ہے، دو جزو دیکھے تو ماہر ہو جاوے۔ اور اس کتاب کا نام "موضحِ قرآن" ہے یہی اس کی صفت ہے اور یہی اس کی تاریخ ہے (۱۲۰۵ھ)۔ الٰہی وسیدّی و مولائی تیری عنایت ہے اور تو ہی قبول کر اپنے فضل سے یَا روّفُ یَا رحیُم یَا مالك المُلك یَا ذوالجَلالِ وَالاِکرامُ، اَعوذُ بِااللهِ مِن الشیّطٰنِ الرّحیَم ط

میں پناہ میں آیا اللہ کی شیطان مردود سے

کتابیات

=====

۱- ابو یحییٰ امام خان نوشہروی ، تراجم علمائے حدیث ہند، لاہور، ۱۹۹۲

۲- احسن مارہروی ، نمونۂ منثورات ، اسلام آباد ، ۱۹۸٦ء

۳- سرسید احمد خان ، آثارالصنادید ، نول کشور لکھنو ، ۱۸۷٦ء اور کراچی ۱۹٦۰ء

۴- مولانا اشرف علی تھانوی ، اصلاحِ ترجمۂ دہلویہ ، انبالہ تاریخ ندارد

۵- اظہر حسن صدیقی ، قرآن مجید اور اُردو ، اسلام آباد ۱۹۸۹ء

٦- ڈاکٹر سید اعجاز حسین ، تاریخ ادب اردو ، مطبوعہ اردو اکیڈمی سندھ ۱۹۷۱ء

۷- ڈاکٹر اعجاز راھی (مرتبہ) اُردو زبان مین ترجمہ کے مسائل ، اسلام آباد ۱۹۸٦ء

۸- امیر خورد ، سیر الاولیا ، مطبوعہ مرکز تحقیقاتِ فارسی ، اسلام آباد ۱۹۷۵ء

۹- امیر شاہ خان ، ارواح ثلاثہ ، سہارن پور ۱۳۷۰ھ

۱۰- بشیر الدین احمد ، واقعات دارالحکومت دہلی ، جلد ۲ مطبوعہ آگرہ ۱۹۱۹ء

۱۱- ڈاکٹر پرکاش مونس ، اردو پر ھندی کا اثر ، الہ آباد ، انڈیا ، ۱۹۷۸ء

۱۲- ڈاکٹر ثریا ڈار ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ، لاہور ۱۹۹۱ء

۱۳- ڈاکٹر جمیل جالبی ، تاریخ ادب اردو ، جلد دوم لاہور ۱۹۸۴ء

۱۴- جمیل نقوی ، اُردو تفاسیر (کتابیات) اسلام آباد ۱۹۹۲ء

۱۵- مرزا حامد بیگ ، مرتبہ ترجمے کا فن ، مطبوعہ اسلام آباد ، ۱۹۸۷ء

۱۶- حامد حسن قادری ، داستان تاریخ اُردو ، اُردو مرکز گنپت روڈ لاھور ۱۹۴۴ء

۱۷- ڈاکٹر ملک حسن اختر ، تاریخ ادب اُردو ، لاھور ، ۱۹۷۹ء

۱۸- ڈاکٹر سید حمید شطاری ، قرآنِ مجید کے اُردو تراجم و تفاسیر ، حیدرآباد دکن ۱۹۸۴ء

۱۹- دانشگاہ پنجاب ، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ھند ، جلد ششم ، لاھور ، ۱۹۷۱ء

۲۰- رام بابو سکسینہ ، تاریخ ادب اُردو (مترجم محمد عسکری) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

۲۱- رحمان علی ، تذکرہ علمائے ھند ، نول کشور ، لکھنو ، ۱۳۳۲ھ

۲۲- رحیم بخش دھلوی ، حیات ولی ، مطبوعہ افضل المطابع ، دھلی ، ۱۹۲۱

۲۳- سید سلیمان ندوی ، نقوش سلیمانی ، مطبوعہ اعظم گڑھ ، ۱۹۵۰ء

۲۴- مولوی سید محمد ، ارباب نثر اردو ، لاھور ، ۱۹۵۰ء

۲۵- حکیم سید شمس اللہ قادری ، اردوئے قدیم ، لکھنو ، ۱۹۳۰ء

۲۶- ڈاکٹر شہناز انجم ، ادبی نثر کا ارتقاء ، لاھور ، ۱۹۹۱ء

۲۷- ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم ، قرآن حکیم کے اُردو تراجم ، کراچی ۱۹۸۱ء

۲۸- نواب صدیق حسن خان ، اکسیر فی اصول التفسیر ، کانپور ، ۱۸۸۲ء

۲۹- نواب صدیق حسن خان ، اتحاف النبلاء مطبع نامی کانپور ، ۱۲۸۰ھ

۳۰- طارق سعید ، اسلوب اور اُسلوبیات ، لاہور ۱۹۷۸ء

۳۱- مولوی عبدالحق ، قدیم اردو ، مطبوعہ ترقیٔ اردو ، کراچی ، ۱۹۶۱ء

۳۲- مولانا عبدالحق حقانی ، البیان فی علوم القرآن ، کراچی ، ۱۹۷۲ء

۳۳- عبدالحی لکھنوی ، نزھتہ الخواطر ، جلد ۶ ، ۷ ، ۸ ، مطبوعہ طیب اکادمی ملتان ، ۱۹۹۳ء

۳۴- عبدالحی لکھنوی ، یادِ ایام ، لاہور ، ۱۹۳۰ء

۳۵- عبدالرحیم ضیاء ، مقالاتِ طریقت ، حیدرآباد ، دکن ، ۱۲۹۲ء

۳۶- پروفیسر عبدالصمد صادم ، تاریخ التفسیر ، مطبوعہ معین الادب ، لاہور ۱۹۷۱ء

۳۷- مولانا عبدالقیوم مظاہری ، شاہ ولی اللہ محدث ، مطبوعہ کانپور ، ۱۹۶۷ء

۳۸- نواب علی حسن خان ، ماثر صدیقی ، جلد دوم ، نول کشور لکھنو ۱۹۲۴ء

۳۹- غلام حسین جلبانی ، شاہ ولی اللہ ، حیدرآباد ، ۱۹۶۳ء

۴۰- مولانا فضل امام خیرآبادی ، تراجم الفضلا ، کراچی ، ۱۹۵۶ء

۴۱- مولوی فقیر محمد جہلمی ، حدائق الحنفیہ ، لاہور ، تاریخ ندارد

۴۲- سید مبارک شاہ ، بیاض مبارک ، (مرتبہ زوار حسین) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء

۴۳- مولانا محمد اسماعیل گودھری ، ولی اللہ ، مطبوعہ سنگ میل لاہور ، ۱۹۷۱ء

۴۴- شیخ محمد اکرام ،رودِ کوثر ، لاهور ، ۱۹۷۹ء

۴۵- محمد ایوب قادری ، علم و عمل (وقائع عبد القادر خانی) کراچی ۱۹۶۰ء

۴۶- محمد حسینی گیسو دراز ،معراج العاشقین ،مرتبہ (گوپی چند نارنگ) دہلی (۱۹۵۷ء

۴۷- محمد زاهد الحسینی ، تذکرة المفسرین ،اٹک ، ۱۴۰۱

۴۸- محمد قاسم فرشتہ ، تاریخ فرشتہ ، نول کشور ، لکھنو ، ۱۲۲۱ ھ

۴۹- ڈاکٹر محمد عزیز ، اسلام کے علاوہ مذاهب کی ترویج ، مین اُردو کا حصہ علی گڑھ ۱۹۵۰ء

۵۰- مولانا محمد میان برکاتی ،تاریخ خاندانِ برکات ،مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء

۵۱- محمد یحییٰ تنہا ،سیر المصنفین ،جلد اول ،لاهور ، ۱۹۴۹ء

۵۲- حکیم محمود احمد برکاتی ،شاہ ولی‌الله اور اُن کا خاندان لاهور ، ۱۹۷۹ء

۵۳- حافظ محمود شیرانی ،مقالات شیرانی (مرتبہ مظہر محمود شیرانی) جلد اول (لاهور) ۱۹۶۶ء

۵۴- سید مناظر احسن گیلانی ،تذکرہ حضرت شاہ ولی الله ،لاهور ، ۱۹۵۲ء

۵۵- ناصر نذیر فراق ، لال قلعہ کی ایک جھلک ،محبوب المطابع دهلی طبع دوم

۵۶- ڈاکٹر نثار احمد قریشی ، مرتبہ ترجمہ ،روایت اور فن ،اسلام آباد ۱۹۸۵ء

۵۷- شاہ ولی الله الجزء اللطیف ، دهلی ، ۱۹۱۷

۵۸- شاہ ولی الله دهلوی ،امداد فی‌ماثر الاجداد ، مطبوعہ احمد پریس ۱۸۸۲ء

کتب لغت :
=========

۱- سید تنویر بخاری ،تنویر اللغات ،پنجابی سے اُردو ، للھور ۱۹۹۸ء

۲- سید جمیل احمد پال ،پنجابی کلاسیکی لغت ، لاھور ۱۹۹۳ء

۳- راجہ راجشور اصغر ،ھندی ارد و لغت ،اسلام آباد ۱۹۹۲ء

۴- سید احمد دھلوی ، فرھنگِ آصفیه (چار جلدین) لاھور ، ۱۹۷۷ء

۵- عبدالحفیظ بلیاوی ،مصباح اللغات (عربی) مطبوعه کراچی ،۱۹۸۲ء

۶- لویس معلوف الیسوعی ،المنجد عربی ، بیروت ،تاریخ ندارد

۷- نور الحسن نیر ، نور اللغات ارد و ، (چار جلدون مین) مطبوعه مقبول اکیڈمی ،لاھور ، ۱۹۸۸ء

=======

رسائل :

۱- اردو - کراچی - جولائی ، ۱۹۵۴ء (مضمون ا - د - نسیم)

۲- اشراق ، لاہور ،جنوری ، ۲۰۰۰ء (مضمون محمد سلیم خالد)

۳- فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری تا جون ، ۱۹۹۹ء (ڈاکٹر ابوالخیر کشفی)

۴- کانسپٹ(CONCEPT) اسلام آباد ، مارچ ۱۹۹۴ء (مضمون ڈاکٹر این اے بلوچ)

۵- نقوش ،لاہور ، مارچ ۱۹۵٦ء (مضمون محمد اسماعیل پانی پتی)

===========